وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا   امیدیں غریبوں کی بر لانے والا

مسدسِ حالی

www.KitaboSunnat.com

حالی

کشمیر کتاب گھر ۱۳ - اردو بازار - لاہور ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مدّ و جزرِ اسلام

مسدّس حالی

معہ

ضمیمہ مناجات و فرہنگ

از

جناب شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

www.kitabosunnat.com

قیمت 12 روپے

کشمیر کتاب گھر۔ اردو بازار۔ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طابع و ناشر ـــــــ چودھری رحیم بخش
مطبوعہ ـــــــ کشمیر کتاب گھر ـ لاہور
مطبع ـــــــ پریس
تعداد اشاعت ـــــــ ایک ہزار
تاریخ اشاعت ـــــــ
قیمت وائٹ پرنٹ ـــــــ 12 روپے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آرائشِ عنوانات

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	حالاتِ زندگیِ مصنّف	۴
۲	مسدّس کی مصلحانہ شان	۷
۳	پہلا دیباچہ	۱۵
۴	دوسرا دیباچہ	۲۲
۵	آغازِ مسدّس	۲۵
۶	ضمیمہ	۸۲
۷	عرضِ حال	۱۱۷
۸	فرہنگ	۱۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالاتِ زندگی

پیدائش ۱۸۳۷ء وفات ۱۹۱۴ء

مولینا ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ انصاریوں کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ننھیال سادات کے ایک اچھے گھرانے میں تھی۔ جدی سلسلہ خواجہ ملک علی تک پہنچتا ہے۔ جو ایک مشہور عالم تھے اور غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہرات سے ہندوستان آئے تھے۔ مولینا کے والد خواجہ ایزد بخش عسرت کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کے انتقال کے وقت مولانا کی عمر نو برس کی تھی۔ مولانا کے بڑے بھائی اور بہن نے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ سترہ سال کی عمر میں مولینا کی خلافِ مرضی ان کی شادی کردی گئی۔ تحصیل علم کے شوق میں اس خیال سے کہ بیوی کے اعزّہ خوشحال ہیں۔ مولینا چپکے سے گھر چھوڑ کر ۱۸۵۴ء میں دلّی چلے آئے۔ یہاں مولوی نوازش علی سے جو اس زمانے کے مشہور معلّم اور واعظ تھے۔ سال ڈیڑھ سال تک عربی پڑھتے رہے۔ اس وقت آپ صرف و نحو منطق اور عروض وغیرہ میں کافی دستگاہ حاصل کر چکے تھے۔ ۱۸۵۵ء میں اپنے اعزّہ کے اصرار پر پانی پت واپس آئے۔ یہاں اپنے طور پر مطالعہ کتب جاری رکھا۔

۱۸۵۶ء میں کلکٹری حصار میں ایک ملازمت کرلی۔ مگر ۵۷ء غدر کی وجہ سے وطن واپس چلے گئے۔ تین چار برس کے بعد نواب مصطفٰے خاں شیفتہ رئیس جہانگیر آباد سے ملاقات ہو گئی اور مولینا ان کے مصاحب اور ان کے بچوں کے اتالیق کی حیثیت سے ان کے پاس رہنے لگے۔ نواب صاحب مرزا غالب کے شاگرد تھے۔ اس لیے مولینا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنی غزلیں اصلاح کی غرض سے مرزا صاحب کو بھیجنے لگے۔

آٹھ برس بعد قسمت آزمائی کے لیے لاہور چلے آئے۔ یہاں گورنمنٹ بک ڈپو میں ایک جگہ مل گئی اور سررشتہ تعلیم کے لیے انگریزی سے اردو ترجمہ کی گئی کتب کی درستی کا کام کرنے لگے۔ اس دوران میں انگریزی ادب سے واقفیت ہوئی اور انگریزی خیالات کی سادگی اور واقفیت سے متاثر ہوئے اور مشرقی شاعری کی خیال آرائیوں سے نفرت کرنے لگے اس سلسلے میں آپ نے اردو شاعری کی اصلاح کی غرض سے متعدد نظمیں لکھیں۔ لاہور میں چار برس تک قیام کے بعد دلی واپس آئے اور اینگلو عربک اسکول میں معلمی کی جگہ مل گئی۔ یہاں سرسید مرحوم سے آپ کی ملاقات ہوئی۔

۱۸۷۹ء میں آپ نے اپنی مشہور نظم "مسدس حالی" لکھی۔ ۱۸۸۷ء میں سرسید نے سر عثمان جاہ (حیدرآباد) سے آپ کا تعارف کرایا اور انھوں نے از راہ قدردانی آپ کے لیے ۷۵ روپے ماہوار کا ایک ادبی وظیفہ حیدرآباد سے مقرر کرا دیا بعد کو یہ وظیفہ سو روپے ماہوار کر دیا گیا۔ ملازمت سے دست کشی کے بعد مولانا پانی پت چلے آئے اور تصنیف و تالیف کا کام شروع کر دیا۔ ۱۹۰۴ء میں آپ کی قابلیت کے اعتراف پر حکومت کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۹۱۴ء میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔

مولانا اردو میں نیچرل شاعری کے سرگرم حامی تھے۔ آپ کی نثر بھی آپ کی نظم کی طرح نہایت سادہ اور حقیقت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے۔ آپ کی تصانیف حسب ذیل ہیں (۱) مسدس حالی (۲) دیوان حالی (۳) مقدمہ شعر و شاعری۔ ان کے علاوہ مولانا بہت اچھے سوانح نگار بھی تھے۔ چنانچہ سرسید کی سوانح عمری موسوم بہ "حیات جاوید" اور غالب کی سوانح عمری "یادگار غالب" اور سعدی کی سوانح عمری "حیات سعدی" فن سوانح نگاری کی بہترین مثالیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُسدّس کی مصلحانہ شان

از جناب خواجہ غلام السیدین صاحب پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ملک میں کچھ دنوں سے یہ خیال پھیلتا جاتا ہے کہ فنونِ لطیفہ کا مقصد صرف ذوقِ حُسن کی تسکین ہے، انھیں کسی دوسرے مقصد کا تابع کرنے سے ان کی لطافت جاتی رہتی ہے۔ شاعری فنِ لطیف ہے۔ اُسے اخلاق کی اصلاح سے کوئی واسطہ نہیں۔ شاعر اور مصلح کا میدان الگ الگ ہے۔ شاعر کی چوٹ دل پر پڑتی ہے، مصلح دماغ کو سلجھانے اور سنوارنے کی فکر کرتا ہے۔ شاعر کے لیے دل آئینۂ حُسن ہے اور مصلح کے لیے حُسن آئینۂ حق۔ اخلاقی مضامین کو نظم میں بیان کرنے کا نام شاعری نہیں ہے۔ اِس خیال کے لوگ سمجھتے ہیں کہ شاعر جن جذبات اور خیالات کو شعر میں ادا کرتا ہے وہ خود بخود اس کے نفس کی گہرائیوں سے پھُوٹ نکلتے ہیں اور ان کی سوتیں گرد و پیش کی زندگی میں ڈھونڈھنا بیکار ہے مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ ادب، شاعری، مصوری بلکہ انسانی تخلیق کے تمام مظاہر در اصل زندگی سے وابستہ اور اس کے دستِ نگر ہیں۔ مانا کہ شاعر جن جذبات اور خیالات کو حسین الفاظ کا جامہ پہناتا ہے۔ انھیں اپنے دل کی گہرائیوں سے ڈھونڈھ کر لاتا ہے، لیکن آخر دل میں وہ کہاں سے آتے ہیں؟ وہ اس کے تجربوں اور مشاہدوں، اس کی گذری مسرتوں اُس کے بیتے ہوئے دُکھ درد کا ثمر ہوتے ہیں۔ بے شک شاعری خالی خولی وعظ کا نام نہیں اگر جوشِ موعظت شاعری کی رُوح پر غالب آ جائے تو شعر شعر نہیں رہتا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ شاعری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محض الفاظ کے اُتار چڑھاؤ، بندش کی چستی، ترکیبوں کی خوبی سے عبارت نہیں۔ بازیگر کی طرح الفاظ سے کھیلنا اور چیز ہے اور الفاظ کو دل کا ترجمان بنا کر آپ بیتی اور جگ بیتی کو دل لگتے انداز میں بیان کرنا اور چیز ہے۔ جن شاعروں کی قسمت میں حیاتِ دوام آئی ہے۔ اُن کی سب سے بڑی خصوصیت یہی ہے کہ اُن کی خودی وسیع ہو کر سارے جہان پر محیط ہو گئی تھی، قطرے نے دریا میں فنا ہو کر عشرت ابدی حاصل کر لی تھی۔ انھیں اپنے ابنائے جنس کی خوشی سے خوشی اُن کے غم سے غم ہوتا تھا۔ اُن کے عروج میں فخر، اُن کے زوال میں ندامت محسوس ہوتی تھی۔

چیست انسانی؟ تپیدن از تپِ ہمسائگاں
از سموم نجد در باغِ عدن پژماں شدن

اچھا شاعر ہونے کے لیے یہ 'انسانیت' ضروری ہے اور نجد و عدن کا امتیاز مٹانا لازم۔

اب حالی کی طرف آئیے۔ حالی کو حساس اور درد آشنا دل ملا تھا اور حق پسندی اور حق گوئی کا جوہر عطا ہوا تھا۔ تربیت نے دینداری کو ان کی طبیعت میں راسخ کر دیا تھا۔ جب اُنھوں نے ہوش سنبھالا اور اپنے ماحول پر نظر ڈالی تو ایک عبرت خیز اور دردناک نقشہ نظر آیا۔ انھوں نے خود اس منظر کو ان الفاظ میں دکھایا ہے:-

"قوم کی حالت تباہ ہے، عزیز ذلیل ہو گئے ہیں، شریف خاک میں مل گئے علم کا خاتمہ ہو چکا۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہیں اور بگڑتے جاتے ہیں۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ امرا، جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں، غافل اور بے پروا ہیں۔ علما، جن کو قوم کی اصلاح میں بہت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

... بڑا دخل ہے۔ زمانہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے ناواقف ہیں۔"

یہی نقشہ تھا جس کو حالی کے خوں چکاں قلم نے مسدس میں اس طرح کھینچا ہے:۔

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر
جہاں خاک اُڑتی ہے ہر سُو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے رُوکھ جس کے جلانے کے قابل

جہاں زہر کا کام کرتا تھا باراں
جہاں آ کے دینا تھا رو ابرِ نیساں
تردّد سے جو اور ہوتا تھا ویراں
نہیں راس جس کو خزاں اور بہاراں
یہ آوازِ پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

کیا حالی کے لیے یہ ممکن تھا کہ وہ ملّت اسلامیہ کے اس اُجڑے باغ کا نظارہ دیکھنے کے بعد گُل و بلبل کی شاعری میں نازک خیالیاں دکھاتے؟ بے شک ایسے شعرائے کرام بھی اس زمانے میں گذرے جن کے پاس آنکھیں تھیں لیکن اُنھوں نے دیکھا نہیں، کان تھے لیکن سُنا نہیں، دل تھا لیکن کچھ محسوس نہیں کیا۔ قوم کا گھر جلتا رہا اور وہ روما کے شہنشاہ نیرو کی طرح بیٹھے بانسری بجایا کیے۔ لیکن حالی کے دل و دماغ پر اس آگ کا دھواں چھا گیا اور ان کی آنکھوں سے آنسو بن کر ٹپک پڑا۔ حالی کی شاعری چوٹ کھائے ہوئے دل کی فریاد ہے، مگر کس کے دل کی؟ وہ ایک فردِ واحد الطاف حسین حالی کا دل نہیں، بلکہ ایک قوم و ملت ایک تہذیب و تمدّن کا دل ہے، جو اپنی وسعت میں ایک جہانِ درد و آرزو کو لیے ہوئے ہے۔ حالی کی شاعری میں سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ محض اُن کے جذبات و کیفیات کا آئینہ نہیں بلکہ ایک پوری قوم کی داستانِ عروج و زوال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری خصوصیت شاعر کی نظر کی رسائی اور رائے کی اصابت ہے۔ اس نے قوم کی نبض پر ہاتھ ہی نہیں رکھا بلکہ مرض کی صحیح تشخیص کر کے مناسب دوا بھی تجویز کی۔ یہ کوئی آسان کام نہ تھا۔ بڑے بڑوں کی عقلیں یہاں جواب دے چکی تھیں۔ لوگ افراط و تفریط میں گرفتار تھے۔ بعض قدامت پرستی کے بندے، ماضی کے نشے میں سرشار، یہ چاہتے تھے کہ جدید علوم اور تمدن کو بالکل مسترد کر دیں، بعض تہذیب مغرب سے مسحور ہو کر اپنی قومی روایات اور خصوصیات کو اس پر قربان کرنے کو تیار تھے۔ اس نازک موقع پر حالی کی عقلِ سلیم نے شمع ہدایت کا کام دیا۔ انھوں نے ایک طرف مسدس میں مسلمانوں کو ان کے عروج کی داستان سنائی اور ان کی خودداری اور عزتِ نفس کو ابھارا۔ انھیں اسلام کے بھولے ہوئے اصول یاد دلائے۔ دوسری طرف مغربی تہذیب و تمدن کا جائزہ لے کر اس کی ان خصوصیات کی طرف توجہ دلائی جو مغربی اقوام کی ترقی اور فروغ کا باعث ہوئی ہیں۔ ان کی حق پسندی نے اپنے تمدن کی برائیوں پر پردہ ڈالنا گوارا نہیں کیا اور نہ دوسروں کی خوبیوں کے اعتراف میں کوتاہی کی۔ انھوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ جب تک ہم اپنے آپ کو جدید ذہنی ہتھیاروں سے مسلح نہیں کریں گے۔ کارزارِ حیات میں قدم رکھنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ حالی کا سارا کلام خصوصاً مسدس جہاں دل دردآشنا کے لیے ایک مرثیہ کا حکم رکھتا ہے وہاں عقلِ سلیم کے لیے دعوتِ فکر اور سرچشمۂ ہدایت ہے۔

غدر کے بعد مسلمانوں کے زوال کی سب سے بڑی علامت یہی تھی کہ ان کی قومی سیرت مسخ ہو گئی تھی اور ان تمام صفات کے بجائے جو ان کی ترقی کا باعث ہوئی تھیں، ان پر تعصب، پست ہمتی، غلامی، جھوٹ اور ریاکاری مسلط تھی اور ستم یہ تھا کہ 'متاعِ کارواں' کے ساتھ "احساسِ زیاں" بھی زائل ہو گیا تھا۔ اس وقت کوئی تعمیری تحریک ایسی نہ تھی جو دوبارہ مسلمانوں کی تنظیم کرے۔ خدا بھلا کرے سرسید کا جنھوں نے اس نازک وقت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی گڑھ تحریک کی بنا ڈالی اور تمدن، تعلیم اور علم و ادب میں ایک نشاۃ ثانیہ کا آغاز کیا۔ یہ تحریک محدود معنی میں صرف تعلیمی تحریک نہ تھی، بلکہ اس کا مقصد قوم میں ایک عام بیداری پیدا کرنا تھا۔ تاکہ اس کا جمود، افسردگی اور ناامیدی دور ہو جائے اور وہ دوبارہ اجتماعی معاملات میں تخلیقی جدوجہد کر سکے۔ اس تحریک کی زبان حالی تھے، جنھوں نے اس کے اثر کو تعلیم یافتہ طبقے کے تنگ دائرے سے باہر نکال کر ملک اور قوم میں عام کر دیا۔ اور اس کا ذریعہ ان کا شہرۂ آفاق مسدس تھا جس کی تصنیف سرسید کی فرمائش سے ہوئی تھی۔

اصلاحی نقطۂ نظر سے سب سے اہم مسدس کا وہ حصہ ہے جس میں شاعر نے قوم کے ہر گروہ اور ہر طبقے کی حالت کو اپنی بے پناہ اور دردناک تنقید کے ذریعے بے نقاب کیا ہے۔ جس کے ہر شعر میں سوسائٹی کی کسی دکھتی ہوئی رگ کو چھیڑا ہے۔ سرورِ کائنات کی بارگاہ میں عرضِ حال کرتے ہوئے چند اشعار میں وہ حقائق بیان کر دیئے گئے ہیں جن پر مورخین معلمین اخلاق اور مصلحین معاشرت مدتوں سر دھنیں گے۔ اس دردبھری دل دوز نظم میں سے کوئی کیا سنائے اور کیا چھوڑے۔ مثال کے طور پر چند شعر سن لیجئے:

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے — امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے — اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے
جس دین نے تھے غیروں کے دل آ کے ملائے — اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے
جو دین کہ ہمدرد بنی نوع بشر تھا — اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے
جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی — اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے
عالم ہے سو بے عقل ہے، جاہل ہے سو وحشی — منعم ہے سو مغرور ہے، مفلس سو گدا ہے
چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں — پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے — اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اسی نظم کی تنگ زمین میں حالی نے [illegible] کو بیان کر دیا ہے جہاں مذہب و فلسفہ کے بڑے بڑے مدعی نہیں پہنچ سکے۔ اسلام کی تعلیم کے رُخ روشن پر زمانہ کے تعصب، مخالفوں کی غلط بیانی اور خود مسلمانوں کی بے راہ روی کی وجہ سے پردہ پڑ گیا تھا حالی نے اس پردے کو اٹھا کر دکھا دیا کہ اسلام ایک مذہب امن ہے جو دنیا میں سلوک اور محبت کی حکومت قائم کرنے آیا تھا۔ اسلام کا مقصد قوموں اور جماعتوں کے اختلاف اور تعصب کو مٹانا اور ان میں ایک عالمگیر اخوت قائم کرنا تھا۔ اس نے فقر میں خودداری اور جدوجہد اور ثروت میں فیاضی، خدا ترسی اور حق شناسی سکھائی تھی۔ اس نے علم و حکمت کو مومن کی کھوئی پونجی سے تعبیر کیا تھا۔ اسی کی برکت سے مسلمانوں نے دنیائے فکر و عمل کو مسخر کر لیا تھا لیکن اب خود ملت اسلامیہ میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور افراد اور جماعتوں کے تعلقات میں حسن مراعات کا نام تک باقی نہیں رہا۔ عمل کی سرگرمی کی جگہ جمود اور بے حسی کا دور دورہ ہے منعم اپنی دولت میں مست ہیں اور مفلس خودداری کو چھوڑ کر ہر ایک کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ نہ اُن میں قوت عمل باقی رہی ہے نہ ان میں دین۔ نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان دین اور دنیا دونوں کی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہیں خدا کے ہاں انصاف ہے پاس داری نہیں، جو قوم اس کے احکام اور قوانین کی پیروی نہیں کرے گی وہ اس کا خمیازہ اُٹھائے گی۔ اس میں تقدیر کا گلہ کرنا، اپنے نفس کو فریب دینا اور حقیقت کی تلخی سے گریز کرنا ہے۔

شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت

تمدن و معاشرت کے تمام مختلف فیہ مسائل میں حالی ہمیشہ اُدھر ہوتے ہیں جو عدل، انسانیت اور انصاف کا رستہ ہے۔ وہ حق پرستی، انصاف پسندی، خودداری، جرأت، بلند حوصلگی اور رواداری کے حامی ہیں۔ اور وقت کی قدر کرنا، محنت کی عزت کرنا، ابنائے جنس کے حقوق کی پاسداری کرنا اور مفاد ملّی کے لیے ذاتی اغراض کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قربان کرنا سکھاتے ہیں - ان کی تعلیم میں ایک انقلاب عظیم کا امکان پوشیدہ ہے جس کو اُن لوگوں نے بھی پوری طرح نہیں سمجھا جو ان کے کلام پر سر دُھنتے ہیں اور ان کا قومی مرثیہ پڑھ کر آنسو بہاتے ہیں - ان کی شاعری میں نہ صرف قوم کا دل دھڑکتا ہے بلکہ اس کے بلند ترین جذبات اور اعلیٰ ترین مقاصد کی ترجمانی موجود ہے - اقبال نے شیکسپیئر کی شان میں جو شعر لکھا ہے اُس کا اطلاق بدرجۂ کمال حالی پر ہوتا ہے -

حُسن آئینہ حق اور دل آئینہ حُسن
دل انساں کو ترا حُسنِ کلام آئینہ

حالی کی مصلحانہ حیثیت کی سچی قدر شناسی کے لیے ان کی بلند اور پاکیزہ سیرت کو سمجھنا ضروری ہے - دُنیا میں بہت سے بڑے آدمی گذرے ہیں جن کا نام لوگوں کی اور تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہے لیکن باوجود ان کے بڑے بڑے کارناموں کے ان میں کم ایسے ہوئے ہیں جن کا ظاہر و باطن، قول فعل، اُصول اور عمل، زندگی اور تعلیم بالکل ایک ہوں - حالی کی کامیابی اور اثر آفرینی کی ایک بڑی وجہ ان کا خلوص ہے - ان کی شاعری میں بھی وہی خالص سونا دمکتا ہے جس سے ان کی فطرت کا خمیر تیار ہوا تھا - ان میں تصنع اور تکلف کا شائبہ تک نہیں تھا - یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر لفظ جو دل سے نکلتا ہے، بجلی بن کر دل پر گرتا ہے - سر سید کے حلقہ احباب اور رفقاء میں جو بڑے بڑے مشاہیر اور قابل احترام لوگوں پر مشتمل تھا - حالی کی سیرت سب سے برتر اور بلند تھی، جس پر تبصرہ کرتے ہوئے خواجہ غلام الثقلین صاحب مرحوم نے عصرِ جدید میں لکھا تھا " بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ مولانا یونانی خیال کی رُو سے ایک معتدل اور متوسط انسان، اور صوفیہ خیالات کی رُو سے ایک صاحب باطن ولی تھے" جسٹس سید محمود کا وہ قول پڑھیئے جو سر سید راس مسعود نے اپنی تقریب میں نقل کیا ہے سید محمود جس زبردست دل و دماغ کے شخص تھے وہ محتاج بیان نہیں - اُنھوں نے ایسی آزاد طبیعت پائی تھی کہ ان کا سر نیاز کسی بڑی سے بڑی بارگاہ میں بھی خم نہیں ہوا - ان کا یہ کہنا کہ تمام انسانوں میں حالی قابلِ پرستش ہیں - اپنے اندر ایک جہانِ معنی رکھتا ہے -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان ذاتی اوصاف اور باطنی کمالات کا تذکرہ غیر متعلق یا خارج از بحث نہیں، کیونکہ حالی کی ذات اب انفرادیت کی حدود توڑ کر ہماری تہذیب و تمدن اور ہماری تاریخ وادب کے سرمایہ عزیز میں سما گئی ہے۔ اس لیے ان کی شاعری کی قدر شناسی کے لیے ان نفسی خصوصیات اور محرکات عمل کو پہچاننا ضروری ہے جنھوں نے حالی کو حالی بنایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اصلاح کا جذبہ اور خدمتِ خلق کا شوق اُن کی زندگی اور عمل کے ہر پہلو پر محیط تھا۔ اُس نے ان کو غمِ عشق اور غمِ روزگار دونوں سے آزاد کر کے قوم کے غم اور قوم کے عشق میں مبتلا کر دیا تھا۔ یہی جذبۂ اصلاح تھا جس نے ان کی زندگی کی ابتدا سے رہنمائی کی اسی کی بدولت انھیں مسدس کے مضامین کا الہام ہوا۔ اسی کا بے پناہ تقاضا تھا جس نے پُرانی شاعری کے فرسودہ سانچوں کو توڑ کر ان کی خلاق طبیعت کے لیے نئے سانچے تیار کیے اور ایک شاعری ہی پر کیا منحصر ہے؟ ادب کی کونسی صنف تھی جس کی تہذیب اور اصلاح اُنھوں نے نہ کی ہو۔ غرض حالی نے جس طرح دُنیائے عمل میں تمام عمر جھوٹ، مبالغہ اور ریاکاری کے خلاف جہاد کیا۔ اسی طرح دُنیائے فکر میں بھی ان چیزوں کو روا نہیں رکھا۔ ان کی ہر تصنیف میں وہی سچائی، سادگی اور ہمدردی جھلکتی ہے جو ان کی سیرت میں کارفرما تھی اور اسی کی بدولت اُن کے لیے نہ صرف شعرا کی صفِ اوّل میں جگہ مخصوص ہے، بلکہ اہلِ نظر کے نزدیک اُن کا شمار خاصانِ خدا میں ہے۔ کیونکہ اُنھیں خُدا کی مخلوق سے محبت تھی، اور اس کی خدمت کا ذوق اور ولولہ تھا۔

آج جو لوگ قومی خدمت کی راہ میں گام زن ہیں۔ حالی کی سیرت اور شاعری ہر قدم پر ان کی رہنمائی کرتی ہے اور زبانِ حال سے یہ کہہ رہی ہے:-

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلا دیباچہ

سنہ ۱۲۹۶ھ

۱۸۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بلبل کی چمن میں ہم زبانی چھوڑی — بزم شعرا میں شعر خوانی چھوڑی
جب سے دل زندہ تو نے ہم کو چھوڑا — ہم نے بھی تیری رام کہانی چھوڑی

بچپن کا زمانہ جو کہ حقیقت میں دُنیا کی بادشاہت کا زمانہ ہے ایک ایسے دلچسپ اور پُرفضا میدان میں گزرا جو کلفت کے گرد و غبار سے بالکل پاک تھا۔ نہ وہاں ریت کے ٹیلے تھے نہ خار دار جھاڑیاں تھیں۔ نہ آندھیوں کے طوفان تھے نہ بادِ سموم کی لپیٹ تھی۔

جب اس میدان سے کھیلتے کودتے آگے بڑھے تو ایک اور صحرا اس سے بھی زیادہ دلفریب نظر آیا۔ جس کے دیکھتے ہی ہزاروں ولولے اور لاکھوں اُمنگیں خود بخود دل میں پیدا ہو گئیں۔ مگر یہ صحرا جس قدر نشاط انگیز تھا اُسی قدر وحشت خیز تھا۔ اس کی سرسبز جھاڑیوں میں ہولناک درندے چھپے ہوئے تھے اور اس کے خوشنما پودوں پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوتے تھے۔ جونہی اس کی حد میں قدم رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر گوشہ سے شبیر دیلپنگ اور مار و کرڈ دم نکل آئے۔ باغ جوانی کی بہار اگرچہ قابل دید تھی۔ مگر دُنیا کی مکروہات سے دم لینے کی فرصت نہ ملی نہ خود آرائی کا خیال آیا۔ نہ عشق و جوانی کی ہوا لگی۔ نہ وصل کی لذت اُٹھائی نہ فراق کا مزا چکھا ؎

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانے کے
اُڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے

البتہ شاعری کی بدولت چند روز جھوٹا عاشق بننا پڑا۔ ایک خیالی معشوق کی چاہ میں برسوں دشتِ جنوں کی وہ خاک اُڑائی کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیا۔ کبھی نالۂ نیم شبی سے رُبع مسکوں کو ہلا ڈالا۔ کبھی چشمِ دریا بار سے تمام عالم کو ڈبو دیا۔ آہ و فغاں کے شور سے کرّوبیاں کے کان بہرے ہو گئے۔ شکایتوں کی بوچھاڑ سے زمانہ چیخ اُٹھا۔ طعنوں کی بھرمار سے آسمان چھلنی ہو گیا۔ جب رشک کا تلاطم ہوا تو ساری خدائی کو رقیب سمجھا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے سے بدگمان ہو گئے۔ جب شوق کا دریا اُمنڈا تو کششِ دل سے جذبِ مقناطیسی اور قوت کہربائی کا کام لیا۔ بارہا تیغِ ابرو سے شہید ہوئے اور بارہا ایک ٹھوکر سے جی اُٹھے۔ گویا زندگی ایک پیراہن تھا کہ جب چاہا اُتار دیا اور جب چاہا پہن لیا۔ میدانِ قیامت میں اکثر گزر ہوا۔ بہشت و دوزخ کی اکثر سیر کی۔ بادہ نوشی پر آئے تو خم کے خم لنڈھا دیئے۔ اور پھر بھی سیر نہ ہوئے۔ کبھی خانہ خمار کی چوکھٹ پر جبہ سائی کی۔ کبھی مے فروش کے در پر گدائی کی۔ کفر سے مانوس رہے ایمان سے بیزار رہے۔ پیرِ مغاں کے ہاتھ پر بیعت کی۔ برہمنوں کے چیلے بنے۔ بُت پوجے۔ زنّار باندھا۔ قشقہ لگایا۔ زاہدوں پر پھبتیاں کہیں۔ واعظوں کا خاکہ اُڑایا۔ دیر اور بُت خانہ کی تعظیم کی۔ کعبہ اور مسجد کی توہین کی۔ خدا سے شوخیاں کیں۔ نبیوں سے گستاخیاں کیں۔ اعجازِ مسیحی کو ایک کھیل جانا۔ حسنِ یوسفی کو ایک تماشا سمجھا۔ غزل کہی تو پاک شہدوں کی بولیاں بولیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ لکھا تو بھاٹ اور یادخوانوں کے منہ پھیر دیئے۔ ہر مشت خاک میں اکسیر اعظم کے خواص بتلائے۔ ہر چوب خشک میں عصائے موسوی کے کرشمے دکھلائے۔ ہر نمرود وقت کو ابراہیم خلیل سے جا ملایا۔ ہر فرعون بے سامان کو قادر مطلق سے جا بھڑایا۔ جس کے مدّاح بنے اسے ایسا بانس پر چڑھایا کہ خود ممدوح اپنی تعریف میں کچھ مزا نہ آیا۔ غرض نامۂ اعمال ایسا سیاہ کیا کہ کہیں سفیدی باقی نہ چھوڑی ؎

چو پرسش گنہم روز حشر خواہد بود
تمسکات گناہان خلق پارہ کنند

بیس برس کی عمر سے چالیسویں سال تک تیلی کے بیل کی طرح اسی ایک چکر میں پھرتے رہے اور اپنے نزدیک سارا جہاں طے کر چکے۔ جب آنکھیں کھلیں تو معلوم ہوا کہ جہاں سے چلے تھے اب تک وہیں ہیں۔

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی
دراں دیار کہ زادی ہنوز آنجائی

نگاہ اٹھا کر دیکھا تو دائیں بائیں آگے پیچھے ایک میدان وسیع نظر آیا جس میں بے شمار راہیں چاروں طرف کھلی ہوئی تھیں۔ اور خیال کے لیے کہیں عرصۂ تنگ نہ تھا۔ جی میں آیا کہ قدم آگے بڑھائیں اور اس میدان کی سیر کریں مگر جو قدم بیس برس تک ایک چال سے دوسری چال نہ چلے ہوں اور جن کی دوڑ گز دو گز زمین میں محدود رہی ہو۔ ان سے اس وسیع میدان میں کام لینا آسان نہ تھا۔ اس کے سوا بیس برس کی بیکار اور نکمی گردش میں ہاتھ پاؤں چور ہو گئے تھے۔ اور طاقت رفتار جواب دے چکی تھی لیکن پاؤں میں چکّر تھا۔ اس لیے نچلا بیٹھنا بھی دشوار تھا۔ چند روز اسی تردد میں یہ حال رہا کہ ایک قدم آگے بڑھتا تھا۔ دوسرا پیچھے ہٹتا تھا۔ ناگاہ دیکھا کہ ایک خدا کا بندہ جو اس میدان کا مرد ہے۔ ایک دشوار گزار راستے میں رہ نورد ہے۔ بہت سے لوگ جو اس کے ساتھ چلے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھک کر پیچھے رہ گئے ہیں ہمت سے ابھی اس کے ساتھ افتاں وخیزاں چلے جاتے ہیں۔ مگر ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہیں۔ پیروں میں چھالے پڑے ہیں۔ دم چڑھ رہا ہے۔ چہرہ پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں، لیکن وہ اولوالعزم آدمی جو ان سب کا راہنما ہے۔ اسی طرح تازہ دم ہے نہ اُسے رستے کی تکان ہے نہ ساتھیوں کے چھوٹ جانے کی پرواہ ہے۔ نہ منزل کی دُوری سے کچھ ہراس ہے۔ اس کی چتون میں غضب کا جادو بھرا ہے کہ جس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ وہ آنکھیں بند کرکے اس کے ساتھ ہولیتا ہے۔ اس کی ایک نگاہ اِدھر بھی پڑی اور اپنا کام کر گئی۔ بیس برس کے تھکے ہارے خستہ کو فتہ اسی دشوار گزار رستہ پر پڑلیے۔ نہ یہ خبر ہے کہاں جاتے ہیں۔ نہ یہ معلوم ہے کہ کیوں جاتے ہیں نہ طلب ذوق ہے نہ قدم راسخ ہے نہ عزم ہے۔ نہ استقلال نہ صدق ہے نہ اخلاص ہے مگر ایک زبردست ہاتھ ہے کہ کھینچے لئے چلا جاتا ہے ؎

آں دل کہ رم نمودے از خوبرو جواناں

دیرینہ سال پیرے بردش بیک نگاہے

زمانہ کا بیا ٹھا ٹھ دیکھ کر پرانی شاعری سے دل سیر ہو گیا تھا اور جھوٹے ڈھکوسلے باندھنے سے شرم آنے لگی تھی۔ نہ یاروں کے ابھاروں سے دل بڑھتا تھا۔ نہ ساتھیوں کی ریس سے کچھ جوش آتا تھا۔ مگر یہ ایک ناسور کا منہ بند کرنا تھا جو کسی نہ کسی راہ سے تراوش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے بخارات درونی جن کے رکنے سے دم گھٹا جاتا تھا۔ دل و دماغ میں تلاطم کر رہے تھے اور کوئی رخنہ ڈھونڈتے تھے۔ قوم کے ایک سچے خیر خواہ نے (جو اپنی قوم کے سوا تمام ملک میں اسی نام سے پکارا جاتا ہے اور جس طرح خود اپنے پُرزور ہاتھ اور قوی بازو سے بھائیوں کی خدمت کر رہا ہے۔ اسی طرح ہرا یا ہیچ اور نکمے کو اسی کام میں لگانا چاہتا ہے) آکر ملامت کی اور غیرت دلائی کہ حیوان ناطق ہونے کا دعویٰ کرنا اور خدا کی دی ہوئی زبان سے کچھ کام نہ لینا بڑے شرم کی بات ہے ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رد چو انساں لب بجنباں در دہن
در جمادی لاف انسانی مزن!

قوم کی حالت تباہ ہے۔ عزیز ذلیل ہو گئے ہیں۔ شریف خاک میں مل گئے ہیں۔ علم کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ دین کا صرف نام باقی ہے۔ افلاس کی گھر گھر پکار ہے۔ پیٹ کی چاروں طرف دہائی ہے۔ اخلاق بالکل بگڑ گئے ہیں اور بگڑتے جاتے ہیں۔ تعصب کی گھنگھور گھٹا تمام قوم پر چھائی ہوئی ہے۔ رسم و رواج کی بیڑی ایک ایک کے پاؤں میں پڑی ہے۔ جہالت اور تقلید سب کی گردن پر سوار ہے۔ امراء جو قوم کو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ غافل اور بے پرواہ ہیں۔ علماء جن کو قوم کی اصلاح میں بہت بڑا دخل ہے زمانہ کی ضرورتوں اور مصلحتوں سے ناواقف ہیں۔ ایسے میں جس سے جو کچھ بن آئے سو بہتر ہے ورنہ ہم سب ایک ہی ناؤ میں سوار ہیں اور ساری ناؤ کی سلامتی میں ہماری سلامتی ہے۔ ہرچند لوگ بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور لکھ رہے ہیں مگر نظم جو کہ بالطبع سب کو مرغوب ہے اور خاص کر عرب کا ترکہ اور مسلمانوں کا موروثی حصّہ ہے قوم کے بیدار کرنے کے لیے اب تک کسی نے نہیں لکھی۔ اگرچہ ظاہر ہے کہ اور تدبیروں سے کیا ہوا جو اس تدبیر سے ہوگا مگر ایسی تنگ حالتوں میں انسان کے دل میں ہمیشہ دو طرح کے خیال گزرتے رہے ہیں۔ ایک یہ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ دوسرے یہ کہ ہم کو کچھ کرنا چاہیے۔ پہلے خیال کا یہ نتیجہ ہوا کہ کچھ نہ ہوا اور دوسرے خیال سے دنیا میں بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوئے ہے۔

در قبض ست منشیں از کشائش ناامید ایں جا
برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید ایں جا

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ

اور وہ ایسا خدا ہے کہ جب لوگ ناامید ہو جاتے ہیں تو مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر چند اس حکم کی بجاآوری مشکل تھی اور خدمت کا بوجھ اُٹھانا دشوار تھا مگر ناصح کی جادو بھری تقریر جی میں گھر کر گئی۔ دل سے ہی نکلی تھی دل میں جا کر ٹھہری۔ برسوں کی بجھی ہوئی طبیعت میں ایک ولولہ پیدا ہوا اور باسی کڑھی میں ایک اُبال آیا۔ افسردہ دل بوسیدہ دماغ جو امراض کے متواتر حملوں سے کسی کام کے نہ رہے تھے۔ انھیں سے کام لینا شروع کیا اور ایک مسدّس کی بنیاد ڈالی۔ دُنیا کے مکروہات سے فرصت بہت کم ملی اور بیماریوں کے ہجوم سے اطمینان کبھی نصیب نہ ہُوا مگر ہر حال میں یہ دھن لگی رہی۔ بارے الحمدللہ کہ بہت سی دقتوں کے بعد ایک ٹوٹی پھوٹی نظم اس عاجز بندہ کی بساط کے موافق تیار ہو گئی اور ناصح مشفق سے شرمندہ نہ ہونا پڑا۔ صرف ایک اُمید کے سہارے پر یہ راہ دُور دراز طے کی گئی ہے۔ ورنہ منزل کا نشان نہ اب تک ملا ہے اور نہ آئندہ ملنے کی توقع ہے ؎

خبرم نیست کہ منزل گہِ مقصود کجاست

ایں قدر ہست کہ بانگِ جرسے مے آید

اس مسدّس کے آغاز میں پانچ سات بند تمہید کے لکھ کر اوّل عرب کی اس ابتر حالت کا خاکہ کھینچا ہے جو ظہورِ اسلام سے پہلے تھی اور جس کا نام اسلام کی زبان میں جاہلیت رکھا گیا ہے۔ پھر کوکبِ اسلام کا طلوع ہونا اور نبی امّی کی تعلیم سے اس ریگستان کا دفعۃً سرسبز و شاداب ہو جانا اور اس ابرِ رحمت کا امّت کی کھیتی کو رحلت کے وقت ہرا بھرا چھوڑ جانا اور مسلمانوں کا دینی و دُنیوی ترقیات میں تمام عالم پر سبقت لے جانا بیان کیا ہے۔ اس کے بعد ان کے تنزّل کا حال لکھا ہے اور قوم کے لیے اپنے ہی ہنر ہاتھوں سے ایک آئینہ خانہ بنایا ہے جس میں آکر وہ اپنے خط و خال دیکھ سکتے ہیں کہ ہم کون تھے اور کیا ہو گئے۔ اگرچہ اس جانکاہ نظم میں جس کی دشواریاں لکھنے والے کا دل اور دماغ ہی خوب جانتا ہے بیان کا حق نہ مجھ سے ادا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر شکر ہے کہ جس قدر ہو گیا۔ اتنی بھی اُمید نہ تھی۔ ہمارے مُلک کے اہلِ مذاق ظاہرا اس روکھی پھیکی سیدھی سادی نظم کو پسند نہ کریں گے۔ کیونکہ اس میں تاریخی واقعات ہیں۔ یا چند آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ ہے یا جو آج کل قوم کی حالت ہے۔ اُس کا صحیح صحیح نقشہ کھینچا گیا ہے۔ نہ کہیں نازک خیالی ہے نہ رنگین بیانی۔ نہ مبالغہ کی چاٹ ہے۔ نہ تکلف کی چاشنی ہے۔ غرض کوئی بات ایسی نہیں ہے جس سے اہلِ وطن کے کان مانوس اور مذاق آشنا ہوں اور کوئی کرشمہ ایسا نہیں کہ لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَ لَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ (نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا، نہ کسی بشر کے دل میں گزرا) گویا اہلِ دہلی و لکھنؤ کی دعوت میں ایک ایسا دسترخوان چُنا گیا ہے جس میں اُبالی کھچڑی اور بے مرچ سالن کے سوا کچھ نہیں۔ مگر اس نظم کی ترتیب مزے لینے اور واہ واہ سننے کے لیے نہیں کی گئی۔ بلکہ عزیزوں اور دوستوں کو غیرت اور شرم دلانے کے لیے کی گئی ہے۔ اگر دیکھیں اور پڑھیں اور سمجھیں تو ان کا احسان ہے ورنہ کچھ شکایت نہیں ؎

حافظ وظیفہ تو دُعا گفتن است و بس

دربند آں مباش کہ نشنید یا شنید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُوسرا دیباچہ

متعلق بہ ضمیمہ

سنہ ۱۳۰۳ھ

۱۸۸۶ء

حدیثِ درد دلآویز داستانے ہست
کہ ذوقِ بیشں دہد چوں دراز تر گردد

مسدس مدوجزرِ اسلام اوّل ہی اوّل سنہ ۱۲۹۶ھ میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اگرچہ اس نظم کی اشاعت سے شاید کوئی معتدبہ فائدہ سوسائٹی کو نہیں پہنچا مگر چھ برس میں جس قدر قبولیت و شہرت اس نظم کو اطرافِ ہندوستان میں ہوئی وہ فی الواقع تعجب انگیز ہے۔ نظم بالکل غیر مانوس تھی اور مضمون اکثر طعن و ملامت پر مشتمل تھے۔ قوم کی برائیاں چن چن کر ظاہر کی گئی تھیں اور زبان سے تیغ و سنان کا کام لیا گیا تھا۔ ناظم کی نسبت قوم کے اکثر ابرار و اخیار مذہبی سوءِ ظن رکھتے تھے۔ تعصب عموماً کلمۂ حق سننے سے مانع تھا۔ بایں ہمہ اس تھوڑی سی مدت میں یہ نظم ملک کے اطراف و جوانب میں پھیل گئی۔ ہندوستان کے مختلف اضلاع میں اس کے سات آٹھ ایڈیشن اب سے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ بعض قومی مدرسوں میں اس کا انتخاب بچوں کو پڑھایا جاتا ہے مولود شریف کی مجلسوں میں جا بجا اس کے بند پڑھے جاتے ہیں۔ اکثر لوگ اس کو پڑھ کر بے اختیار روتے اور آنسو بہاتے ہیں۔ اس کے بہت سے بند ہمارے واعظوں کی زبان پر جاری ہیں۔ کہیں کہیں قومی ناٹک میں اس کے مضامین ایکٹ کیے جاتے ہیں بہت سے مسدس اسی کی روشنی پر اسی بحر میں ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اکثر اخباروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موافق و مخالفت ریویو اس پر لکھے گئے ہیں۔ شمالی مغربی اضلاع کے سرکاری مدارس میں عام قبولیت کی وجہ سے اس کو تعلیم میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم نے اس کی طرف کافی توجہ کی ہے مگر اس پر مصنف کو کچھ فخر کرنے کا محل نہیں ہے۔ اگر قوم کے دل میں متاثر ہونے کا مادہ نہ ہوتا۔ تو یہ اور ایسی ہزار نظمیں بیکار تھیں۔ پس مصنف کو اگر فخر ہے تو صرف اس بات پر ہے کہ اُس نے زمین شور میں تخم ریزی نہیں کی اور پتھر میں جونک لگانی نہیں چاہی۔ اُس نے ایک ایسی جماعت کو مخاطب گردانا ہے جو بے راہ ہے پر گمراہ نہیں ہے۔ وہ رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ مگر رستے کی تلاش میں جیب و راست نگراں ہیں۔ ان کے ہنر مفقود ہو گئے ہیں مگر قابلیت موجود ہے۔ ان کی صورت بدل گئی ہے مگر ہیولیٰ باقی ہے۔ ان کے قویٰ مضمحل ہو گئے۔ مگر زائل نہیں ہوئے۔ ان کے جوہر مٹ گئے ہیں مگر جلا سے پھر نمودار ہو سکتے ہیں۔ ان کے عیبوں میں خوبیاں بھی ہیں۔ مگر چھپی ہوئی۔ ان کے خاکستر میں چنگاریاں بھی ہیں مگر دبی ہوئی۔

یہ نظم جس میں قوم کی گزشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح صحیح نقشہ کھینچنا مدِ نظر تھا۔ اگرچہ مشرق کی عام نظموں کی بہ نسبت مبالغہ سے خالی تھی لیکن فروگذاشت سے خالی نہ تھی۔ دوست کی نگاہ نکتہ چینی اور خوردہ گیری میں وہی کام کرتی ہے جو دشمن کی نگاہ کرتی ہے۔ دونوں یکساں عیبوں پر خوردہ گیری اور چشم پوشی میں کرتے ہیں مگر دشمن اس غرض سے کہ عیب ظاہر ہوں اور خوبیاں مخفی رہیں۔ اور دوست اس خوف سے کہ مبادا خوبیوں کا غرور عیبوں کی اصلاح سے باز رکھے مصنف بھی جو کہ دوستی کا دم بھرتا ہے۔ شاید محبت اور دل سوزی ہی سے قوم کی عیب جوئی پر مجبور رہا اور ہنر گستری سے معذور رہا۔ مگر یہ اسلوب جس قدر غیرت دلانے والا تھا۔ اسی قدر مایوس کرنے والا بھی تھا مصنف کے دل کی آگ بھڑک کر بجھ گئی تھی اور اس کی افسردگی الفاظ میں سرایت کر گئی تھی۔ نظم کا خاتمہ ایسے دل شکن اشعار پر ہوا جن سے تمام امیدیں منقطع ہو گئیں اور تمام کوششیں رائیگاں نظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے لگیں۔ شاید اس خرابی کا تدارک کچھ نہ ہو سکتا اگر قوم کی توجہ مصنف کے دل میں ایک نئی تحریک پیدا نہ کرتی اور قوم کو ایک نئے خطاب کا مستحق نہ ٹھہراتی گو قوم نہیں بدلی۔ مگر اس کے تیور بدلتے جاتے ہیں۔ پس اگر تحسین کا وقت نہیں آیا تو نفرین ضرور کم ہونی چاہیے۔ بعض احباب کی تحریک نے ان خیالات کی تائید کی اور ایک ضمیمہ مقتضائے حال کے موافق اصل مسدس کے آخر میں لاحق کیا گیا۔ ضمیمہ کو طول دینا مصنف کا مقصود نہ تھا لیکن اس مضمون کو چھیڑ کر طول سے بچنا ایسا ہی مشکل تھا جیسے سمندر میں کود کر ہاتھ پاؤں نہ مارنا۔

قدیم مسدس میں جستہ جستہ تصرف کیا گیا ہے۔ شاید بعض تصرفات کو ناظرین اس وجہ سے کہ قدیم اسلوب مانوس ہو گیا تھا۔ پسند نہ کریں مگر مصنف کا فرض تھا کہ دوستوں کی ضیافت میں کوئی ایسی چیز پیش نہ کرے جو خود اس کے مذاق میں ناگوار معلوم ہو۔ نظم نہ پہلے پسند کے قابل تھی اور نہ اب ہے مگر الحمد للہ کہ درد اور سچ پہلے بھی تھا اور اب بھی ہے۔ اُمید ہے کہ درد پھیلے گا اور سچ چمکے گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً

رُباعی

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے — اسلام کا گر کر نہ اُبھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مد ہے ہر جزر کے بعد — دریا کا ہمارے جو اُترنا دیکھے

مسدّس

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا — مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہاں دُکھ جہاں میں نہیں کوئی ایسا — کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں

سبب یا علامت گر اُن کو سجھائیں — تو تشخیص میں سو نکالیں خطائیں
دوا اور پرہیز سے جی چرائیں — یونہیں رفتہ رفتہ مرض کو بڑھائیں
طبیبوں سے ہرگز نہ مانوس ہوں وہ
یہاں تک کہ جینے سے مایوس ہوں وہ

یہی حال دُنیا میں اس قوم کا ہے — بھنور میں جہاز آ کے جس کا گھرا ہے
کنارہ ہے دُور اور طوفان بپا ہے — گماں ہے یہ ہر دم کہ اب ڈوبتا ہے
نہیں لیتے کروٹ مگر اہلِ کشتی
پڑے سوتے ہیں بے خبر اہلِ کشتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے — فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس و پیش منڈلا رہی ہے — چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے
کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

پر اس قوم غافل کی غفلت وہی ہے — تنزل پہ اپنے قناعت وہی ہے
ملے خاک میں پر رعونت وہی ہے — ہوئی صبح اور خواب راحت وہی ہے
نہ افسوس انھیں اپنی ذلت پہ ہے کچھ
نہ رشک اور قوموں کی عزت پہ ہے کچھ

بہائم کی اور ان کی حالت ہے یکساں — کہ جس حال میں ہیں اسی میں ہیں شاداں
نہ ذلت سے نفرت نہ عزت کا ارماں — نہ دوزخ سے ترساں نہ جنت کے خواہاں
لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انھوں نے
کیا دین برحق کو بدنام انھوں نے

وہ دیں جس نے اعدا کو اخواں بنایا — وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندوں کو غمخوار دوراں بنایا — گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا
وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ
گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا — جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جدا تھا — نہ کشور ستاں تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ آب و ہوا ایسی تھی روح پرور — کہ قابل ہی پیدا ہوں خود جس سے جوہر
نہ کچھ ایسے ساماں تھے واں میّسر — کنول جس سے کھِل جائیں دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرا میں پیدا نہ پانی
فقط آبِ باراں پہ تھی زندگانی

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں — لوؤں کی لپٹ بادِ صرصر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں — کھجوروں کے جھنڈ اور خارِ مغیلاں

نہ کھیتوں میں غلّہ نہ جنگل میں کھیتی
عرب اور کُل کائنات اُس کی یہ تھی

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی — نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی
وہی اپنی فطرت پہ طبع بشر تھی — خُدا کی زمیں بن جُتی سر بسر تھی

پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

کہیں آگ پُجتی تھی واں بے محابا — کہیں تھا کواکب پرستی کا چرچا
بُہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا — بتوں کا عمل سُو بسُو جا بجا تھا

کرشموں کا راہب کے تھا صید کوئی
طلسموں میں کاہن کے تھا قید کوئی

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا — خلیل اک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیّت نے تھا جس کو تاکا — کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ہُدیٰ کا

وہ تیرتھ تھا اک بُت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبیلے قبیلے کا بُت اک جدا تھا
کسی کا ہُبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزّا پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اِسی طرح گھر گھر نیا اک خُدا تھا
نہاں ابرِ ظلمت میں تھا مہرِ انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لُوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا اُن کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدہا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے
بلند اک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اس سے بھڑک اُٹھتا تھا مُلک سارا

وہ بکر اور تغلب کی باہم لڑائی
صدی جس میں آدھی اُنھوں نے گنوائی
قبیلوں کی کر دی تھی جس نے صفائی
تھی اِک آگ ہر سُو عرب میں لگائی
نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اک اُن کی جہالت کا تھا وہ

کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لبِ جُو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے پہ جھگڑا
یُونہیں روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یُونہیں چلتی رہتی تھی تلوار ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر — تو خوفِ شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھے شوہر کے تیور — کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اُس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جننے والی

جُوا اُن کی دن رات کی دل لگی تھی — شراب اُن کی گھٹی میں گویا پڑی تھی
تعیش تھا، غفلت تھی، دیوانگی تھی — غرض ہر طرح اُن کی حالت بُری تھی
بہت اس طرح اُن کو گزری تھی صدیاں
کہ چھائی ہوئی نیکیوں پر تھیں بدیاں

یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت — بڑھا جانبِ بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاکِ بطحا نے کی وہ ودیعت — چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دُعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

ہوئے محو عالم سے آثارِ ظلمت — کہ طالع ہوا ماہِ بُرجِ سعادت
نہ چھٹکی مگر چاندنی ایک مدت — کہ تھا ابر میں ماہتابِ رسالت
یہ چالیسویں سال لُطفِ خُدا سے
کیا چاند نے کھیت غارِ حُرا سے

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا — مُرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطا کار سے درگزر کرنے والا　　بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کا زیر و زبر کرنے والا　　قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کُندن بنایا　　کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا　　پلٹ دی بس اک آن میں اُس کی کایا
رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا
اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

پڑی کان میں دھات تھی اِک نکمی　　نہ کچھ قدر تھی اور نہ قیمت تھی جس کی
طبیعت میں جو اُس کے جوہر تھے اصلی　　ہوئے سب تھے مٹّی میں مل کر وہ مٹّی
یہ تھا ثبت علمِ قضا و قدر میں
کہ بن جائے گی وہ طلا اِک نظر میں

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر　　تمام اہلِ مکّہ کو ہمراہ لے کر
گیا اِک دن حسبِ فرمانِ داور　　سوئے دشت اور چڑھ کے کوہِ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آلِ غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا　　کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا "گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا　　تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا!
کہ فوجِ گراں پُشتِ کوہِ صفا پر
پڑی ہے کہ لُوٹے تمھیں گھات پا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا "تیری ہر بات کا یاں یقیں ہے کہ بچپن سے صادق ہے تُو اور امیں ہے
کہا "گر مری بات یہ دل نشیں ہے تو سُن لو خلاف اس میں ہرگز نہیں ہے
کہ سب قافلہ یاں سے ہے جانے والا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادیٔ عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغامِ حق سے
کہ گُونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا حقیقت کا گُر ان کو اک اک بتایا
زمانہ کے بگڑے ہوؤں کو بنایا بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا
کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر
وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اُٹھا کر

کسی کو ازل کا نہ تھا یاد پیماں بھلائے تھے بندوں نے مالک کے فرماں
زمانہ میں تھا دورِ صہبائے بطلاں مئے حق سے محرم نہ تھی بزمِ دوراں
اچھوتا تھا توحید کا جام اب تک
خُمِ معرفت کا تھا منہ خام اب تک

نہ واقف تھے انساں قضا اور جزا سے نہ آگاہ تھے مبدا و منتہا سے
لگائی تھی ایک اک نے لو ما سوا سے پڑے تھے بہت دور بندے خدا سے
یہ سُنتے ہی تھرّا گیا گلہ سارا
یہ راعی نے للکار کر جب پکارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہے ذاتِ واحد عبادت کے لائق   زبان اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق   اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
لگاؤ تو لَو اُس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اُس کے آگے جھکاؤ

اُسی پر ہمیشہ بھروسا کرو تم   اُسی کے سدا عشق کا دم بھرو تم
اُسی کے غضب سے ڈرو گر ڈرو تم   اُسی کی طلب میں مرو گر مرو تم
مبرّا ہے شرکت سے اُس کی خدائی
نہیں اس کے آگے کسی کو بڑائی

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں   مہ و مہر ادنیٰ سے مزدور ہیں واں
جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں   نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پروا ہے ابرار و احرار کی واں

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا   کسی کو خدا کا نہ بیٹا بنانا
مری حد سے رتبہ نہ میرا بڑھانا   بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹانا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اُس کا بندہ

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم   نہ کرنا مری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم   کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح دل اُن کا ایک اک سے توڑا — ہر اک قبلۂ کج سے مُنہ اُن کا موڑا
کہیں ماسوا اللہ کا علاقہ نہ چھوڑا — خداوند سے رشتہ بندوں کا جوڑا
کبھی کے جو پھرتے تھے مالک سے بھاگے
دیئے سر جھکا اُن کے مالک کے آگے

بنا اصل مقصود کا پا گیا جب! — نشاں گنجِ دولت کا ہاتھ آگیا جب
محبّت سے دل اُن کا گرما گیا جب — سماں اُن پہ توحید کا چھا گیا جب
سکھائے معیشت کے آداب اُن کو
پڑھائے تمدّن کے سب باب اُن کو

جتائی اُنھیں وقت کی قدر و قیمت — دلائی اُنھیں کام کی حرص و رغبت
کہا چھوڑ دیں گے سب آخر رفاقت — ہو فرزند و زن اس میں یا مال و دولت
نہ چھوڑے گا پر ساتھ ہرگز تمھارا
بھلائی میں جو وقت تُم نے گزارا

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے — فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے — اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مُہلت

یہ کہہ کر کیا علم پر اُن کو شیدا — کہ ہیں دُور رحمت سے سب اہلِ دُنیا
مگر دھیان ہے جن کو ہر دم خُدا کا — ہے تعلیم کا یا سدا جن میں چرچا
اُنھیں کے لیے یاں ہے نعمت خُدا کی
اُنھیں پہ ہے واں جا کے رحمت خُدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکھائی انہیں نوعِ انساں پہ شفقت — کہا "ہے یہ اسلامیوں کی علامت
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت — شب و روز پہنچاتے ہیں اس کو راحت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں

خدا رحم کرتا نہیں اُس بشر پر — نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گزر جائے سر پر — پڑے غم کا سایہ نہ اُس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر!
خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

ڈرایا تعصب سے اُن کو یہ کہہ کر — کہ زندہ رہا اور مرا جو اُسی پر
ہوا وہ ہماری جماعت سے باہر — وہ ساتھی ہمارا نہ ہم اُس کے یاور
نہیں حق سے کچھ اُس محبت کو بہرہ
کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرہ

بچایا برائی سے اُن کو یہ کہہ کر — کہ طاعت سے ترکِ معاصی ہے بہتر
تورّع کا ہے ذات میں جن کی جوہر — نہ ہوں گے کبھی عابد اُن کے برابر
کرو ذکر اہلِ ورع کا جہاں تم
نہ لو عابدوں کا کبھی نام واں تم

غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی — کہ بازو سے اپنے کرو تم کمائی
خبر تاکہ لو اِس سے اپنی پرائی — نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی
طلب سے ہے دنیا کی گر یاں یہ نیت
تو چمکو گے واں ماہِ کامل کی صورت

امیروں کو تنبیہ کی اِس طرح پر — کہ ہیں تم میں جو اغنیا اور تونگر
اگر اپنے طبقہ میں ہوں سب سے بہتر — بنی نوع کے ہوں مددگار و یاور
نہ کرتے ہوں بے مشورت کام ہرگز
اُٹھاتے نہ ہوں بے دھڑک گام ہرگز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو مردوں سے آسودہ تر ہے وہ طبقہ　　　زمانہ مبارک ملے جس کو ایسا
پہ جب اہلِ دولت ہوں اشرارِ دنیا　　　نہ ہو عیش میں جن کو اوروں کی پروا
نہیں اُس زمانہ میں کچھ خیر و برکت
اقامت سے بہتر ہے اُس وقت رحلت

دیئے بھر دل اُن کے مکر و ریا سے　　　بھرا اُن کے سینہ کو صدق و صفا سے
بچایا اُنھیں کذب سے افترا سے　　　کیا سُرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھ باک اُن کو
بس اک شوب میں کر دیا پاک اُن کو

کہیں حفظِ صحت کے آئین سکھائے　　　سفر کے کہیں شوق اُن کو دلائے
مفاد اُن کو سوداگری کے سجھائے　　　اُصول اُن کو فرمان دہی کے بتائے
نشانِ راہِ منزل کا ایک اک دکھایا
بنی نوع کا اُن کو رہبر بنایا

ہوئی ایسی عادت پہ تعلیم غالب　　　کہ باطل کے شیدا ہوئے حق کے طالب
مناقب سے بدلے گئے سب مثالب　　　ہوئے رُوح سے بہرہ ور اُن کے قالب
جسے راج رد کر چلے تھے، وہ پتھر
ہُوا جا کے آخر کو قائم سرے پر

جب اُمت کو سب مل چکی حق کی نعمت　　　ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت　　　نبی نے کیا خلق سے قصدِ رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دُنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب اسلام کے حکم بردار بندے　　سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے　　یتیموں کے رانڈوں کے غمخوار بندے

رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ میں مئے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے　　کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکامِ دیں پر جھکا دینے والے　　خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے

ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے
فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے

اگر اختلاف ان میں باہمدگر تھا　　تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا　　خلاف آشتی سے خوش آیندہ تر تھا

یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

نہ کھانوں میں تھی واں تکلف کی کلفت　　نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت　　فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت

لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

خلیفہ تھے امت کے ایسے نگہبان　　ہو گلہ کا جیسے نگہبان چوپاں
سمجھتے تھے ذمی و مسلم کو یکساں　　نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں

کنیز اور بانو تھی آپس میں ایسی
زمانہ میں ماں جائی بہنیں ہوں جیسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ اُن کی | فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ اُن کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی | شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُن کی
جہاں کر دیا نرم، نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم، گرما گئے وہ

کفایت جہاں چاہیے واں کفایت | سخاوت جہاں چاہیے واں سخاوت
جچی اور تلی دشمنی اور محبت | نہ بے وجہ اُلفت نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو جھک گئے اُس سے وہ بھی
رُکا حق سے جو رُک گئے اُس سے وہ بھی

ترقی کا جس دم خیال اُن کو آیا | اِک اندھیر تھا ربع مسکوں میں چھایا
ہر اِک قوم پہ تھا تنزل کا سایا | بلندی سے تھا جس نے سب کو گرایا
وہ بستی جو ہیں آج گردوں کے تارے
دُھندلکے میں پستی کے پنہاں تھے سارے

نہ وہ دَور دَورہ تھا عبرانیوں کا | نہ وہ بخت و اقبال نصرانیوں کا
پراگندہ دفتر تھا یونانیوں کا | پریشاں تھا شیرازہ ساسانیوں کا
جہاز اہلِ روما کا تھا ڈگمگاتا
چراغ اہلِ ایراں کا تھا ٹمٹماتا

اِدھر ہند میں ہر طرف تھا اندھیرا | کہ تھا گیان گُن کا لدا یاں سے ڈیرا
اُدھر تھا عجم کو جہالت نے گھیرا | کہ دل سب نے کیش و کنش سے تھا پھیرا
نہ بھگوان کا دھیان تھا گیانیوں میں
نہ یزداں پرستی تھی یزدانیوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوَا ہر طرف موجزن تھی بلا کی　　　گلوں پر چھُری چل رہی تھی جفا کی
عفونت کی حد تھی نہ پرسش خطا کی　　　پڑی لُٹ رہی تھی ودیعت خدا کی
زمیں پر تھا ابرِ ستم کا دڑیرا
تباہی میں تھا نوعِ انساں کا بیڑا

وہ قومیں جو ہیں آج غمخوارِ انساں　　　درندوں کی اور اُن کی طینت تھی یکساں
جہاں عدل کے آج جاری ہیں فرماں　　　بہُت دُور پہنچا تھا واں ظلم و طغیاں
بنے آج جو گلہ باں ہیں ہمارے
وہ تھے بھیڑیے آدمی خوار سارے

ہُنر کا جہاں گرم بازار ہے اب　　　جہاں عقل و دانش کا بھوار ہے اب
جہاں ابرِ رحمت گہربار ہے اَب　　　جہاں ہُن برسنا لگاتار ہے اب
تمدّن کا پیدا نہ تھا واں نشاں تک
سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک

نہ رستہ ترقی کا کوئی کھُلا تھا!　　　نہ زینہ بلندی پہ کوئی لگا تھا!
وہ صحرا انھیں قطع کرنا پڑا تھا　　　جہاں نقش پا تھا نہ شورِ درا تھا
جو نہیں کان میں حق کی آواز آئی
لگا کرنے خود ان کا دل رہنمائی

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اُٹھی　　　پڑی چار سو یک بیک دھوم جس کی
کڑک اور دمک دُور دُور اس کی پہنچی　　　جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی
رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہو گئی ساری کھیتی خُدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا امتیوں نے جہاں میں اجالا — ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا — ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانہ میں پھیلائی توحید مطلق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق حق

ہوا غلغلہ نیکیوں کا بدوں میں — پڑی کھلبلی کفر کی سرحدوں میں
ہوئی آتش افسردہ آتش کدوں میں — لگی خاک سی اڑنے سب معبدوں میں
ہوا کعبہ آباد سب گھر اجڑ کر
جمے ایک جا سارے ڈنگل بچھڑ کر

لئے علم و فن ان سے نصرانیوں نے — کیا کسب اخلاق روحانیوں نے
ادب ان سے سیکھا صفاہانیوں نے — کہا بڑھ کے لبیک یزدانیوں نے
ہر اک دل سے رشتہ جہالت کا توڑا
کوئی گھر نہ دنیا میں تاریک چھوڑا

ارسطو کے مردہ فنوں کو جلایا — فلاطون کو زندہ پھر کر دکھایا
ہر اک شہر و قریہ کو یونان بنایا — مزا علم و حکمت کا سب کو چکھایا
کیا برطرف پردہ چشم جہاں سے
جگایا زمانے کو خواب گراں سے

ہر اک میکدہ سے بھرا جا کے ساغر — ہر اک گھاٹ سے آئے سیراب ہو کر
گرے مثل پروانہ ہر روشنی پر — گرہ میں لیا باندھ حکم پیمبر صلعم
کہ "حکمت کو ہر اک گم شدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر اک علم کے فن کے جویا ہوئے وہ　　ہر اک کام میں سب سے بالا ہوئے وہ
فلاحت میں بے مثل و یکتا ہوئے وہ　　سیاحت میں مشہورِ دنیا ہوئے وہ
ہر اک ملک میں ان کی پھیلی عمارت
ہر اک قوم نے ان سے سیکھی تجارت

کیا جا کے آباد ہر ملکِ ویراں　　مہیا کیے سب کی راحت کے ساماں
خطرناک تھے جو پہاڑ اور بیاباں　　انھیں کر دیا رشکِ صحنِ گلستاں
بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انھیں کی لگائی ہوئی ہے

یہ ہموار سڑکیں یہ راہیں مصفّا　　دو طرفہ برابر درختوں کا سایا
نشاں جا بجا میل و فرسخ کے برپا　　سرِ رہ کنوئیں اور سرائیں مہیا
انھیں کے ہیں نقشِ قدم یہ جو بیشتر
اُسی قافلہ کے نشاں ہیں یہ سارے

سدا ان کو مرغوب سیر و سفر تھا　　ہر اک برِّ اعظم میں ان کا گزر تھا
تمام ان کا چھانا ہوا بحر و بر تھا　　جو لنکا میں ڈیرا تو بربر میں گھر تھا
وہ گننے تھے یکساں وطن اور سفر کو
گھر اپنا سمجھتے تھے ہر دشت و در کو

جہاں کو ہے یاد اُن کی رفتار اب تک　　کہ نقشِ قدم ہیں نمودار اب تک
ملابار میں ہیں اُن کے آثار اب تک　　انھیں رو رہا ہے ملیبار اب تک
ہمالہ کو ہیں واقعات ان کے ازبر
نشاں اُن کے باقی ہیں جبرالٹر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں اس طبق پر کوئی برِ اعظم نہ ہوں جس میں ان کی عمارات محکم
عرب، ہند، مصر، اندلس و شام، دَیلم بناؤں سے ہیں ان کی معمور عالم
سرِ کوہِ آدم سے تا کوہِ بیضا
جہاں جاؤ گے کھوج پاؤ گے اُن کا

وہ سنگیں محل اور وہ ان کی صفائی جمی جن کے کھنڈروں پہ ہے آج کائی
وہ مرقد کہ گنبد تھے جن کے طلائی وہ معبد جہاں جلوہ گر تھی خدائی
زمانہ نے گو اُن کی برکت اٹھالی
نہیں کوئی ویرانہ پر ان سے خالی

ہُوا اندلس اُن سے گلزار یکسر جہاں اُن کے آثار باقی ہیں اکثر
جو جا ہے کوئی دیکھ لے آج جا کر یہ ہے بیتِ حمرا کی گویا زباں پر
کہ تھے آلِ عدناں سے میرے بانی
عرب کی ہوں میں اس زمیں پر نشانی

ہویدا ہے غرناطہ سے شوکت اُن کی عیاں ہے بلنسیہ سے قدرت اُن کی
بطلیوس کو یاد ہے عظمت اُن کی ٹپکتی ہے قادس میں سرحسرت اُن کی
نصیب اُن کا اشبیلیہ میں ہے سوتا
شب و روز ہے قرطبہ اُن کو روتا

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جا کے دیکھے مساجد کے محراب و در جا کے دیکھے
حجازی امیروں کے گھر جا کے دیکھے خلافت کو زیر و زبر جا کے دیکھے
جلال اُن کا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا
کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بلدہ کہ فخرِ بلادِ جہاں تھا — تر و خشک پر جس کا سکہ رواں تھا
گڑا جس میں عباسیوں کا نشاں تھا — عراقِ عرب جس سے رشکِ جناں تھا
اُڑا لے گئی بادِ پندار جس کو
بہا لے گئی سیلِ تاتار جس کو

سُنے گوشِ عبرت سے گر جا کے انساں — تو واں ذرہ ذرہ یہ کرتا ہے اعلاں
کہ تھا جن دنوں مہرِ اسلام تاباں — ہوا یاں کی تھی زندگی بخشِ دوراں
پڑی خاک ایتھنز میں جاں یہیں سے
ہوا زندہ پھر نام یوناں یہیں سے

وہ لقمان و سقراط کے دُرِّ مکنوں — وہ اسرارِ بقراط و درسِ فلاطوں
ارسطو کی تعلیم سولن کے قانوں — پڑے تھے کسی قبرِ کہنہ میں مدفوں
یہیں آ کے مہرِ سکوت اُن کی ٹوٹی
اسی باغِ رعنا سے بُو اُن کی پھوٹی

یہ تھا علم پر واں توجہ کا عالم — کہ ہو جیسے مجروح جویائے مرہم
کسی طرح پیاس ان کی ہوتی نہ تھی کم — بجھاتا تھا آگ اُن کی باراں نہ شبنم
حریمِ خلافت میں اونٹوں پہ لد کر
چلے آتے تھے مصر و یوناں کے دفتر

وہ تارے جو تھے شرق میں لمعہ افگن — پہ تھا ان کی کرنوں سے تا غرب روشن
نوشتوں سے ہیں جن کے اب تک مزین — کتب خانہ پیرس و روم و لندن
پڑا غلغلہ جن کا تھا کشوروں میں
وہ سوتے ہیں بغداد کے مقبروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میداں ‏— فراہم ہوئے جس میں مساحِ دوراں
کرہ کی مساحت کے پھیلائے ساماں ‏— ہوئی جزو سے قدرِ کل کی نمایاں
زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
کہ عباسیوں کی سبھا وہ کدھر ہے

سمرقند سے اندلس تک سراسر ‏— انھیں کی رصدگاہیں تھیں جلوہ گستر
سوادِ مراغہ میں اور قاسیوں پر ‏— زمیں سے صدا آرہی ہے برابر
کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں

مؤرخ جو ہیں آج تحقیق والے ‏— تفحص کے ہیں جن کے آئین نرالے
جنھوں نے ہیں عالم کے دفتر کھنگالے ‏— زمیں کے طبق سربسر چھان ڈالے
عرب ہی نے دل ان کے جاکر ابھارے
عرب ہی سے وہ ہنر تھے سیکھے نیارے

اندھیرا تواریخ پر چھا رہا تھا ‏— ستارہ روایت کا گہنا رہا تھا
درایت کے سورج پہ ابر آرہا تھا ‏— شہادت کا میدان دھندلا رہا تھا
سرِ رہ چراغ اک عرب نے جلایا
ہر اک قافلہ کا نشاں جس سے پایا

گروہ ایک جویا تھا علمِ نبی کا ‏— لگایا پتا جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذبِ خفی کا ‏— کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیے جرح و تعدیل کے وضع قانوں
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی دُھن میں آساں کیا ہر سفر کو — اِسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سُنا خازنِ علم دیں جس بشر کو — لیا اُس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اس کو پرکھا کسوٹی پہ رکھ کر
دیا اور کو خود مزا اُس کا چکھ کر

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا — مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا — ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ مُلّا کو چھوڑا نہ صُوفی کو چھوڑا

رجال اور اسانید کے جو ہیں دفتر — گواہ ان کی آزادگی کے ہیں یکسر
نہ تھا ان کا احساں یہ اک اہلِ دیں پر — وہ تھے اس میں ہر قوم و ملت کے رہبر
لبرٹی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ وہ لبرل بنے ہیں کب سے

فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کے رستے تھے سب نا سپردہ
اُدھر رُوم کی شمعِ انشا تھی مُردہ — ادھر آتشِ پارسی تھی فسُردہ
یکایک جو برق آ کے چمکی عرب کی
کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

عرب کی جو دیکھی وہ آتش زبانی — سُنی برمحل ان کی شیوا بیانی
وہ اشعار کی دل میں ریشہ دوانی — وہ خطبوں کی مانند دریا روانی
وہ جادو کے جملے وہ فقرے فسوں کے
وہ سمجھے کہ گویا ہم اب تک تھے گونگے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سلیقہ کسی کو نہ تھا مدح و ذم کا ۔ نہ ڈھب یاد تھا شرحِ شادی و غم کا
نہ اندازِ تلقین و وعظ و حِکم کا ۔ خزانہ تھا مدفون زبان اور قلم کا
نوا سنجیاں اُن سے سیکھیں یہ سب نے
زباں کھول دی سب کی نطقِ عرب نے

زمانہ میں پھیلی طب اُن کی بدولت ۔ ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملّت
نہ صرف ایک مشرق میں تھی اُن کی شہرت ۔ مسلّم تھی مغرب تک اُن کی حذاقت
سلرنو میں جو ایک نامی مطب تھا
وہ مغرب میں عطّارِ مشکِ عرب تھا

ابُوبکر رازی علی ابن عیسےٰ ۔ حکیم گرامی حسین ابنِ سینا
جنین ابنِ اسحاق قیس دانا ۔ ضیا ابنِ بیطار راس الاطبّا
انھیں کے ہیں مشرق میں سب نام لیوا
انھیں سے ہوا پار مغرب کا کھیوا

غرض فن ہیں جو مایۂ دین و دولت ۔ طبیعی، الٰہی، ریاضی و حکمت
طب اور کیمیا، ہندسہ اور ہیئت ۔ سیاست، تجارت، عمارت، فلاحت
لگاؤ گے کھوج اُن کا جا کر جہاں تم
نشاں اُن کے قدموں کے پاؤ گے یاں تم

ہوا گو کہ پامال بستاں عرب کا ۔ مگر اک جہاں ہے غزل خواں عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باراں عرب کا ۔ بعید و قریب پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنوڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے جب تک ارکانِ اسلام برپا — چلن اہلِ دین کا رہا سیدھا سادا
رہا میل سے شہد صافی مصفّا — رہی کھوٹ سے سیم خالص مبرّا
نہ تھا کوئی اسلام کا مردِ میداں
علم ایک تھا شش جہت میں درافشاں

پہ گدلا ہوا جب کہ چشمہ صفا کا — گیا چھوٹ سر رشتہ دینِ ہدیٰ کا
رہا سر پہ باقی نہ سایہ ہُما کا — تو پُورا ہوا عہد جو تھا خدا کا
کہ ہم نے بگاڑا نہیں کوئی اب تک
وہ بگڑا نہیں آپ دُنیا میں جب تک

بُرے اُن پہ وقت آکے پڑنے لگے اب — وہ دُنیا میں بس کر اُجڑنے لگے اب
بھرے اُن کے میلے بچھڑنے لگے اب — بنے تھے وہ جیسے بگڑنے لگے اب
بھری کھیتیاں جل گئیں لہلہا کر
گھٹا کھل گئی سارے عالم پہ چھا کر

نہ ثروت رہی اُن کی قائم نہ عزت — گئے چھوڑ ساتھ اُن کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اُن سے ایک ایک رخصت — مٹیں خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ملے کوئی ٹیلہ اگر ایسا اونچا — کہ آتی ہو واں سے نظر ساری دُنیا
چڑھے اس پہ پھر اک خردمند دانا — کہ قدرت کے دنگل کا دیکھے تماشا
تو قوموں میں فرق اس قدر پائے گا وہ
کہ عالم کو زیر و زبر پائے گا وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ دیکھے گا ہر سُو ہزاروں چمن واں — بہت تازہ تر صورتِ باغِ رضواں
بہت ان سے کمتر پہ سرسبز و خنداں — بہت خشک اور بے طراوت، مگر ہاں
نہیں لائے گو برگ و بار اُن کے بوٹے
نظر آتے ہیں ہونہار اُن کے پودے

پھر اک باغ دیکھے گا اُجڑا سراسر — جہاں خاک اُڑتی ہے ہر سُو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر — ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل

جہاں زہر کا کام کرتا ہے باراں — جہاں آکے دیتا ہے رو ابرِ نیساں
تردد سے جو اور ہوتا ہے ویراں — نہیں راس جس کو خزاں اور بہاراں
یہ آوازِ پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

وہ دینِ حجازی کا بیباک بیڑا — نشاں جس کا اقصائے عالم میں پہنچا
مزاحم ہوا کوئی خطرہ نہ جس کا — نہ عماں میں ٹھٹکا نہ قلزم میں جھجکا
کئے پے سپر جس نے ساتوں سمندر
وہ ڈوبا دہانے میں گنگا کے آکر

اگر کان دھر کر سنیں اہلِ عبرت — تو سیلون سے تا بہ کشمیر و تبت
زمیں روکھ بن پھول پھل ریت پربت — یہ فریاد سب کر رہے ہیں بہ حسرت
کہ کل فخر تھا جن سے اہلِ جہاں کو
لگا اُن سے عیب آج ہندوستاں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت نے تم سے کیا گر کنارا تو اس میں نہ تھا کچھ تمہارا اجارا
زمانہ کی گردش سے ہے کس کو چارا کبھی یاں سکندر کبھی یاں ہے دارا
نہیں بادشاہی کچھ آخر خدائی
جو ہے آج اپنی تو کل ہے پرائی

ہوئی مقتضی جب کہ حکمت خدا کی کہ تعلیم جاری ہو خیر الوریٰ کی
پڑی دھوم عالم میں دین ہدیٰ کی تو عالم کی تم کو حکومت عطا کی
کہ پھیلاؤ دنیا میں حکم شریعت
کرو ختم بندوں پہ مالک کی حجت

ادا کر چکی جب حق اپنا حکومت رہی اب نہ اسلام کو اس کی حاجت
مگر حیف اے فخر آدم کی امت ہوئی آدمیت بھی ساتھ اس کے رخصت
حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پہ
کہ اترتے ہی اس کے نکل آئے جوہر

زمانہ میں ہیں ایسی قومیں بہت سی نہیں جن میں تخصیص فرماندہی کی
پر آفت کہیں ایسی آئی نہ ہوگی کہ گھر گھر پہ یاں چھا گئی آ کے پستی
چکور اور شہباز سب اوج پر ہیں
مگر ایک ہم ہیں کہ بے بال و پر ہیں

وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا ہر اک کھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا وہ امت لقب جس کا خیر الامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وگرنہ ہماری رگوں میں لہو میں ہمارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں طبیعت میں فطرت میں عادت میں خو میں
نہیں کوئی ذرّہ نجابت کا باقی
اگر ہو کسی میں تو ہے اتفاقی

ہماری ہر اک بات میں سفلہ پن ہے کمینوں سے بدتر ہمارا چلن ہے
لگا نامِ آبا کو ہم سے لگن ہے ہمارا قدم ننگِ اہلِ وطن ہے
بزرگوں کی توقیر کھوئی ہے ہم نے
عرب کی شرافت ڈبوئی ہے ہم نے

نہ قوموں میں عزّت نہ جلسوں میں وقعت نہ اپنوں سے الفت، نہ غیروں سے ملّت
مزاجوں میں سستی، دماغوں میں نخوت خیالوں میں پستی، کمالوں سے نفرت
عداوت نہاں، دوستی آشکارا
غرض کی تواضع، غرض کی مدارا

نہ اہلِ حکومت کے ہمراز ہیں ہم نہ درباریوں میں سرافراز ہیں ہم
نہ علموں میں شایانِ اعزاز ہیں ہم نہ صنعت میں حرفت میں ممتاز ہیں ہم
نہ رکھتے ہیں کچھ منزلت نوکری میں
نہ حصّہ ہمارا ہے سوداگری میں

تنزّل نے کی ہے بُری گت ہماری بہت دُور پہنچی ہے نکبت ہماری
گئی گزری دُنیا سے عزت ہماری نہیں کچھ اُبھرنے کی صُورت ہماری
پڑے ہیں اک اُمّید کے ہم سہارے
توقّع پہ جنّت کی جیتے ہیں سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاحت کی گوں ہیں نہ مردِ سفر ہیں — خُدا کی خُدائی سے ہم بے خبر ہیں
یہ دیواریں گھر کی جو پیشِ نظر ہیں — یہی اپنے نزدیک حدِّ بشر ہیں
ہیں تالاب میں مچھلیاں کچھ فراہم
وہی ان کی دُنیا وہی ان کا عالم

بہشت اور ارم سلسبیل اور کوثر — پہاڑ اور جنگل جزیرے سمندر
اسی طرح کے اور بھی نام اکثر — کتابوں میں پڑھتے رہے ہیں برابر
یہ جب تک نہ دیکھیں کہیں کس یقین پر
کہ یہ آسماں پر ہیں یا ہیں زمیں پر

وہ بے مول پُونجی کہ ہے اصل دولت — وہ شائستہ لوگوں کا گنجِ سعادت
وہ آسودہ قوموں کا راس البضاعت — وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت
نہیں اُس کی وقعت نظر میں ہماری
یُونہی مُفت جاتی ہے برباد ساری

اگر ہم سے مانگے کوئی ایک پیسا — تو ہو گا کم و بیش بار اُس کا دینا
مگر ہاں وہ سرمایۂ دین و دُنیا — کہ ایک ایک لمحہ ہے انمول جس کا
نہیں کرتے خسّت اُڑانے میں اُس کے
بُہت ہم سخی ہیں لُٹانے میں اُس کے

اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم — تو نکلیں گے انفاس ایسے بُہت کم
کہ ہو جن میں کل کے لیے کچھ فراہم — یُونہی گزرے جاتے ہیں دن رات پیہم
نہیں کوئی گویا خبردار ہم میں
کہ یہ سانس آخر ہیں اب کوئی دم میں

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گڈریے کا وہ حکم بردار کُتا کہ بھیڑوں کی ہر دم ہے رکھوال کرتا
جو ریوڑ میں ہوتا ہے پتّے کا کھڑکا تو وہ شیر کی طرح پھرتا ہے بپھرا
گر انصاف کیجئے تو ہے ہم سے بہتر
کہ غافل نہیں فرض سے اپنے دم بھر

وہ قومیں جو سب راہیں طے کر چکی ہیں ذخیرے ہر اک جنس کے بھر چکی ہیں
ہر اک بوجھ بار اپنے سر دھر چکی ہیں ہوئیں تب ہیں زندہ کہ جب مر چکی ہیں
اُسی طرح راہِ طلب میں ہیں پویا
بہت دُور ابھی اُن کو جانا ہے گویا

کسی وقت جی بھر کے سوتے نہیں وہ کبھی سیر محنت سے ہوتے نہیں وہ
بضاعت کو اپنی ڈبوتے نہیں وہ کوئی لمحہ بے کار کھوتے نہیں وہ
نہ چلنے سے تھکتے نہ اُکتاتے ہیں وہ
بہت بڑھ گئے اور بڑھے جاتے ہیں وہ

مگر ہم کہ اب تک جہاں تھے وہیں ہیں جمادات کی طرح بارِ زمیں ہیں
جہاں میں ہیں ایسے کہ گویا نہیں ہیں زمانہ سے کچھ ایسے فارغ نشیں ہیں
کہ گویا ضروری تھا جو کام کرنا
وہ سب کر چکے ایک باقی ہے مرنا

یہاں اور ہیں جتنی قومیں گرامی خود اقبال ہے آج اُن کا سلامی
تجارت میں ممتاز دولت ہیں نامی زمانہ کے ساتھی ترقی کے حامی
نہ فارغ ہیں اولاد کی تربیت سے
نہ بے فکر ہیں قوم کی تقویت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکان ان کی ہے اور بازار اُن کا
بنج ان کا ہے اور بیوپار اُن کا
زمانہ میں پھیلا ہے بیوپار اُن کا
ہے پیر و جواں بر سرِ کار اُن کا
مدار اہلکاری کا ہے اب انھیں پر
انھیں کے ہیں آفس انھیں کے ہیں دفتر

معزز ہیں ہر ایک دربار میں وہ
گرامی ہیں ہر ایک سرکار میں وہ
نہ رسوا ہیں عادات و اطوار میں وہ
نہ بدنام گفتار و کردار میں وہ
نہ پیشہ سے حرفہ سے انکار اُن کو
نہ محنت مشقت سے کچھ عار اُن کو

جو گرتے ہیں گر کر سنبھل جاتے ہیں وہ
پڑے زد تو بچ کر نکل جاتے ہیں وہ
ہر اک سانچے میں جا کے ڈھل جاتے ہیں وہ
جہاں رنگ بدلا بدل جاتے ہیں وہ
ہر اک وقت کا مقتضیٰ جانتے ہیں
زمانہ کے تیور وہ پہچانتے ہیں

مگر ہے ہماری نظر اتنی اونچی
کہ یکساں ہے واں سب بلندی و پستی
نہیں اب تک اصلا خبر ہم کو یہ بھی
کہ ہے کون مُردار کتنا ترقی
جدھر کھول کر آنکھ ہم دیکھتے ہیں
زمانہ کو اپنے سے کم دیکھتے ہیں

زمانہ کا دن رات ہے یہ اشارا
کہ ہے آشتی میں مری یاں گزارا
نہیں پیروی جن کو میری گوارا
مجھے اُن سے کرنا پڑے گا کنارا
سدا ایک ہی رُخ نہیں ناؤ چلتی
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چمن میں ہوا آ چکی ہے خزاں کی — پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی — کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی
تباہی کے خواب آ رہے ہیں نظر سب
مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب

فلاکت جسے کہیئے اُمّ الخبائث — نہیں رہتے ایماں پہ دل جس سے قائم
بناتی ہے انساں کو جو بہائم — مُصلّی ہیں دل جمع جس سے نہ صائم
وہ یُوں اہلِ اسلام پر چھا رہی ہے
کہ مسلم کی گویا نشانی یہی ہے

کہیں مکر کے گُر سکھاتی ہے ہم کو — کہیں جھوٹ کی لَو لگاتی ہے ہم کو
خیانت کی چالیں سجھاتی ہے ہم کو — خوشامد کی گھاتیں بتاتی ہے ہم کو
فسوں جب یہ پاتی نہیں کارگر وُہ
تو کرتی ہے آخر کو دریُوزہ گر وُہ

یہاں جتنی قومیں ہمارے سوا ہیں — ہزار اُن میں خوش ہیں تو دو بے نوا ہیں
یہاں لاکھ میں دو اگر اغنیا ہیں — تو سو نیم بسمل ہیں باقی گدا ہیں
ذرا کام غیرت کو فرمائیں گر ہم
تو سمجھیں کہ ہیں مبتذل کس قدر ہم

بگاڑے ہیں گردش نے جو خاندانی — نہیں جانتے کسب کر روٹی کمانی
دلوں میں ہے یہ یک قلم سب نے ٹھانی — کہ کیجئے بسر مانگ کر زندگانی
جہاں قدر دانوں کا ہیں کھوج پاتے
پہنچتے ہیں واں مانگتے اور کھاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں باپ دادا کا ہیں نام لیتے | کہیں روشنائی سے ہیں کام لیتے
کہیں جھوٹے وعدوں پہ ہیں دام لیتے | یونہیں ہیں دے دے کے دم دام لیتے

بزرگوں کے نازاں ہیں جس نام پر وُہ
اُسے بیچتے پھرتے ہیں دربدر وُہ

یہ ہیں ڈھنگ ان تازہ آفت زدوں کے | بہت کم زمانہ ہُوا جن کو بگڑے
ابھی ایک عالم ہے آگاہ جن سے | کہ ہیں کس کے بیٹے وہ اور کس کے پوتے

جنھیں دیس پردیس سب جانتے ہیں
حسب اور نسب جن کا پہچانتے ہیں

مگر مٹ چکا جن کا نام ونشاں ہے | پُرانی ہُوئی جن کی اب داستاں ہے
فسانوں میں قصّوں میں جن کا بیاں ہے | بہت نسل پر ننگ اُن کی جہاں ہے

نہیں ان کی قدر اور پرسش کہیں اب
انھیں بھیک تک کوئی دیتا نہیں اب

بہت آگ چلموں کی سلگانے والے | بہت گھانس کی گٹھڑیاں لانے والے
بہت دربدر مانگ کر کھانے والے | بہت فاقے کر کر کے مر جانے والے

جو پُوچھو کہ کس کان کے ہیں وہ جوہر
تو نکلیں گے نسلِ ملوک اُن میں اکثر

انھیں کے بزرگ ایک دن حکمراں تھے | انھیں کے پرستار پیروجواں تھے
یہی مامنِ عاجز و ناتواں تھے | یہی مرجعِ دیلم و اصفہاں تھے

یہی کرتے تھے ملک کی گلّہ بانی
انھیں کے گھروں میں تھی صاحبقرانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اے قوم اسلام عبرت کی جا ہے کہ شاہوں کی اولاد در در گدا ہے
جسے سُنئے افلاس میں مبتلا ہے جسے دیکھئے مفلس و بے نوا ہے
نہیں کوئی ان میں کمانے کے قابل
اگر ہیں تو ہیں مانگ کھانے کے قابل

نہیں مانگنے کا طریق ایک ہی یاں گدائی کی ہیں صورتیں نت نئی یاں
نہیں حصر کنگلوں پہ گدیہ گری یاں کوئی دے تو منگتوں کی ہے کیا کمی یاں
بہت ہاتھ پھیلائے زیرِ ردا ہیں
چھپے اُجلے کپڑوں میں اکثر گدا ہیں

بہت آپ کو کہہ کے مسجد کے بانی بہت بن گئے خود سیّد خاندانی
بہت سیکھ کر نوحہ و سوز خوانی بہت مدح میں کر کے رنگیں بیانی
بہت آستانوں کے خدّام بن کر
پڑے مانگتے کھاتے پھرتے ہیں در در

مشقت کو محنت کو جو عار سمجھیں ہنر اور پیشہ کو جو خوار سمجھیں
تجارت کو کھیتی کو دشوار سمجھیں فرنگی کے پیشے کو مُردار سمجھیں
تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

کریں نوکری بھی تو بے عزتی کی جو روٹی کمائیں تو بے حُرمتی کی
کہیں پائیں خدمت تو بے عزتی کی قسم کھائیے اُن کی خوش قسمتی کی
امیروں کے بنتے ہیں جب یہ مصاحب
تو جاتے ہیں ہو کر حمیت سے تائب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہیں اُن کی صحبت میں گا نا بجانا کہیں مسخرہ بن کے ہنسنا ہنسانا
کہیں پھبتیاں کہہ کے انعام پانا کہیں چھیڑ کر گالیاں سب سے کھانا

یہ کام اور بھی کرتے ہیں پر نہ ایسے
مسلمان بھائی سے بن آئیں جیسے

امیروں کا عالم نہ پوچھو کہ کیا ہے خمیر اُن کا اور اُن کی طینت جدا ہے
سزاوار ہے اُن کو جو نا سزا ہے رُوا ہے اُنھیں سب کہ جو نا روا ہے

شریعت ہُوئی ہے بکو نام اُن سے
بہت فخر کرتا ہے اسلام اُن سے

ہر اک بول پر اُن کے مجلس فدا ہے ہر اک بات پر واں درست اور بجا ہے
نہ گفتار میں اُن کی کوئی خطا ہے نہ کردار اُن کا کوئی ناسزا ہے

وہ جو کچھ کہ ہیں، کہہ سکے کون اُن کو
بنایا ندیموں نے فرعون اُن کو

وہ دولت کہ ہے مایۂ دین و دُنیا وہ دولت کہ ہے توشۂ راہ عقبیٰ
سلیماں نے کی جس کی حق سے تمنّا بڑھا جس سے آفاق میں نام کسریٰ

کیا جس نے حاتم کو مشہور دوراں
کیا جس نے یُوسف کو مسجُود اخواں

ملا ہے یہ فخر اس کو ان کی بدولت کہ سمجھی گئی ہے وہ اصل شقاوت
کہیں ہے وہ سرمایۂ جہل و غفلت کہیں نشۂ بادۂ کبر و نخوت!

جہاں کے لیے جو کہ آبِ بقا ہے
وہ اس قوم کے حق میں سمّی دوا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادھر مال و دولت نے یاں منہ دکھایا — اُدھر ساتھ ساتھ اُس کے ادبار آیا
پڑا آ کے جس گھر پہ ثروت کا سایا — عمل واں سے برکت نے اپنا اُٹھایا
نہیں راس یاں چار پیسے کسی کو
مُبارک نہیں جیسے پر چیونٹی کو

سمجھتے ہیں سب عیب جن عادتوں کو — بہائم سے نسبت ہے جن سیرتوں کو
چھُپاتے ہیں اوباش جن خصلتوں کو — نہیں کرتے اجلاف جن حرکتوں کو
وہ یاں اہلِ دولت کو ہیں شیرِ مادر
نہ خوفِ خُدا ہے نہ شرمِ پیمبر

طبیعت اگر لہو و بازی پہ آئی — تو دولت بہت سی اسی میں لُٹائی
جو کی حضرتِ عشق نے رہنمائی — تو کر دی بھرے گھر کی دم میں صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے
یُونہیں مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

نہ آغاز پر اپنے غور اُن کو اصلا — نہ انجام کا اپنے کچھ ان کو کھٹکا
نہ فکر اُن کو اولاد کی تربیت کا — نہ کچھ ذلتِ قوم کی اُن کو پروا
نہ حق کوئی دُنیا پہ اُن کا نہ دیں پر
خُدا کو وہ کیا مُنہ دکھائیں گے جا کر

کسی قوم کا جب اُلٹتا ہے دفتر — تو ہوتے ہیں مسخ اُن میں پہلے تونگر
کمال اُن میں رہتے ہیں باقی نہ جوہر — نہ عقل اُن کی ہادی نہ دین اُن کا رہبر
نہ دُنیا میں ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبیٰ میں دوزخ نہ جنت کی پروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا — نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
ہوا و ہوس میں خودی سے گزرنا — تعیش میں جینا نمائش پہ مرنا
سدا خوابِ غفلت میں بیہوش رہنا
دمِ نزع تک خود فراموش رہنا

پریشاں اگر قحط سے اک جہاں ہے — تو بے فکر ہیں کیونکہ گھر میں سماں ہے
اگر باغِ اُمت میں فصلِ خزاں ہے — تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گل فشاں ہے
بنی نوعِ انساں کا حق اُن پہ کیا ہے
وہ اک نوع، نوعِ بشر سے جدا ہے

کہاں بندگانِ ذلیل اور کہاں وہ — بسر کرتے ہیں بے غمِ قوت و ناں وہ
پہنتے نہیں جز سمور و کتاں وہ — مکاں رکھتے ہیں رشکِ خلدِ جناں وہ
نہیں چلتے وہ بے سواری قدم بھر
نہیں رہتے بے نغمۂ و ساز دم بھر

کمر بستہ ہیں لوگ خدمت میں اُن کی — گل و لالہ رہتے ہیں صحبت میں اُن کی
نفاست بھری ہے طبیعت میں اُن کی — نزاکت سو داخل ہے عادت میں اُن کی
دواؤں میں مشک اُن کی اُٹھتا ہے ڈھیروں
وہ پوشاک میں عطر ملتے ہیں سیروں!

یہ ہو سکتے ہیں ان کے ہم جنس کیونکر — نہیں جن کو زمانے سے دم بھر
سواری کو گھوڑا نہ خدمت کو نوکر — نہ رہنے کو گھر اور نہ سونے کو بستر
پہننے کو کپڑا نہ کھانے کو روٹی
جو تدبیر اُلٹی تو تقدیر کھوٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہُدیٰ کا — کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خُدا کا
وُہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا — خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دُنیا میں انساں کے انساں

عمل جن کا ہے اس کلامِ متیں پر — وہ سرسبز ہیں آج روئے زمیں پر
تفوّق ہے اُن کو کہین و مہیں پر — مدار آدمیّت کا ہے اب انہیں پر

شریعت کے جو ہم نے پیماں توڑے
وہ لے جا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

سمجھتے ہیں گمراہ جن کو مُسلماں — نہیں جن کو عقبیٰ میں اُمّیدِ غفراں
نہ حِصّہ میں فردوس جن کے نہ رضواں — نہ تقدیر میں حُور جن کے نہ غلماں

پس از مرگ دوزخ ٹھکانا ہے جن کا
حمیم آب و زقوم کھانا ہے جن کا

وہ ملک اور مِلّت پہ اپنی فدا ہیں — سب آپس میں ایک اک کے حاجت روا ہیں
اولوالعلم ہیں اُن میں یا اغنیا ہیں — طلبگارِ بہبودِ خلقِ خدا ہیں

یہ نغمہ تھا گویا کہ حِصّہ انھیں کا
کہ حُبّ الوطن ہے نشاں مومنیں کا

امیروں کی دولت غریبوں کی ہمّت — ادیبوں کی انشا حکیموں کی حکمت
فصیحوں کے خُطبے شجاعوں کی جُرأت — سپاہی کے ہتھیار شاہوں کی طاقت

دلوں کی اُمیدیں اُمنگوں کی خوشیاں
سب اہلِ وطن اور وطن پر ہیں قُرباں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عروج ان کا جو تم عیاں دیکھتے ہو — جہاں میں انھیں کامراں دیکھتے ہو
مطیع ان کا سارا جہاں دیکھتے ہو — انھیں برتر از آسماں دیکھتے ہو

یہ ثمرے ہیں اُن کی جوانمردیوں کے
نتیجے ہیں آپس کی ہمدردیوں کے

غنی ہم میں ہیں جو کہ ارباب ہمت — مسلّم ہے عالم میں جن کی سخاوت
اگر ہے مشائخ سے اُن کو عقیدت — تو ہے پیرزادوں پہ وقف ان کی دولت

نکمّے ہیں دن رات واں عیش کرتے
یہ نوکر ہیں جتنے وہ بھوکے ہیں مرتے

عمل واعظوں کے اگر قول پر ہے — تو بخشش کی اُمید بے صرفِ زر ہے
نماز اور روزہ کی عادت اگر ہے — تو روزِ حساب اُن کو پھر کس کا ڈر ہے

اگر شہر میں کوئی مسجد بنا دی
تو فردوس میں نیو اپنی جما دی

عمارت کی بنیاد ایسی اُٹھائی — نہ نکلے کہیں ملک میں جس کا ثانی
تماشوں میں ثروت بڑوں کی اُڑائی — نمائش میں دولت خدا کی لُٹائی

چھٹی بیاہ میں کرتے لاکھوں کے ساماں
یہ ہیں اُن کی خوشیاں یہ ہیں اُن کے ارماں

مگر دین برحق کا بوسیدہ ایواں — تزلزل میں مدت سے ہیں جس کے ارکاں
زمانہ میں ہے جو کوئی دن کا مہماں — نہ پائیں گے ڈھونڈا جسے پھر مسلماں

عزیزوں نے اس سے توجّہ اُٹھا لی
عمارات کا ہے اُس کی اللہ والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑی ہیں سب اُجڑی ہُوئی خانقاہیں　　وہ درویش و سلطان کی اُمید گاہیں
کھُلیں تھیں جہاں علمِ باطن کی راہیں　　فرشتوں کی پڑتی تھیں جن پر نگاہیں
کہاں ہیں وہ جذبِ الٰہی کے بھندے
کہاں ہیں وہ اللہ کے پاک بندے

وہ علمِ شریعت کے ماہر کدھر ہیں　　وہ اخبارِ دیں کے مبصّر کدھر ہیں
اُصولی کدھر ہیں مناظر کدھر ہیں　　محدّث کہاں ہیں مفسّر کدھر ہیں
وہ مجلس جو کل سربسر تھی چراغاں
چراغ اب کہیں ٹمٹماتا نہیں واں

مدارس وہ تعلیمِ دیں کے کہاں ہیں　　مراحل وہ علم و تقیں کے کہاں ہیں
وہ ارکان شرعِ متیں کے کہاں ہیں　　وہ وارث رسُولِ امیں کے کہاں ہیں
رہا کوئی اُمت کا ملجا نہ ماوےلے
نہ قاضی نہ مفتی نہ صُوفی نہ مُلّا

کہاں وہ دینی کتابوں کے دفتر　　کہاں ہیں وہ علمِ الٰہی کے مظہر
چلی ایسی اِس بزم میں بادِ صرصر　　بجھیں مشعلیں نورِ حق کی سراسر
رہا کوئی ساماں نہ مجلس میں باقی
صُراحی نہ طنبور، مطرب نہ ساقی

بہت لوگ بن کر ہوا خواہِ اُمت　　سفیہوں سے منوا کے اپنی فضیلت
سدا گاؤں در گاؤں نوبت بہ نوبت　　پڑے پھرتے ہیں کرتے تحصیلِ دولت
یہ ٹھہرے ہیں اسلام کے رہنما اب
لقب ان کا ہے وارثِ انبیاء اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر — نہیں ذات والا ہیں کچھ جن کے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو لے دے کے اس پر — کہ تھے اُن کے اسلافِ مقبولِ داور
کرشمے ہیں جا بجا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لوٹتے اور کھاتے

یہ ہیں جادہ پیمائے راہِ طریقت — مقام ان کا ہے ماورائے شریعت
انھیں پر ہے ختم آج کشف و کرامت — انھیں کے ہے قبضہ میں بندوں کی قسمت
یہی ہے مُراد اور یہی ہیں مُرید اب
یہی ہیں جُنید اور یہی بایزید اب

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی — جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی — مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

کوئی مسئلہ پوچھنے اُن سے جائے — تو گردن پہ بارِ گراں لے کے آئے
اگر بدنصیبی سے شک اس میں لائے — تو قطعی خطابِ اہلِ دوزخ کا پائے
اگر اعتراض اس کی نکلا زباں سے
تو آنا سلامت ہے دشوار واں سے

کبھی وہ گلے کی رگیں ہیں پھلاتے — کبھی جھاگ پر جھاگ ہیں منہ پہ لاتے
کبھی خوک اور سگ ہیں اس کو بتاتے — کبھی مارنے کو عصا ہیں اٹھاتے
ستوں چشمِ بد دور ہیں آپ دیں کے
نمونہ ہے خلقِ رسولِ امیں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو چاہے کہ خوش اُن سے مل کر ہو انساں — تو ہے شرط قوم کا ہو مسلماں
نشاں سجدہ کا ہو جبیں پہ نمایاں — تشرع میں اُس کے نہ ہو کوئی نقصاں

لبیں بڑھ رہی ہوں نہ داڑھی چڑھی ہو
ازار اپنی حد سے نہ آگے بڑھی ہو

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو — ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو — مریدوں میں اُن کے بڑا مدح خواں ہو

گر ایسا نہیں ہے تو مردودِ دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

شریعت کے احکام تھے وہ گوارا — کہ شیدا تھے اُن پر یہود اور نصاریٰ
گواہ ان کی نرمی کا قرآں ہے سارا — خود اَلدِّیْنُ یُسْرٌ نبی نے پکارا

مگر یاں کیا ایسا دشوار اُن کو
کہ مومن سمجھنے لگے بار اُن کو

نہ کی اُن کی اخلاق میں رہنمائی — نہ باطن میں کی اُن کے پیدا صفائی
یہ احکامِ ظاہر کی لے یہ بڑھائی — کہ ہوئی نہیں اُن سے دم بھر رہائی

وہ دیں جو کہ چشمہ تھا خلقِ نکو کا
کیا قلتین اس کو غسل و وضو کا

سدا اہلِ تحقیق سے دل میں بل ہے — حدیثوں پہ چلنے میں دیں کا خلل ہے
فتاووں پہ بالکل مدارِ عمل ہے — ہر اک رائے قرآں کا نعم البدل ہے

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں مختلف ہوں روایات باہم کبھی ہوں نہ سیدھی روایت سے خوش ہم
جسے عقل رکھے نہ ہرگز مسلّم اُسے ہر روایت سے سمجھیں مقدم
سب اس میں گرفتار چھوٹے بڑے ہیں
سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہیں

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

وہ دیں جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمین و زماں میں
رہا شرک باقی نہ وہم و گماں میں وہ بدلا گیا آ کے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

تعصب کہ ہے دشمن نوعِ انساں بھرے گھر کئے سینکڑوں جس نے ویراں
ہوئی بزمِ نمرود جس سے پریشاں کیا جس نے فرعون کو نذرِ طوفاں
گیا جوش میں بو لہب جس کے کھویا
ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ یاں اک عجب بھیس میں جلوہ گر ہے
چھپا جس کے پردے میں اس کا ضرر ہے
بھرا زہر جس جام میں سر بسر ہے
وہ آبِ بقا ہم کو آتا نظر ہے

تعصب کو اک جزوِ دیں سمجھے ہیں ہم
جہنم کو خلدِ بریں سمجھے ہیں ہم

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے
نشانِ غیرتِ دینِ حق کا یہی ہے

مخالف کی الٹی ہر اک بات سمجھو
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھو

قدم گر رہِ راست پر اس کا پاؤ
تو تم سیدھے رستے سے کترا کے جاؤ
پڑیں اس میں جو دقتیں وہ اٹھاؤ
لگیں جس قدر ٹھوکریں اس میں کھاؤ

جو نکلے جہاز اس کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اگر مسخ ہو جائے صورت تمہاری
بہائم میں مل جائے سیرت تمہاری
بدل جائے بالکل طبیعت تمہاری
سراسر بگڑ جائے طاقت تمہاری

تو سمجھو کہ ہے حق کی اک شان یہ بھی
ہے اک جلوۂ نورِ ایمان یہ بھی

نہ اوضاع میں تم سے نسبت کسی کو
نہ اخلاق میں تم پہ سبقت کسی کو
نہ حاصل یہ کھانوں میں لذت کسی کو
نہ پیدا یہ پوشش میں زینت کسی کو

تمہیں فضل ہر علم میں برملا ہے
تمہاری جہالت میں بھی اک ادا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی چیز سمجھو نہ اپنی بُری تُم
رہو بات کو اپنی کرتے بڑی تُم
حمایت میں جب کہ اسلام کی تُم
تو ہو ہر بدی اور گُنہ سے بری تُم
بدی سے نہیں مومنوں کو مضرّت
تمھارے گُنہ اور اوروں کی طاعت

مخالف کا اپنے اگر نام لیجئے
تو ذکر اُس کا ذلّت سے خواری سے کیجئے
کبھی بھُول کر طرح اس میں نہ دیجے
قیامت کو دیکھو گے اس کے نتیجے
گُناہوں سے ہوتے ہو گویا مُبرّا
مخالف پہ کرتے ہو جب تُم تبرّا

نہ سُنّی میں اور جعفری میں ہو اُلفت
نہ نعمانی و شافعی میں ہو ملّت
وہابی سے صوفی کی کم ہو نہ نفرت
مُقلّد کرے نامقلّد پہ لعنت
رہے اہلِ قبلہ میں جنگ ایسی باہم
کہ دینِ خُدا پر ہنسے سارا عالم

کرے کوئی اصلاح کا گر ارادہ
تو شیطان سے اُس کو سمجھو زیادہ
بِھڑے ایسے مفسد سے ہے استفادہ
رہِ حق سے ہے برطرف اس کا جادہ
شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں
ہیں مردُود شاگرد و استاد دونوں

وہ دیں جس نے اُلفت کی بنیاد ڈالی
کیا طبع دوراں کو نفرت سے خالی
بنایا اجانب کو جس نے موالی
ہر اک قوم کے دل سے نفرت نکالی
عرب اور حبش ترک و تاجیک و دیلم
ہوئے سارے شیر و شکر مل کے باہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعصب نے اس صاف چشمہ کو آکر کیا بغض کے خار و خس سے مکدر
بنے خصم جو تھے عزیز اور برادر نفاق اہلِ قبلہ میں پھیلا سراسر
نہیں دستیاب ایسے اب دس مسلماں
کہ ہو ایک کو دیکھ کر ایک شاداں

ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک اک کے باہم مددگار ہوتے عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
جب اُلفت میں یُوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الاُمم ہم

اگر بھُولتے ہم نہ قولِ پیمبرؐ کہ ہیں سب مسلماں باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور معین اس کا ہے خود خداوندِ داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

وہ گھر جس میں دل ہوں ملے سب کے باہم خوشی ناخوشی میں ہوں سب یار و ہمدم
اگر ایک خوش دل تو گھر سارا خرّم اگر ایک غمگیں تو دل سب کے پُر غم
مُبارک ہے اس قصرِ شاہنشہی سے
جہاں ایک دل ہو مکدّر کسی سے

اگر ہو مدار اس پہ تحقیقِ دیں کا کہ ہے دین والوں کا برتاؤ کیا
کھرا ان کا بازار ہے یا کہ کھوٹا ہے قول و قرار اُن کا جھوٹا کہ سچّا
تو ایسے نمونے بہت شاذ ہیں یاں
کہ اسلام پر جن سے قائم ہو بُرہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجالس میں غیبت کا زور اس قدر ہے — کہ آلودہ اس خون میں ہر بشر ہے
نہ بھائی کو بھائی سے یاں درگزر ہے — نہ مُلّا کو صوفی کو اس سے حذر ہے

اگر نشۂ مے ہو غیبت میں پنہاں
تو ہشیار پائے نہ کوئی مسلماں

جنہیں چار پیسے کا مقدور ہے یاں — سمجھتے نہیں ہیں وہ انساں کو انساں
موافق نہیں جن سے ایامِ دوراں — نہیں دیکھ سکتے کسی کو وہ شاداں

نشہ میں تکبّر کے ہے چُور کوئی!
حسد کے مرض میں ہے رنجور کوئی!

اگر مرجعِ خلق ہے ایک بھائی — نہیں ظاہرا جس میں کوئی بُرائی
بھلا جس کو کہتی ہے ساری خدائی — ہر اک دل میں عظمت ہے جس کی سمائی

تو پڑتی ہیں اس پر نگاہیں غضب کی
کھٹکتا ہے کانٹا سا نظروں میں سب کی

بگڑتا ہے جب قوم میں کوئی بن کر — ابھی بخت و اقبال تھے جس کے یاور
ابھی گردنیں جھکتی تھیں جس کے در پر — نگوں کر دیا اب زمانے نے بے پر

تو ظاہر میں کڑھتے ہیں پر خوش ہیں جی میں
کہ ہمدرد ہاتھ آیا اک مفلسی میں

اگر اک جوانمرد ہمدرد انساں — کرے قوم پر دل سے جان اپنی قرباں
تو خود قوم اس پر لگائے یہ بہتاں — کہ ہے اس کی کوئی غرض اس میں پنہاں

وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکالے گر اُن کی بھلائی کی صورت — تو ڈالیں جہاں تک بنے اس میں کھنڈت
سُنیں کامیابی میں گر اس کی شہرت — تو دل سے تراشیں کوئی تازہ تہمت
مُنہ اپنا ہو گو دین و دنیا میں کالا
نہ ہو ایک بھائی کا پر بول بالا

اگر پاتے ہیں دو دلوں میں صفائی — تو ہیں ڈالتے اس میں طرح جُدائی
ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی — تو گویا تمنّا ہماری بر آئی
بس اس سے نہیں مشغلہ خوب کوئی
تماشا نہیں ایسا مرغوب کوئی

تغلّب ہیں بدنیّتی ہیں دعا میں — نمود اور بناوٹ فریب اور ریا میں
سعایت میں بہتان میں افترا میں — کسی بزم بیگانہ و آشنا میں
نہ پاؤ گے رسوا و بدنام ہم سے
بڑھے پھر نہ کیوں شانِ اسلام ہم سے

خوشامد میں ہم کو وہ قدرت ہے حاصل — کہ انساں کو ہر طرح کرتے ہیں مائل
کہیں احمقوں کو بناتے ہیں عاقل — کہیں ہوشیاروں کو کرتے ہیں غافل
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا
یونہیں سینکڑوں کو اسامی بنایا

روایات پر حاشیہ اک چڑھانا — قسم جھوٹے وعدوں پہ سو بار کھانا
اگر مدح کرنا تو حد سے بڑھانا — مذمّت پہ آنا تو طوفاں اُٹھانا
یہ ہے روزمرّہ کا یاں اُن کے عنواں
فصاحت میں بے مثل ہیں جو مسلماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن — ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے، ناصح سے اَن بن — سمجھتے ہیں ہم راہنماؤں کو رہزن
یہی عیب ہے سب کو کھویا ہے جس نے
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جس نے

وہ عہد ہمایوں جو خیر القروں تھا — خلافت کا جب تک کہ قائم ستوں تھا
نبوّت کا سایہ ابھی رہنموں تھا — سماں خیر و برکت کا ہر دم فزوں تھا
عدالت کے زیور سے تھے سب مزیّن
پھلا اور پھولا تھا احمد کا گلشن

سعادت بڑی اس زمانہ کی یہ تھی — کہ جھکتی تھی گردن نصیحت پہ سب کی
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی — نہ لگتی تھی حق کی انھیں بات کڑوی
غلاموں سے ہو جاتے تھے بند آقا
خلیفہ سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا

نبی نے کہا تھا انھیں فخرِ اُمّت — جنھیں خلد کی مل چکی تھی بشارت
مسلّم تھی عالم میں جن کی عدالت — رہا مفتخر جن سے تختِ خلافت
وہ پھرتے تھے راتوں کو چھپ چھپ کے در در
کہ تنبیہ پائیں اپنا کہیں عیب سُن کر

مگر ہم کہ ہیں دام و دَد ہم سے بہتر — نہ ظالم کہیں ہم ہیں خوبی نہ مُضمر
نہ اقران و امثال ہیں ہم موقّر — نہ اجداد و اسلاف کے ہم ہیں جوہر
نصیحت سے ایسا بُرا مانتے ہیں
کہ گویا ہم اپنے کو پہچانتے ہیں

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر — کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
تو ہے جیسے مذکور قرآں کے اندر — ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہیں جو کتاب اس پیمبر پہ آتی
وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

ہنر ہم میں جو ہیں وہ معلوم ہیں سب — علوم اور کمالات معدوم ہیں سب
چلن اور اطوار مذموم ہیں سب — فراغت سے دولت سے محروم ہیں سب
جہالت نہیں چھوڑتی ساتھ دم بھر
تعصب نہیں بڑھنے دیتا قدم بھر

وہ تقویم پارینہ یونانیوں کی — وہ حکمت کہ ہے ایک دھوکے کی ٹٹی
یقیں جس کو ٹھہرا چکا ہے نکمی — عمل نے جسے کر دیا آ کے ردّی
اسے وحی سے سمجھے ہیں ہم زیادہ
کوئی بات اس میں نہیں کم زیادہ

زبور اور توریت وانجیل وقرآں — بالاجماع ہیں قابل نسخ ونسیاں
مگر لکھ گئے جو اصول اہل یوناں — نہیں نسخ وتبدیل کا ان میں امکاں
نہیں مٹنے جب تک کہ آثار دنیا
مٹے گا کبھی کوئی شوشہ نہ ان کا

نتائج ہیں جو مغربی علم وفن کے — وہ ہیں ہند میں جلوہ گر سو برس سے
تعصب نے لیکن یہ ڈالے ہیں پردے — کہ ہم حق کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے
دلوں پہ ہیں نقش اہل یوناں کی راہیں
جواب وحی اترے تو ایماں نہ لائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اس فلسفہ پر جو ہیں مرنے والے شفا اور مجسطی کے دم بھرنے والے
ارسطو کی چوکھٹ پہ سر دھرنے والے فلاطون کی اقتدا کرنے والے
وہ نیلی کے کچھ بیل سے کم نہیں ہیں
پھرے عمر بھر اور جہاں تھے وہیں ہیں

وہ جب کر چکے ختم تحصیل حکمت بندھی سر پہ دستار علم و فضیلت
اگر رکھتے ہیں کچھ طبیعت میں جودت تو ہے سب سے اُن کی بڑی یہ لیاقت
کہ گر دن کو وہ رات کہہ دیں زباں سے
تو منوا کے چھوڑیں اسے اک جہاں سے

سوا اس کے جو آئے اُس کو پڑھا دیں انھیں جو کچھ آتا ہے اس کو بتا دیں
وہ سیکھے ہیں جو بولیاں سب سکھا دیں میاں مٹھو اپنا سا اُس کو بنا دیں
یہ لے دے کے ہے علم کا اُن کے حاصل
اسی پر ہے فخر اُن کو بین الاماثل

نہ سرکار میں کام پانے کے قابل نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل نہ بازار میں بوجھ اٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
وہ کھوئے گئے اور تعلیم پا کر

جو پوچھو کہ حضرت نے جو کچھ پڑھا ہے مُراد آپ کی اس کے پڑھنے سے کیا ہے
مفاد اس میں دُنیا کا یا دین کا ہے نتیجہ کوئی یا کہ اس کے سوا ہے
تو مجذوب کی طرح سب کچھ بکیں گے
جواب اس کا لیکن نہ کچھ دے سکیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ حجت رسالت پہ لا سکتے ہیں وہ | نہ اسلام کا حق جتا سکتے ہیں وہ
نہ قرآں کی عظمت دکھا سکتے ہیں وہ | نہ حق کی حقیقت بتا سکتے ہیں وہ
دلیلیں ہیں سب آج بیکار اُن کی
نہیں چلتی تیروں میں تلوار اُن کی

پڑے اس مشقت میں ہیں وہ سراپا | نتیجہ نہیں اُن کو معلوم جس کا
گئیں بھول آگے کی بھیڑیں جو بیٹا | اسی راہ پر پڑ لیا سارا گلا!
نہیں جانتے یہ کہ جاتے کدھر ہیں
گئے بھول رستہ وہ یا راہ پر ہیں

مثال اُن کی کوشش کی ہے صاف ایسی | کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
اِدھر اور اُدھر دیر تک آگ ڈھونڈی | کہیں روشنی اُن کو پائی نہ اُس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اُسے آگ کا سب نے سمجھا

لیا جا کے تھام اور سب نے اُسی دم | کیا گھانس پھونس اس پہ لا کر فراہم
لگے اُس کو سلگانے سب مل کے باہم | پہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یونہی رات ساری اُنھوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

گزرتے تھے جو جانور اس طرف سے | جب اس کشمکش میں انھیں دیکھتے تھے
ملامت بہت سخت تھے اُن کو کرتے | کہ شرمائیں وہ زعمِ باطل سے اپنے
مگر اپنی کد سے نہ باز آتے تھے وہ
ملامت پہ اور اُلٹے غراتے تھے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھے وہ جب تک ہوا دن نہ روشن — اسی طرح جو ہیں عفونت کے دشمن
نہ جھاڑیں گے گرد تو ہم سے دامن — یہ جب ہوگا نورِ سحر لمعہ افگن
بہت جلد ہو جائے گا آشکارا
کہ جگنو کو سمجھے تھے وہ اک شرارا

وہ طب جس پہ غش ہیں ہمارے اطبّا — سمجھتے ہیں جس کو بیاضِ مسیحا
بتاتے ہیں ہے نخل جس کے بہت سا — جسے عیب کی طرح کرتے ہیں اخفا
فقط چند نسخوں کا ہے وہ سفینہ
چلے آئے ہیں جو کہ سینہ بسینہ

نہ اُن کو نباتات سے آگہی ہے — نہ اصلا خبر معدنیات کی ہے
نہ تشریح کی لَے کسی پر کھلی ہے — نہ علمِ طبیعی نہ کیمسٹری ہے
نہ پانی کا علم اور نہ علمِ ہوا ہے
مریضوں کا اُن کے نگہباں خدا ہے

نہ قانون میں اُن کے کوئی خطا ہے — نہ مخزن میں انگشت رکھنے کی جا ہے
سدیدی میں لکھا ہے جو کچھ بجا ہے — نفیسی کے ہر قول پر جاں فدا ہے
سلف لکھ گئے جو قیاس اور گماں سے
صحیفے ہیں اُترے ہوئے آسماں سے

وہ شعر اور قصائد کا ناپاک دفتر — عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر
زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر — مَلک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر
ہُوا علم و دیں جس سے تاراج سارا
وہ علموں میں علمِ ادب ہے ہمارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے — عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے — مقرّر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنّم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

زمانہ میں جتنے قلی اور نفر ہیں — کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گویّے امیروں کے نورِ نظر ہیں — ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں

جو سقّے نہ ہوں جی سے جائیں گذر سب — ہو میلا جہاں گم ہوں دھوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑیں نفر سب — جو ٹھہر جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے
کہیں مل کے "خس کم جہاں پاک" سارے

عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی — نہ تھا کوئی آفاق میں جن کا ثانی
زمانہ نے جن کی فصاحت تھی مانی — مٹا دی عزیزوں نے ان کی نشانی
سب ان کے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

ادب میں پڑی جان ان کی زباں سے — جلا دین نے پائی ان کے بیاں سے
سناں کے لئے کام انھوں نے لساں سے — زباں کے کچوکے تھے بڑھ کر سناں سے
ہوئے ان کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی ان کے خطبوں سے عالم میں ہلچل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلف اُن کے یاں جو کہ جادو بیاں ہیں ‏ فصاحت میں مقبول پیر و جواں ہیں
بلاغت میں مشہور ہندوستاں ہیں ‏ وہ کچھ ہیں تو لے دے کے اس گون یاں ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گنوائیں
تو بھانڈ ان کی غزلیں مجالس میں گائیں

طوائف کو از بر ہیں دیوان اُن کے ‏ گویّوں پہ بے حد ہیں احسان اُن کے
نکلتے ہیں تکیوں میں ارمان اُن کے ‏ ثنا خواں ہیں ابلیس و شیطان اُن کے
کہ عقلوں پہ پردے دیئے ڈال اُنھوں نے
ہمیں کر دیا فارغ البال اُنھوں نے

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے ‏ تباہ اُن کی حالت بُری اُن کی گت ہے
کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے ‏ کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

سدا گرم انفار سے اُن کی صحبت ‏ ہر اک رند اوباش سے اُن کی ملّت
پڑھے لکھوں کے سائے سے اُن کو وحشت ‏ مدارس سے تعلیم سے اُن کو نفرت
کمینوں کے جرگے میں عمریں گنوائی
انھیں گالیاں دینی اور آپ کھائی

نہ علمی مدارس میں ہیں اُن کو پاتے ‏ نہ شائستہ جلسوں میں ہیں آتے جاتے
پہ میلوں کی رونق ہیں جا کر بڑھاتے ‏ پڑے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے
کتاب و تعلّم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کیجیے اُن پاک شہدوں کی گنتی — ہوا جن کے پہلو سے بچ کر ہے چلتی
ملی خاک میں جن سے عزت بڑوں کی — مٹی خاندانوں کی جن سے بزرگی
تو یہ جس قدر خانہ برباد ہوں گے
وہ سب ان شریفوں کی اولاد ہوں گے

ہوئی اُن کی بچپن میں یوں پاسبانی — کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی ہونے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی — چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
بنے گھر میں دشوار تھمنا ہے اُن کا
اکھاڑوں میں تکیوں میں رمنا ہے اُن کا

نشہ میں مئے عشق کے چور ہیں وہ — صف فوج مژگاں میں محصور ہیں وہ
غم چشم و ابرو میں رنجور ہیں وہ — بہت ہاتھ سے دل کے مجبور ہیں وہ
کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں اُن کی
حرارت بھری ہے طبیعت میں اُن کی

اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے — تو دل ان کا نادیدہ اس پر فدا ہے
اگر خواب میں کچھ نظر آ گیا ہے — تو یاد اُس کی دن رات نامِ خدا ہے
بھری سب کی وحشت سے روداد ہے یاں
جسے دیکھئے قیس و فرہاد ہے یاں

اگر ماں ہے دکھیا تو اُن کی بلا سے — اپاہج ہے باوا تو اُن کی بلا سے
جو ہے گھر میں فاقہ تو اُن کی بلا سے — جو مرتا ہے کنبہ تو اُن کی بلا سے
جنھوں نے لگائی ہو لو دلربا سے
غرض پھر انھیں کیا رہی ماسوا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ گالی سے دشنام سے جی چرائیں نہ جوتی سے پیزار سے ہچکچائیں
جو میلوں میں جائیں تو تجین دکھائیں جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اٹھائیں

لرزتے ہیں اوباش ان کی ہنسی سے
گریزاں ہیں رند اُن کی ہمسائگی سے

سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجیے تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجیے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجیے تو بد راہ ہیں بھانجے اور بھتیجے

یہی جھینکتا کو بہ کو گھر بہ گھر ہے
بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

نہ مطلب نگاری کا اُن کو سلیقہ نہ دربار داری کا اُن کو سلیقہ
نہ اُمید واری کا اُن کو سلیقہ نہ خدمت گزاری کا اُن کو سلیقہ

قلی یا نفر ہوں تو کچھ کام آئے
مگر اُن کو کس مد میں کوئی کھپائے

نہیں ملتی روٹی جنھیں پیٹ بھر کے وہ گزران کرتے ہیں سو عیب کر کے
جو ہیں اُن میں دو چار آسودہ گھر کے وہ دن رات خواہاں ہیں مرگِ پدر کے

نمونے یہ اعیان و اشراف کے ہیں!
سلف اُن کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں

وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے کہ جس طرف آنکھ سب کی لگی ہے
بہت جس سے آئندہ چشم بھی ہے بقا منحصر جس پہ اسلام کی ہے

یہی جان ڈالے گی باغِ کہن میں
اسی سے بہار آئے گی اس چمن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری	کہ بخشیں گی جو دین کو استواری
کریں گی یہی قوم کی غمگساری	اُنھیں پر اُمیدیں ہیں موقوف ساری
یہی شمع اسلام روشن کریں گی
بڑوں کا یہی نام روشن کریں گی

خلف اُن کے لائق اگر یاں یہی ہیں	سلف کے اگر فاتحہ خواں یہی ہیں
اگر یادگارِ عزیزاں یہی ہیں	اگر نسلِ اشراف و اعیاں یہی ہیں
تو یاد اس قدر اُن کی رہ جائے گی یاں
کہ اک قوم رہتی تھی اس نام کی یاں

سمجھتے ہیں شائستہ جو آپ کو یاں	ہیں آزادئ رائے پر جو کہ نازاں
چلن پہ ہیں جو قوم کے اپنی خنداں	مسلماں ہیں سب جن کے نزدیک ناداں
جو ڈھونڈو گے یاروں کے ہمدرد اُن میں
تو نکلیں گے تھوڑے سے جوانمرد اُن میں

نہ رنج اُن کے افلاس کا اُن کو اصلا	نہ فکر اُن کی تعلیم و تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا	اُڑانا مگر مضحکہ ایک اک کا خاصا
کہیں اُن کی پوشاک پر طعن کرنا
کہیں اُن کی خوراک کو نام دھرنا

عزیزوں کی جس بات میں عیب پانا	نشانہ اُسے پھبتیوں کا بنانا
شماتت سے دل بھائیوں کا دُکھانا	یگانوں کو بیگانہ بن کر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اُن کے جگر میں
نہ قطرہ کوئی خون کا چشمِ تر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاز ایک گرداب میں پھنس رہا ہے — پڑا جس سے جوکھوں میں چھوٹا بڑا ہے
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے — کوئی اُن میں سوتا کوئی جاگتا ہے
جو سوتے ہیں وہ مستِ خوابِ گراں ہیں
جو بیدار ہیں اُن پہ خندہ زناں ہیں

کوئی اُن سے پوچھے کہ اے ہوش والو — کس اُمید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
بُرا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو — نہ چھوڑے گا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچو گے نہ تم اور ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

غرض عیب کیجیے بیاں اپنے کیا کیا — کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا
فقیہ اور جاہل ضعیف اور توانا — تاسّف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دُنیا میں کم ہیں
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں

کسی نے یہ اک مردِ دانا سے پوچھا — کہ نعمت ہے دنیا میں سب سے بڑی کیا
کہا "عقل جس سے ملے دین و دُنیا" — "کہا گر نہ ہو اس سے انساں کو بہرا"
کہا "پھر اہم سب سے علم و ہنر ہے
کہ جو باعثِ افتخارِ بشر ہے"

کہا "گر نہ ہو یہ بھی اس کو میسر" — کہا "مال و دولت ہے پھر سب سے بڑھ کر"
کہا "در ہو یہ بھی اگر بند اس پر" — کہا "اس پہ بجلی کا گرنا ہے بہتر
وہ ننگِ بشر تا کہ ذلت سے چھوٹے
خلائق سب اُس کی نحوست سے چھوٹے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے ڈر ہے اے میرے ہم قوم یارو مبادا کہ وہ ننگِ عالم تمہیں ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو
وگرنہ یہ قول آئے گا راست تم پر
کہ ہونے سے ان کا نہ ہونا ہے بہتر

رہو گے یونہیں فارغ البال کب تک نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہے گی نئی پود پامال کب تک نہ چھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کر دو
تعصب کے شعلے کو خاموش کر دو

حکومت نے آزادیاں تم کو دی ہیں ترقی کی راہیں سراسر کھلی ہیں
صدائیں یہ ہر سمت سے آ رہی ہیں کہ راجا سے پرجا تلک سب سکھی ہیں
تسلط ہے ملکوں میں امن و اماں کا
نہیں بند رستہ کسی کارواں کا

نہ بدخواہ ہے دین و ایماں کا کوئی نہ دشمن حدیث اور قرآں کا کوئی
نہ ناقض ہے ملت کے ارکاں کا کوئی نہ مانع شریعت کے فرماں کا کوئی
نمازیں پڑھو بے خطر معبدوں میں
اذانیں دو دھڑلے سے مسجدوں میں

کھلی ہیں سفر اور تجارت کی راہیں نہیں بند صنعت کی حرفت کی راہیں
جو روشن ہیں تحصیلِ حکمت کی راہیں تو ہموار ہیں کسبِ دولت کی راہیں
نہ گھر میں غنیم اور دشمن کا کھٹکا
نہ باہر ہے قزاق و رہزن کا کھٹکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہینوں کے کٹتے ہیں رستے پلوں میں — گھڑوں سے سوا چین ہے منزلوں میں
ہر اک گوشہ گلزار ہے جنگلوں میں — شب و روز ہے امن قافلوں میں
سفر جو کبھی تھا نمونہ سقر کا
وسیلہ ہے وہ اب سراسر ظفر کا

پہنچتی ہیں ملکوں میں دم دم کی خبریں — چلی آتی ہیں شادی و غم کی خبریں
عیاں ہیں ہر اک بر اعظم کی خبریں — کھلی ہیں زمانہ پر عالم پہ خبریں
نہیں واقعہ کوئی پنہاں کہیں کا
ہے آئینہ احوال روئے زمیں کا

کرو قدر اس امن و آزادگی کی — کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی
ہر اک راہ رو کا زمانہ ہے ساتھی — یہ ہر سو سے آواز پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے
نکل جاؤ رستہ ابھی بے خطر ہے

بہت قافلے دیر سے جا رہے ہیں — بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہیں
بہت چل چلاؤ میں گھبرا رہے ہیں — بہت سے نہ چلنے سے پچھتا رہے ہیں
مگر اک تمھیں ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت میں کھوئی ہو منزل

نہ بدخواہ سمجھو بس اب یاوروں کو — لیٹرے نہ ٹھہراؤ تم رہبروں کو
دو الزام پیچھے نصیحت گروں کو — ٹٹولو ذرا پہلے اپنے گھروں کو
کہ خالی ہیں یا پر ذخیرے تمھارے
بُرے ہیں کہ اچھے وتیرے تمھارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیروں کی تم سُن چکے داستاں سب — چلن ہو چکے عالموں کے بیاں سب
شریفوں کی حالت ہے تم پر عیاں سب — بگڑنے کو تیار بیٹھے ہیں یاں سب

یہ بوسیدہ گھر اب گرا کا گرا ہے
ستوں مرکز ثقل سے ہٹ چکا ہے

یہ جو کچھ ہُوا ایک شمّہ ہے اس کا — کہ جو وقت یاروں پہ ہے آنے والا
زمانہ نے اُونچے سے جس کو گرایا — وہ آخر کو مٹی میں مل کر رہے گا

نہیں گرچہ کچھ قوم میں حال باقی
ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

یہاں ہر ترقی کی غایت یہی ہے — سر انجام ہر قوم و ملت یہی ہے
سدا سے زمانہ کی عادت یہی ہے — طلسم جہاں کی حقیقت یہی ہے

بہت یاں ہوئے خشک چشمے اُبل کر
بہت باغ چھانٹے گئے پھول پھل کر

کہاں ہیں وہ اہرامِ مصری کے بانی — کہاں ہیں وہ گردان زابلستانی
گئے پیشدادی کدھر اور کیانی — مٹا کر رہتی سب کو دُنیائے فانی

لگاؤ کہیں کھوج کلدانیوں کا!
بتاؤ نشاں کوئی ساسانیوں کا!

وہی ایک ہے جس کو دائم بقا ہے — جہاں کی وراثت اُسی کو سزا ہے
سوا اُس کے انجام سب کا فنا ہے — نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے

مسافر یہاں ہیں فقیر اور غنی سب
غلام اور آزاد ہیں رفتنی سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

بس اے نا اُمیدی نہ یُوں دل بُجھا تُو
جھلک اے اُمید اپنی آخر دکھا تُو
ذرا نا اُمیدوں کی ڈھارس بندھا تُو
فسردہ دلوں کے دل آکر بڑھا تُو

ترے دم سے مُردوں میں جانیں پڑی ہیں
جلی کھیتیاں تُو نے سرسبز کی ہیں

سفینہ بیڑے نوحِ طوفاں میں تُو تھی
سکوں بخش یعقوب کنعاں میں تُو تھی
زلیخا کی غم خوار ہجراں میں تُو تھی
دل آرام یوسف کی زنداں میں تُو تھی

مصائب نے جب آن کر اُن کو گھیرا
سہارا وہاں سب کو تھا ایک تیرا

بہت ڈوبتوں کو تِرایا ہے تُو نے
بگڑتوں کو اکثر بنایا ہے تُو نے
اکھڑتے دلوں کو جمایا ہے تُو نے
اُجڑتے گھروں کو بسایا ہے تُو نے

بہت تُو نے پستوں کو بالا کیا ہے
اندھیرے میں اکثر اُجالا کیا ہے

تُو ہی تجھ سے ہمت ہے پیر و جواں کی
بندھی تجھ سے ڈھارس ہے خرد و کلاں کی
تجھی پر ہے بنیاد نظمِ جہاں کی
نہ ہو تُو تو رونق نہ ہو اس دکاں کی

تگا پو ہے ہر مرحلے میں تجھی سے
رواروہے ہر قافلے میں تجھی سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسانوں میں کلّر میں ہے تو بواتی — جہازوں کو گرداب میں ہے گھماتی
سکندر کو دارا پہ ہے تو چڑھاتی — فریدوں کو ضحاک سے ہے لڑاتی
چلے سب جدھر تو نے مائل عناں کی
نظر تیری سیٹی پہ ہے کارواں کی

نوازا بہت بے نواؤں کو تو نے — تونگر بنایا گداؤں کو تو نے!
دیا دسترس نارساؤں کو تو نے — کیا بادشہ نا خداؤں کو تو نے!
سکندر کو شان کئی تو نے بخشی
کلمبس کو دنیا نئی تو نے بخشی

وہ رہرو نہیں رکھتے جو کوئی ساماں — خور و زاد سے جن کا خالی ہے داماں
نہ ساتھی کوئی جس سے منزل ہو آساں — نہ محرم کوئی جو سنے دردِ پنہاں
ترے بل پہ خوش خوش ہیں اس طرح جاتے
کہ جا کر خزانہ ہیں اب کوئی پاتے

زمیں جوتنے کو جب اٹھتا ہے جوتا — سمیں کا گماں تک نہیں جب کہ ہوتا
شب و روز محنت میں ہے جان کھوتا — مہینوں نہیں پاؤں پھیلا کے سوتا
اگر موجزن اس کے دل میں نہ تو ہو
تو دنیا میں غل بھوک کا چار سو ہو

بنے اس سے بھی گر سوا اپنے دم پر — بلاؤں کا ہو سامنا ہر قدم پر
پہاڑ اک فزوں اور ہو کوہ غم پر — گزرتی ہو جو کچھ گزر جائے ہم پر
نہیں فکر تو دل بڑھاتی ہے جب تک
دماغوں میں تو تیری آتی ہے جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سچ ہے کہ حالت ہماری زبوں ہے — عزیزوں کی غفلت وہی جوں کی توں ہے
جہالت وہی قوم کی رہنموں ہے — تعصب کی گردن پہ ملت کا خوں ہے
مگر اے اُمید اک سہارا ہے تیرا
کہ جلوہ یہ دُنیا میں سارا ہے تیرا

نہیں قوم میں گرچہ کچھ جان باقی — نہ اُس میں وہ اسلام کی شان باقی
نہ وہ جاہ و حشمت کے سامان باقی — پر اس حال میں بھی ہے اک آن باقی
بگڑنے کا گو اُن کے وقت آگیا ہے
مگر اس بگڑنے میں بھی اک ادا ہے

بہت ہیں ابھی جن میں غیرت ہے باقی — دلیری نہیں پر حمیت ہے باقی
فقیری میں بھی بوئے ثروت ہے باقی — تہیدست ہیں پر مروت ہے باقی
مٹے پر بھی پندار ہستی وہی ہے
مکاں گرم ہے آگ گو بجھ گئی ہے

سمجھتے ہیں عزت کو دولت سے بہتر — فقیری کو ذلت کی شہرت سے بہتر
گلیم قناعت کو ثروت سے بہتر — انھیں موت ہے بارِ منت سے بہتر
سر اُن کا نہیں دربدر جھکنے والا
وہ خود پست ہیں پر نگاہیں ہیں بالا

مشابہ ہے قوم اس مریض جواں سے — کیا ضعف نے جس کو مایوس یاں سے
نہ بستر سے حرکت نہ جنبش مکاں سے — اجل کے ہیں آثار جس پہ عیاں سے
نظر آتے ہیں سب مرض جس کے مزمن
نہیں کوئی مہلک مرض اس کو لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجا ہیں حواس اُس کے اور ہوش قائم — طبیعت میں میلِ خور و نوش قائم
دماغ اور دل چشم اور گوش قائم — جوانی کا پیندار اور جوش قائم
کرے کوئی اُس کی اگر غور کامل
عجب کیا جو ہو جائے زندوں میں شامل

عیاں سب پہ احوال بیمار کا ہے — کہ تیل اس میں جو کچھ تھا سب جل چکا ہے
موافق دوا ہے نہ کوئی غذا ہے — ہزالِ بدن ہے زوالِ قویٰ ہے
مگر ہے ابھی یہ دیا ٹمٹماتا
بجھا جو کہ ہے یقیں نظر سب کو آتا

یہ سچ ہے کہ ہے قوم میں قحطِ انساں — نہیں قوم کے ہیں سب افراد یکساں
سفال و خزف کے ہیں انبار گر یاں — جواہر کے ٹکڑے بھی ہیں ان میں پنہاں
چھپے سنگریزوں میں گوہر بھی ہیں کچھ
ملے ریت میں ریزۂ زر بھی ہیں کچھ

جو بے غم ہیں اُن میں تو غمخوار بھی ہیں — جو بے مہر ہیں کچھ، تو کچھ یار بھی ہیں
انھیں غافلوں میں خبردار بھی ہیں — خرابات میں چند ہشیار بھی ہیں
جماعت سے اپنی نرالے بھی ہیں یاں
نکموں میں کچھ کام والے بھی ہیں یاں

جو چاہیں پلٹ دیں یہی سب کی کایا — کہ ایک اُن نے ملکوں کو ہے یاں جگایا
اکیلوں نے ہے قافلوں کو بچایا — جہازوں کو ہے زورقوں نے ترایا
یونہیں کام دُنیا کا چلتا رہا ہے
دیئے سے دیا یونہیں جلتا رہا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سچ ہے کہ ہیں بیشتر ہم میں ناداں — نہیں جن کے دردِ تعصب کا درماں
یہاں ہیں جو اُن کی عزت کے خواہاں — انہیں سے وہ رہتے ہیں دست و گریباں
پہ ایسے بھی کچھ ہوتے جاتے ہیں پیدا
کہ جو خیر خواہوں پہ ہیں اپنے شیدا

کوئی خیر خواہی میں ہے ہمسر اُن کا — کوئی دست و بازو سے ہے یار اُن کا
کوئی ہے زباں سے ثنا گستر اُن کا — بہت رکھتے ہیں نقشِ حب دل پر اُن کا
بہت اُن کے گُن سنتے ہیں چپکے چپکے
بہت سُن کے سر دھنتے ہیں چپکے چپکے

بہت دن سے دریا کا پانی کھڑا تھا — تموّج کا جس میں نہ ہرگز پتا تھا
تغیّر سے یہ حال اس کا ہوا تھا — کہ مکروہ تھی بُو تو کڑوا مزا تھا
ہوئی تھی یہ پانی سے زائل روانی
کہ مشکل سے کہہ سکتے تھے اس کو پانی

پر اب اس میں رَو کچھ کچھ آنے لگی ہے — کناروں کو اس کے ہلانے لگی ہے
ہوا بلبلے کچھ اُٹھانے لگی ہے — عفونت وہ پانی سے جانے لگی ہے
اگر ہو نہ یہ انقلاب اتفاقی
تو دریا میں بس اک تموّج ہے باقی

حوادث نے اُن کو ڈرایا ہے کچھ کچھ — مصائب نے نیچا دکھایا ہے کچھ کچھ
ضرورت نے رستہ بتایا ہے کچھ کچھ — زمانے کے غل نے جگایا ہے کچھ کچھ
ذرا دست و بازو ہلانے لگے ہیں
وہ سوتے ہیں کچھ کلبلانے لگے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہِ راست پر ہیں وہ کچھ آتے جاتے — تعلّی سے ہیں اپنی شرماتے جاتے
تفاخر سے رہیں اپنے پچھتاتے جاتے — سُراغ اپنا کچھ کچھ ہیں وہ پاتے جاتے
بزرگی کے دعووں سے پھرنے لگے ہیں
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہیں

نہیں گھاٹ پر گو ترقی کے آتے — نئی بات سے ناک بھوں ہیں چڑھاتے
نئی روشنی سے ہیں آنکھیں چُراتے — مگر ساتھ ہی یہ بھی ہیں کہتے جاتے
کہ دُنیا نہیں گرچہ رہنے کے قابل
پر اس طرح دُنیا میں رہنا ہے مشکل

تنزل پہ وہ ہاتھ ملنے لگے ہیں — کچھ اس سوز سے جی پگھلنے لگے ہیں
دُھوئیں کچھ دلوں سے نکلنے لگے ہیں — کچھ آرے سے سینوں پہ چلنے لگے ہیں
وہ غفلت کی راتیں گزرنے کو ہیں اب
نشے جو چڑھے تھے اترنے کو ہیں اب

نہیں گرچہ کچھ دردِ اسلام اُن کو — نہ بہبودیٔ قوم سے کام اُن کو
نہ کچھ فکرِ آغاز و انجام اُن کو — برابر ہے ہو صبح یا شام اُن کو
مگر قوم کی سُن کے کوئی مُصیبت
انھیں کچھ نہ کچھ آ ہی جاتی ہے رقت

خصومت سے ہیں اپنی گو خواریاں سب — نزاعوں سے باہم کے ہیں ناتواں سب
خود آپس کی چوٹوں سے ہیں خستہ جاں سب — یہ ہیں متفق اس پہ پیر و جواں سب
کہ نااتفاقی نے کھویا ہے ہم کو
اسی جزر و مد نے ڈبویا ہے ہم کو

یہ مانا کہ کم ہم میں ہیں ایسے دانا — جنھوں نے حقیقت کو ہے اپنی چھانا
تنزل کو ہے ٹھیک ٹھیک اپنے جانا — کہ ہم ہیں کہاں اور کہاں ہے زمانا
یہ اتنا زبانوں پہ ہے سب کی جاری
کہ حالت بُری آج کل ہے ہماری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرائض ہیں گو دین کے سب ہیں قاصر — نہ مشغول باطن نہ پابندِ ظاہر
مساجد سے غائب ملاہی میں حاضر — مگر ایسے فاسق ہیں اُن میں نہ فاجر
مگر مذہب پہ حملے ہیں جو ہر طرف سے
وہ دیکھ اُن کو ہٹ جائیں راہِ سلف سے

خود اپنی ہے گو قدر و قیمت گنوائی — یہ بھولے نہیں ہیں بڑوں کی بڑائی
جو آپ اُن کی خُوبی نہیں کوئی پائی — تو ہیں خوبیوں پر انھیں کی فدائی
شرف گو کہ باقی نہیں ان میں اب کچھ
مگر خواب میں دیکھ لیتے ہیں سب کچھ

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہیں — وہ اپنا حسب اور نسب دیکھتے ہیں
بزرگوں کا علم و ادب دیکھتے ہیں — سرافرازیٔ جدّ و اب دیکھتے ہیں
تو ہیں فخر سے وہ کبھی سر اُٹھاتے
کبھی ہیں ندامت سے گردن جھکاتے

اگر کچھ بھی باقی ہو یاروں میں ہمت — تو ان کا بھی افتخار اور ندامت
شگونِ سعادت ہے اور فالِ دولت — کہ آئی ہے کچھ اس سے بوئے حمیّت
وہ کھو بیٹھے آخر کمائی بڑوں کی
بھلا دی جنھوں نے بڑائی بڑوں کی

اسیری میں جو گرمِ فریاد ہیں یاں — وہی آشیاں کرتے آباد ہیں یاں
قفس سے وہی ہوتے آزاد ہیں یاں — چمن کے جنھیں پیچھے یاد ہیں یاں
وہ شاید قفس ہی میں عمریں گنوائیں
گئیں بھول صحرا کی جن کو فضائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلندی میں یا کہ پستی میں ہوں ہم — قوی ہوں کہ کمزور افزوں ہوں یا کم
محقر زمانے میں ہوں یا مکرّم — مؤخر ہوں اس بزم میں یا مقدّم
عیاں میں ہوں پوشیدہ یا شال میں ہوں
کسی رنگ میں ہوں کسی حال میں ہوں

اگر باخبر ہیں حقیقت سے اپنی — سلف کی ہوئی اگلی عظمت سے اپنی
بلندی و پستی کی نسبت سے اپنی — گذشتہ اور آئندہ حالت سے اپنی
تو سمجھو کہ ہے پار کھیوا ہمارا
نہیں دور منجدھار سے کچھ کنارا

الپ ارسلاں سے یہ طغرل نے پوچھا — کہ قومیں ہیں دنیا میں جو جلوہ فرما
نشاں ان کی اقبال مندی کے ہیں کیا — کب اقبال مند اُن کو کہنا ہے زیبا
کہا ملک و دولت ہوا تھا ان کے جب تک
جہاں ہو کمربستہ ساتھ اُن کے جب تک

جہاں جائیں وہ سرخرو ہو کے جائیں — ظفر ہم عناں ہو جدھر باگ اٹھائیں
نہ بگڑیں کبھی کام جو وہ بنائیں — نہ اکھڑیں قدم جس جگہ وہ جمائیں
کریں مس کو گر مس تو وہ کیمیا ہو
اگر خاک میں ہاتھ ڈالیں طلا ہو

ولی عہد کی جب کہ باتیں سنیں یہ — ہنسا سن کے فرزانۂ دہر میں یہ
کہا جانِ عم گپ ہے گو دل نشیں یہ — مگر شرطِ اقبال ہرگز نہیں یہ
حوادث سے بن گزارہ نہیں یاں
بلندی و پستی سے چارہ نہیں یاں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہم ہے کبھی گاہ برہم ہے محفل   کٹھن ہے کبھی گاہ آساں ہے منزل
زمانہ کی گردش سے بچنا ہے مشکل   نہ محفوظ اس سے مدبّر نہ مقبل
بہت یکّہ تازوں کو یاں گھرتے دیکھا
سدا شہسواروں کو یاں گرتے دیکھا

جہاں سود ہے یاں وہیں ہے زیاں بھی   جہاں روشنی ہے وہیں ہے دھواں بھی
سقر بھی ہے یہ خاکداں اور جناں بھی   بہاریں بھی ہیں اس چمن میں خزاں بھی
نکھرتے ہیں جو یاں وہ گدلاتے بھی ہیں
چمکتے ہیں جو یاں وہ گہناتے بھی ہیں

ضعیف اور قوی ارمنی اور عراقی   چکھاتا ہے دُردِ قدح سب کو ساقی
یہ اقبال کی ہے رمق جن میں باقی   یہ سب تلخیاں اُن میں ہیں اتفاقی
بلاؤں میں گھر کر نکل جاتے ہیں وہ
ذرا ڈگمگا کر سنبھل جاتے ہیں وہ

نہیں ہوتے نیرنگِ گردوں سے حیراں   ہر اک درد کا ڈھونڈ لیتے ہیں درماں
اُٹھاتے نہیں کچھ حوادث سے نقصاں   وہ چونک اُٹھتے ہیں دیکھ خوابِ پریشاں
بھڑکتے ہیں افسردہ ہو کر سوا وہ
بھبکتے ہیں پژمردہ ہو کر سوا وہ

پھسلتے ہیں سانچے میں ڈھلنے کی خاطر   لگاتے ہیں غوطہ اُچھلنے کی خاطر
ٹھہرتے ہیں دم لے کے چلنے کی خاطر   وہ کھاتے ہیں ٹھوکر سنبھلنے کی خاطر
سبب کو مرض سے سمجھتے ہیں پہلے
اُلجھتے ہیں پیچھے سلجھتے ہیں پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں یہ کہ فرمانروا ہوں　　رعیت ہوں وہ خواہ کشور کشا ہوں
سپاہی ہوں تاجر ہوں یا ناخدا ہوں　　وہ کچھ ہوں پہ اپنے سے واقف ذرا ہوں
کہ ہم کیا ہیں اور کون ہیں اور کہاں ہیں
گھٹے یا بڑھے ہیں سبک یا گراں ہیں

جب آئے انہیں ہوش کچھ وقت کھو کر　　رہیں بیٹھ قسمت کو اپنی نہ رو کر
کریں کوششیں سب بہم ایک ہو کر　　رہیں داغ ذلت کا دامن سے دھو کر
نہ ہو تاب پرواز اگر آسماں تک
تو واں تک اڑیں ہو رسائی جہاں تک

پڑا ہے وہی وقت اب ہم پہ آ کر　　کہ اٹھے ہیں سو تے بہت دن چڑھا کر
سواروں نے کی راہ طے باگ اٹھا کر　　گئے قافلے ٹھہر منزل پہ جا کر
گر افتاں و خیزاں سدھارے بھی اب ہم
تو پہنچے بھلا جا کے منزل پہ کب ہم

مگر بیٹھ رہنے سے چلنا ہے بہتر　　کہ ہے اہل ہمت کا اللہ یاور
جو ٹھنڈک میں چلنا نہ آیا میسر　　تو پہنچیں گے ہم دھوپ کھا کھا کے سر پر
یہ تکلیف و راحت ہے سب اتفاقی
چلو اب بھی ہے وقت چلنے کا باقی

ہوا کچھ وہی جس نے یاں کچھ کیا ہے　　لیا جس نے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے　　مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہے
یونہیں وقت سو سو کے ہیں جو گنواتے
وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اٹھاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ برکت ہے دُنیا میں محنت کی ساری جہاں دیکھئے فیض اُسی کا ہے جاری
یہی ہے کلید درِ فضلِ باری اُسی پر ہے موقوف عزت تمہاری
اُسی سے قوموں کی یاں آبرو سب
اُسی پر ہیں مغرور مَیں اور تُو سب

گلستاں میں جو بن گُل و یاسمن کا سماں زُلف سنبل کی تاب و شکن کا
قد دلربا سرو اور نارون کا رُخ جاں فزا لالہ و نسترن کا
غریبوں کی محنت کی ہے رنگ و بُو سب
کمیروں کے خوں سے ہیں تازہ رُو سب

ہلاتے نہ اگلے اگر دست و بازو جہاں عطرِ حکمت سے ہوتا نہ خوشبو
نہ اخلاق کی وضع ہوتی ترازو نہ حق پھیلتا رُبع مسکوں میں ہر سُو
حقائق یہ سب غیر معلوم رہتے
خُدائی کے اسرار مکتوم رہتے

ستارہ شریعت کا تاباں نہ ہوتا اثر علمِ دیں کا نمایاں نہ ہوتا
جُدا کفر سے نورِ ایماں نہ ہوتا مساجد میں یُوں وردِ قرآں نہ ہوتا
خدا کی ثنا معبدوں میں نہ ہوتی
اذاں جا بجا مسجدوں میں نہ ہوتی

نہیں ملتی کوشش سے دُنیا ہی تنہا کہ ارکانِ دیں بھی اسی پر ہیں برپا
جنہیں ہو نہ دُنیائے فانی کی پروا کریں آخرت کا ہی وہ کاش سودا
نہیں ہلتے دُنیا کی خاطر اگر تم
تو لو دینِ حق کی ہی اٹھ کر خبر تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی نوع میں دو طرح کے ہیں انساں تفاوت ہے حالت میں جن کی نمایاں
کچھ ان میں ہیں راحت طلب اور تن آساں بدن کے نگہباں بستر کے درباں

نہ محنت پہ مائل نہ قدرت کے قائل
سمجھتے ہیں تنکے کو رستے میں حائل

اگر ہیں تونگر تو بے کار ہیں سب اپاہج ہیں ردگی ہیں بیمار ہیں سب
تعیش کے ہاتھوں سے لاچار ہیں سب تن آسانیوں میں گرفتار ہیں سب

برابر ہے یاں اُن کا ہونا نہ ہونا
نہ کچھ جاگنا اُن کا بہتر نہ سونا

اگر ہیں تہیدست اور بے نوا وہ تو محنت سے ہیں جی چراتے سدا وہ
نصیبوں کا کرتے ہیں اکثر گلا وہ ہلاتے نہیں کچھ مگر دست و پا وہ

اگر بھیک مل جائے قسمت سے اُن کو
تو سو بار بہتر ہے محنت سے اُن کو

نہ جو بے نوا ہیں نہ ہیں کچھ تونگر وہ ہیں ڈھور کی طرح قانع اسی پر
کہ کھانے کو ملتا رہے پیٹ بھر کر نہیں بڑھتے بس اس سے آگے قدم بھر

ہوئے زیور آدمیت سے عاری
معطل ہوئیں قوتیں ان کی ساری

نہ ہمت کہ محنت کی سختی اُٹھائیں نہ جرأت کہ خطروں کے میداں میں آئیں
نہ غیرت کہ ذلت سے پہلو بچائیں نہ عبرت کہ دُنیا کی سمجھیں ادائیں

نہ کل فکر تھا یہ کہ ہیں اس کے بیل کیا
نہ ہے آج پروا کہ ہونا ہے کل کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے کھیتی ہیں وہ جاں فشانی — نہ ہل جوتتے ہیں نہ دیتے ہیں پانی
یہ جب پاس کرنی ہے دل پر گرانی — تو کہتے ہیں حق کی ہے نامہربانی
نہیں بنتے کچھ کام تدبیر سے وہ
سدا لڑتے رہتے ہیں تقدیر سے وہ

کبھی کہتے ہیں "ہیچ ہیں سب یہ ساماں — کہ خود زندگی ہے کوئی دن کی مہماں
بکھر سب یہ جائیں گے کاخ و ایواں — نہ باقی رہے گی حکومت نہ فرماں
ترقی اگر ہم نے کی بھی تو پھر کیا
یہ بازی اگر جیت لی بھی تو پھر کیا

یہ سرگرم کوشش میں جو روز و شب ہیں — اٹھاتے سدا بار رنج و تعب ہیں
ترقی کے میدان میں سبقت طلب ہیں — نمائش پہ دنیا کی بھولے یہ سب ہیں
نہیں ان کو کچھ اپنی محنت سے لہنا
بناتے ہیں وہ گھر نہیں جس میں رہنا

کبھی کرتے ہیں عقل انساں پہ نفریں — کہ باوصف کوتاہ بینی ہے خود بیں
وہ تدبیریں اس طرح کرتی ہے تلقیں — کہ گویا کھلا اس پہ ہے سر تکویں
مگر سب خیالات ہیں خام اس کے
ادھورے ہیں جتنے ہیں یاں کام اس کے

نہ اسباب راحت کی اس کو خبر کچھ — نہ آثار دولت کی اس کو خبر کچھ
نہ عزت نہ ذلت کی اس کو خبر کچھ — نہ کلفت نہ راحت کی اس کو خبر کچھ
نہ آگاہ اس سے کہ ہستی ہے شے کیا
نہ واقف کہ مقصود ہستی سے ہے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی کہتے ہیں "زہر ہے مال و دولت — اٹھاتے ہیں جس کے لیے رنج و محنت
اسی سے گناہوں کی ہوتی ہے رغبت — اسی سے دماغوں میں آتی ہے نخوت
یہی حق سے کرتی ہے بندوں کو غافل
ہوئے ہیں عذاب اس سے قوموں پہ نازل

کبھی کہتے ہیں "سعی و کوشش سے حاصل — کہ مقسوم بن کوششیں سب ہیں باطل
نہیں ہوتی کوشش سے تقدیر زائل — برابر ہیں یاں محنتی اور کاہل
ہلانے سے روزی کی گر ڈور ہلتی
تو روٹی نکموں کو ہرگز نہ ملتی

نکموں کے ہیں سب یہ دلکش ترانے — سلانے کو قسمت کے رنگیں فسانے
اسی طرح کے کر کے حیلے بہانے — نہیں چاہتے دست و بازو ہلانے
وہ بھولے ہوئے ہیں یہ عادت خدا کی
کہ حرکت میں ہوتی ہے برکت خدا کی

سنی تم نے یہ جس جماعت کی حالت — تنزل کی بنیاد ہے یہ جماعت
بگڑتی ہیں قومیں اسی کی بدولت — ہوا اس کی ہے مفسد ملک و ملت
کیا صور و صیدا کو برباد اسی نے
بگاڑا دمشق اور بغداد اسی نے

جہاں ہے زمیں پر نحوست ہے ان کی — جدھر ہے زمانہ میں نکبت ہے ان کی
مصیبت کا پیغام کثرت ہے ان کی — تباہی کا لشکر جماعت ہے ان کی
وجود ان کا اصل البلیات ہے یاں
خدا کا غضب ان کی بہتات ہے یاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب ایسے تن آسان و بیکار و کاہل — تمدن کے حق میں ہیں زہرِ ہلاہل
نہیں ان سے کچھ نوعِ انساں کو حاصل — نہیں ان کی صحبت کہ ہے سمِ قاتل
یہ جب پھیلتے ہیں سمٹتی ہے دولت
یہ جوں جوں کہ بڑھتے ہیں گھٹتی ہے دولت

جہاں بڑھ گئی ان کی تعداد حد سے — ہوئی قوم محسوب سب دام و دَد سے
رہا اس کو بہرہ نہ حق کی مدد سے — وہ اب بچ نہیں سکتی نکبت کی زد سے
بچو ایسے شوموں کی پرچھائیوں سے
ڈرو ایسے چپ چاپ لغمائیوں سے

مگر اک فریق اور ان کے سوا ہے — شرف جس سے نوعِ بشر کو ملا ہے
سب اس بزم میں جن کا نورِ ضیا ہے — سب اس باغ کی جن سے نشو و نما ہے
ہوئے جو کہ پیدا ہیں محنت کی خاطر
بنے ہیں زمانہ کی خدمت کی خاطر

نہ راحت طلب ہیں نہ محنت طلب وہ — لگے رہتے ہیں کام میں روز و شب وہ
نہیں لیتے دم ایک دم بے سبب وہ — بہت جاگ لیتے ہیں سوتے ہیں تب وہ
وہ تھکتے ہیں اور چین پاتی ہے دنیا
کماتے ہیں وہ اور کھاتی ہے دنیا

چنیں گر نہ وہ ہوں کھنڈر کاخ و ایواں — بنیں گر نہ وہ شاہِ کشور رہیں عریاں
جو بوئیں نہ وہ تو ہوں جاندار بے جاں — جو چھانٹیں نہ وہ تو ہوں جنگل گلستاں
یہ چلتی ہے گاڑی انھیں کے سہارے
جو وہ کل سے بیٹھیں تو بے کل ہوں سارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھپاتے ہیں کوشش میں تاب و تواں کو — گھلاتے ہیں محنت میں جسم و رواں کو
سمجھتے نہیں اس میں جان اپنی جاں کو — وہ مر مر کے رکھتے ہیں زندہ جہاں کو
بس اس طرح جینا عبادت ہے اُن کی
اور اس دُھن میں مرنا شہادت ہے اُن کی

مشقت میں عمر اُن کی کٹتی ہے ساری — نہیں آتی آرام کی اُن کے باری
سدا بھاگ دوڑ اُن کی رہتی ہے جاری — نہ آندھی میں عاجز نہ مینہ میں ہیں عاری
نہ لُو جیٹھ کی دم تڑاتی ہے اُن کا
نہ ٹھر ماگھ کی جی چھڑاتی ہے اُن کا

نہ احباب کی تیغِ احساں سے گھائل — نہ بیٹے سے طالب نہ بھائی سے سائل
نہ دُکھ درد میں سوئے آرام مائل — نہ دریا و کوہ اُن کے رستے میں حائل
سُنے ہوں کبھی رستم و سام جیسے
غیور اب بھی لاکھوں ہیں گمنام ایسے

کسی کو یہ دُھن ہے کہ جو کچھ کمائیں — کھلائیں کچھ اوروں کو کچھ آپ کھائیں
کسی کو یہ کِد ہے کہ جھیلیں بلائیں — یہ احساں کسی کا نہ ہرگز اُٹھائیں
کوئی محو ہے فکرِ فرزند و زن میں
کوئی چور ہے حُبِّ اہلِ وطن میں

جو مصروف ہے کشتکاری میں کوئی — تو مشغول دکان داری میں کوئی
عزیزوں کی ہے غمگساری میں کوئی — ضعیفوں کی خدمت گذاری میں کوئی
یہ ہے اپنی راحت کے سامان کرنا
وہ کُنبے پہ ہے جان قربان کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی اس تگ و دو میں رہتا ہے ہر دم　　　کہ دولت جہاں تک ہو کیجے فراہم
رہیں جیتے جی تا کہ خود شاد و خرم　　　مریں جب تو دل پر نہ لے جائیں یہ غم
کہ بعد اپنے کھائیں گے فرزند و زن کیا
لباس ان کا اور اپنا ہوگا کفن کیا

بہت دل میں اپنے یہ رکھتے ہیں ارماں　　　کہ کر جائیں یاں کوئی کارِ نمایاں
وہ ہوں تا کہ جب چشمِ عالم سے پنہاں　　　تو ذکرِ جمیل اُن کا باقی رہے یاں
یہی طالبِ شہرت و نام لاکھوں
بناتے ہیں جمہور کے کام لاکھوں

بہت مخلص اور پاک بندے خُدا کے　　　نشاں جن سے قائم ہیں صدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہاں نہ طالبِ ثنا کے　　　نمائش سے بیزار دشمن ریا کے
ریاضت سب اُن کی خُدا کے لیے ہے
مشقت سب اُن کی رضا کے لیے ہے

کوئی ان میں ہے حق کی طاقت پہ مفتوں　　　کوئی نامِ حق کی اشاعت پہ مفتوں
کوئی زہد و صبر و قناعت پہ مفتوں　　　کوئی پند و وعظِ جماعت پہ مفتوں
کوئی موج سے آپ کو ہے بچاتا
کوئی ناؤ ہے ڈوبتوں کی تراتا

بہت نوعِ انساں کے غمخوار و یاور　　　ہوا خواہِ ملت بہ اندیشۂ کشور
شدائد کے دریائے خوں میں شناور　　　جہاں کی پُر آشوب کشتی کے لنگر
ہر اک قوم کی ہست و بود اُن سے ہے یاں
سب اس انجمن کی نمود اُن سے ہے یاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی پر ہو سختی صعوبت ہے اُن پر کسی کو ہو غم رنج و کلفت ہے اُن پر
کہیں ہو فلاکت مصیبت ہے اُن پر کہیں آئے آفت قیامت ہے اُن پر
کسی پر چلیں تیر آماج ہیں یہ
لُٹے کوئی رہ گیر تاراج ہیں یہ

یہ ہیں حشر تک بات پر اڑنے والے یہ پیماں کو منتوں سے ہیں جڑنے والے
یہ فوج حوادث سے ہیں لڑنے والے یہ غیروں کی ہیں آگ میں پڑنے والے
اُمنڈتا ہے رکنے سے اور ان کا دریا
جنوں سے زیادہ ہے کچھ ان کا سودا

جمانے ہیں جب پاؤں ہٹتے نہیں یہ بڑھا کر قدم پھر پلٹتے نہیں یہ
گئے پھیل جب پھر سمٹتے نہیں یہ جہاں بڑھ گئے بڑھ کے گھٹتے نہیں یہ
مہم بن گئے سر نہیں بیٹھتے یہ
جب اُٹھتے ہیں اُٹھ کر نہیں بیٹھتے یہ

خدا نے عطا کی ہے جو ان کو قوت سمائی ہے دل میں بہت ان کی عظمت
نہیں پھیرتی ان کا منہ کوئی زحمت نہیں کرتی زیر ان کو کوئی صعوبت
بھروسے پہ اپنے دل و دست و پا کے
سمجھتے ہیں ساتھ اپنے لشکر خدا کے

نہیں مرحلہ کوئی دشوار ان کو ہر اک راہ ملتی ہے ہموار ان کو
گلستاں ہے صحرائے پرخار ان کو برابر ہے میدان و کہسار ان کو
نہیں حائل ان کے کوئی رہ گزر میں
سمندر ہے پایاب ان کی نظر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یاں اہل ہمت ہیں جتنے — کمربستہ ہیں کام پر اپنے اپنے
جہاں کی ہے سب دھوم دھام ان کے دم سے — فقیر اور غنی سب طفیلی ہیں ان کے
بغیر ان کے بے ساز و ساماں تھی مجلس
نہ ہوتے اگر یہ تو ویراں تھی مجلس

زمیں سب خدا کی ہے گلزار انھیں سے — زمانہ کا ہے گرم بازار انھیں سے
ملے ہیں سعادت کے آثار انھیں سے — کھلے ہیں خدائی کے اسرار انھیں سے
انھیں پر ہے کچھ فخر ہے گر کسی کو
انھیں سے ہے گر ہے شرف آدمی کو

انھیں سے ہے آباد ہر ملک و دولت — انھیں سے ہے سرسبز ہر قوم و ملت
انھیں پر ہے موقوف قوموں کی عزت — انھیں کی ہے سب ربع مسکوں میں برکت
دم ان کا ہے دنیا میں رحمت خدا کی
انھیں کو ہے پھبتی خلافت خدا کی

انھیں کا اجالا ہے ہر رہ گزر میں — انھیں کی ہے یہ روشنی دشت و در میں
انھیں کا ظہورا ہے سب خشک و تر میں — انھیں کے کرشمے ہیں سب بحر و بر میں
انھیں سے یہ رتبہ تھا آدم نے پایا
کہ سر اس سے روحانیوں نے جھکایا

ہر اک ملک میں خیر و برکت ہے ان سے — ہر اک قوم کی شان و شوکت ہے ان سے
نجابت ہے ان سے شرافت ہے ان سے — شرف ان سے ہے فخر ان سے عزت ہے ان سے
جفاکش بنو گر ہو عزت کے خواہاں
کہ عزت کا ہے بھید ذلت میں پنہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشقت کی ذلت جنھوں نے اُٹھائی — جہاں میں ملی اُن کو آخر بڑائی
کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی — فضیلت نہ عزت نہ فرمانروائی

نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اُوپر چڑھے ہیں

حکومت ملی ان کو صفار تھے جو — امامت کو پہنچے وہ قصار تھے جو
وہ قطب زماں ٹھہرے عطار تھے جو — بنے مرجع خلق نجار تھے جو

ادیبوا لفضل یاں اُٹھے سراج کتنے
ابوالوقت یاں گذرے حلاج کتنے

نہ بونصر تھا نوع میں ہم سے بالا — نہ تھا بوعلی کچھ جہاں سے نرالا
طبیعت کو بچپن سے محنت میں ڈالا — ہوئے اس لیے صاحب قدروالا

اگر فکر کسب ہنر تم کو بھی ہو
تمھیں پھر ابونصر اور بوعلی ہو

بڑا ظلم اپنے پہ تم نے کیا ہے — کہ عزت کی بان جس ستوں پر بنا ہے
ترقی کی منزل کا جو رہنما ہے — تنزل کی کشتی کا جو ناخدا ہے

قوی پشت تھیں جس سے کشتیں تمھاری
ہوئی دست بردار قوم اس سے ساری

ہنر ہے نہ تم میں فضیلت ہے باقی — نہ علم و ادب ہے نہ حکمت ہے باقی
نہ منطق ہے باقی نہ ہیئت ہے باقی — اگر ہے تو کچھ قابلیت ہے باقی

اندھیرا نہ چھا جائے اس گھر میں دیکھو
پھر اکسا دو اس ٹمٹمانے دیئے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی — خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی
اگر جیتے جی ان کی کچھ نہ خبر لی — تو ہو جائیں گے مل کے مٹی میں مٹی
یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی
مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

یہی نوجواں پھرتے آزاد جو ہیں — کمینوں کی صحبت میں برباد جو ہیں
شریفوں کی کہلاتے اولاد جو ہیں — مگر ننگ آبا و اجداد جو ہیں
اگر نقد فرصت نہ یوں مفت کھوتے
یہی فخر آبا و اجداد ہوتے

یہی جو کہ پھرتے ہیں بے علم و جاہل — بہت ان میں ہیں جن کے جوہر ہیں قابل
رذائل میں پنہاں ہیں اُن کے فضائل — انھیں ناقصوں میں ہیں پوشیدہ کامل
نہ ہوتے اگر مائلِ لہو و بازی
ہزاروں انھیں میں تھے طوسی و رازی

یہی قوم ہے جس میں قحط آدمی کا — جہاں شور ہے ہر طرف ناکسی کا
نہیں جہل میں جس کے حصہ کسی کا — کبھی علم و فن پر تھا قبضہ اسی کا
وہ تھیں یہ برکتیں سعی و کوشش کی ساری
وہی خوں ہے ورنہ رگوں میں ہماری

حکومت سے مایوس تم ہو چکے ہو — زر و مال سے ہاتھ تم دھو چکے ہو
دلیری کو ڈھاک کے منہ رو چکے ہو — بزرگی بزرگوں کی سب کھو چکے ہو
مدار اب فقط علم پر ہے شرف کا
کہ باقی ہے ترکہ یہی اک سلف کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ سے جو کہتے آئے ہیں سب یاں — کہ ہے علم سرمایہ فخر انساں
عرب اور عجم ہند اور مصر و یوناں — رہا اتفاق اس پہ قوموں کا یکساں
یہ دعویٰ تھا جس پہ حجت نہ تھی کچھ
کھلی اس پہ اب تک شہادت نہ تھی کچھ

جواہر تھا اک سب کی نظروں میں بھاری — پرکھنے کی جس کے نہ آئی تھی باری
فضائل تھے سب علم کے اعتباری — نہ تھی طاقتیں اس کی معلوم ساری
یہ اب بحر و بر دے رہے ہیں گواہی
کہ ہے علم میں زور دست الٰہی

کیا کوہساروں کو مسمار اس نے — بنایا سمندر کو بازار اس نے
زمینوں کو منوایا دوار اس نے — ثوابت کو ٹھہرایا سیار اس نے
لیا بھاپ سے کام لشکر کشی کا
دیا بجلیوں کو سکت آدمی کا

یہ پتھر کا ایندھن ہے جلوانے والا — جہازوں کو خشکی میں چلوانے والا
صداؤں کو سانچے میں ڈھلوانے والا — زمیں کے خزانے اگلوانے والا
یہی برق کو نامہ بر ہے بناتا
یہی آدمی کو ہے ٹیلے پہ اڑاتا

تمدن کے ایواں کا معمار ہے یہ — ترقی کے لشکر کا سالار ہے یہ
کہیں دستکاروں کا اوزار ہے یہ — کہیں جنگجویوں کا ہتھیار ہے یہ
دکھایا ہے نیچا دلیروں کو اس نے
بنایا ہے روباہ شیروں کو اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُسی کی ہے اب چار سُو حکمرانی | کئے اس نے زیر ارمنی اور یمانی
ہوئے رام دیوانِ ماژندرانی | گئے زابلی بھول سب پہلوانی
ہوا اس کی طاقت سے تسخیر عالم
پڑے سامنے اس کے چرکس نہ دیلم
یہ لاکھوں پہ ہے سینکڑوں کو چڑھانا | سواروں کو پیادوں سے ہے زک دلانا
جہازوں سے ہے زورقوں کو بھڑانا | حصاروں کو ہے چٹکیوں میں اُڑانا
ہوا کوئی حربوں سے اس کے نہ سر پر
نہ ٹھہرے زرہ اس کے آگے نہ بکتر
جنھوں نے بنایا اسے اپنا یاور | ہر اک راہ میں اس کو ٹھہرایا رہبر
یہ قول آج کل صادق آتا ہے اُن پر | کہ اک نوع ہے نوع انساں سے برتر
الگ سب سے کام ان کے اور طور ہیں کچھ
اگر سب ہیں انساں تو وہ اور ہیں کچھ
بہت ان کو معجز نما جانتے ہیں | بہت دیوتا ان کو گردانتے ہیں
پہ جو ٹھیک ٹھیک ان کو پہچانتے ہیں | وہ انسان مقتدر انھیں مانتے ہیں
کہ دنیا نے جو کی تھی اب تک کمائی
وہ سب جزو و کل ان کے حصہ میں آئی
کیا علم نے اُن کو ہر فن میں یکتا | نہ ہمسر رہا اُن کا کوئی نہ ہمتا
ہر اک چیز اُن کی ہر کام ان کا | سمجھ بوجھ سے ہے زمانے کی بالا
صنائع کو سب ان کی تکتے ہیں ایسے
عجائب ہیں قدرت کے حیراں ہوں جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیئیے علم نے کھول ان پر خزانے ۔۔۔ چھپے اور ظاہر نئے اور پرانے
دکھائے انھیں غیب کے مال خانے ۔۔۔ بتائے فتوحات کے سب ٹھکانے
ہوا جیسے چھائی ہے سب بحر و بر پر
وہ یوں چھا گئے خاور و باختر پر

یہ سچ ہے کہ ہے اصل تعلیم دولت ۔۔۔ رہی ہے سدا پشتِ حکمت حکومت
ہوئی سلطنت جن کی دنیا سے رخصت ۔۔۔ نہ علم ان میں باقی رہا اور نہ حکمت
نہ یونان محکوم ہو کر رہا کچھ
نہ ایران تاج اپنا کھو کر رہا کچھ

یہ اک خارکش صبر و ہمت میں کامل ۔۔۔ یہ تنہا تھا محنت سے گھٹتا تھا جب دل
کہ جن سختیوں کا اٹھانا ہے مشکل ۔۔۔ وہی ہیں کچھ اے دل اٹھانے کے قابل
حلال آدمی پر ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینا

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا ۔۔۔ تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ دوڑانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اٹھانا ۔۔۔ ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا
زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو یہی زور کا ہے

کرو یاد اپنے بزرگوں کی حالت ۔۔۔ شدائد میں جو ہارتے تھے نہ ہمت
اٹھاتے تھے برسوں سفر کی مشقت ۔۔۔ غریبی میں کرتے تھے کسبِ فضیلت
جہاں کھوج پاتے تھے علم و ہنر کا
نکل گھر سے لیتے تھے رستہ ادھر کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عراقیں و شامات و خوارزم و توراں
جہاں جنس تعلیم سنتے تھے ارزاں
وہیں پائے سیر کر کے کوہ و بیاباں
پہنچتے تھے طلاب افتاں و خیزاں
جہاں تک عمل دین اسلام کا تھا
ہر اک راہ میں ان کا تانا بندھا تھا

نظامیہ نوریہ مستنصریہ
نفیسیہ ستیہ اور صاحبیہ
رواحیہ عزیہ اور قاہریہ
عزیزیہ زینبیہ اور ناصریہ
یہ کالج تھے مرکز سب آفاقیوں کے
حجازی و کردی و قپچاقیوں کے

بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے
کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے
اڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
سدا اپنی گاڑی کو تم آپ ہانکو

بہت خوان بے اشتہا تم نے کھائے
بہت بوجھ بندھ کے تم نے اٹھائے
بہت آس پر ساز کی راگ گائے
بہت عارضی تم نے جلوے دکھائے
بس اب اپنی گردن پہ رکھو جوا تم
کرو حاجتیں آپ اپنی روا تم

تمھیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمھیں درد کا اپنے درماں کرو گے
تمھیں اپنی منزل کا ساماں کرو گے
کرو گے تمھیں کچھ اگر یاں کرو گے
چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سراسر ہو گو سلطنت فیض گستر — رعیت کی خود تربیت میں ہو یاور
مگر کوئی حالت نہیں اس سے بدتر — کہ ہر بوجھ ہو قوم کا سلطنت پر
ہو اس طرح ہاتھوں میں اس کے رعیت
کہ قبضے میں غسال کے جیسے میت
وہی گر تجارت کے اس کو سجھائے — وہی صنعت و حرفت اس کو بتائے
وہی کشتکاری کے آئین سکھائے — وہی اس کو لکھوائے، وہی پڑھائے
ملا جس رعیت کو ایسا سہارا
کیا آدمیت نے اس سے کنارا
یہی سلطنت کی ہے کافی اعانت — کہ ہو ملک میں امن اس کی بدولت
نفوس اور اموال کی ہو حفاظت — حکومت میں ہو اعتدال اور عدالت
نہ توڑا رعیت پہ بے جا ہو کوئی
نہ قانون جھٹ کارفرما ہو کوئی
جہاں ہو یہ انداز فرماں روائی — رعیت کی ہے واں نہیٹ بے حیائی
کہ ہر کام میں آس ڈھونڈے پرائی — کرے آپ اپنی نہ مشکل کشائی
کھڑا ہو سہارے اک اڑدار کے گھر
ہٹی وہ جہاں، آ رہا یہ زمیں پر
گیا اب وہ دل تنگیوں کا زمانا — کہ اپنوں کا حصہ تھا پڑھنا پڑھانا
برہمن کا بیٹے اگر شدر باتا — تو اس پہ نہیں کوئی اب تازیانا
ہوئے ہر طرف سب نشیب و فراز اب
سفید و سیاہ میں نہیں امتیاز اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس اب وقت کا حکم ناطق یہی ہے — کہ جو کچھ ہے دنیا میں تعلیم یہی ہے
یہی آج کل اصل فرماندہی ہے — اسی میں چھپا سرِ شاہنشہی ہے
ملی ہے یہ طاقت اسی کیمیا کو
کہ کرتی ہے یہ ایک شاہ و گدا کو

سکھاتی ہے محکوم کو یہ اطاعت — سمجھاتی ہے حاکم کو راہِ عدالت
دلوں سے مٹاتی ہے نقشِ عداوت — جہاں سے اٹھاتی ہے رسمِ بغاوت
یہی ہے رعیت کو حق دار کرتی
یہی ہے کہ دم سر کو ہموار کرتی

سنی ہے غریبوں کی فریاد اسی نے — کیا ہے غلامی کو برباد اسی نے
رپبلک کی ڈالی ہے بنیاد اسی نے — بنایا ہے پبلک کو آزاد اسی نے
مفید بھی کرتی ہے یہ اور رہا بھی
بناتی ہے آزاد بھی باوفا بھی

تجارت نے رونق ہے یہ اس سے پائی — کہ ہیچ اس کے آگے ہے فرمانروائی
فلاحت کی یہ منزلت ہے بڑھائی — کہ فلاح کرتے ہیں معجز نمائی
ترقی یہ صنعت کو دی ہے بلا کی
کہ ہوتی ہے معلوم قدرت خدا کی

یہ بے اتفاقی ہے قوموں سے کھوتی — یہ قومی محبت کا ہے بیج بوتی!
یہ آپس کے کینے دلوں سے ہے دھوتی — یہ دانے ہے سب ایک لڑ میں پروتی
یہ نقطوں پہ خط کی طرح ہے گذرتی
کروڑوں دلوں کو ہے یہ ایک کرتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں یہ نہیں واں نہ قوم اور نہ ملت نہ ملکی حمایت نہ قومی حمیت!
جدا سب کے رنج اور جدا سب کی راحت الگ سب کی عزت الگ سب کی ذلت
خبر واں نہیں یہ کہ ہے قوم شے کیا
چھپا سرِ حق اس تعلق میں ہے کیا

جنھوں نے کہ تعلیم کی قدر و قیمت نہ جانی مسلط ہوئی ان پہ ذلت
ملوک اور سلاطین نے کھوئی حکومت، گھرانوں پہ چھائی امیروں کے نکبت
رہے خاندانی نہ عزت کے قابل
ہوئے سارے دعوے شرافت کے باطل

نہ چلتے ہیں واں کام کاریگروں کے نہ برکت ہے پیشہ میں پیشہ وروں کے
بگڑنے لگے کھیل سوداگروں کے ہوئے بند دروازے اکثر گھروں کے
کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے
وہ ہیں اب دھرے ہات پر ہات بیٹھے

ہنر اور فن واں ہیں سب گھٹتے جاتے ہنرمند ہیں روز و شب گھٹتے جاتے
ادیبوں کے فضل و ادب گھٹتے جاتے طبیب اور ان کے مطب گھٹتے جاتے
ہوئے پست سب فلسفی اور مناظر
نہ ناظم ہیں سرسبز ان کے نہ ناثر

اگر اک پہننے کو ٹوپی بنائیں تو کپڑا وہ اک اور دنیا سے لائیں
جو سینے کو وہ ایک سوئی منگائیں تو مشرق سے مغرب میں لینے کو جائیں
ہر اک شے میں غیروں کے محتاج ہیں وہ
مکینکس کی رو میں تاراج ہیں وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ پاس ان کے جا در نہ بستر ہے گھر کا　　نہ برتن ہیں گھر کے نہ زیور ہے گھر کا
نہ چاقو نہ قینچی نہ نشتر ہے گھر کا　　صراحی نہ ہے گھر کی نہ ساغر ہے گھر کا
کنول مجلسوں میں قلم دفتروں میں
اثاثہ ہے سب عاریت کا گھروں میں

جو مغرب سے آئے نہ مال تجارت　　تو مرجائیں بھوکے وہاں اہل حرفت
ہو تجار پر بند راہ معیشت　　دکانوں میں ڈھونڈے نہ پائے بضاعت
پرائے سہارے ہیں بیوپار وان سب
طفیلی ہیں سیٹھ اور تجار وان سب

یہ ہیں ترک تعلیم کی سب بلائیں　　وہ کاش اب بھی غفلت سے باز اپنی آئیں
مبادا رہ عافیت پھر نہ پائیں　　کہ ہیں بے پناہ آنے والی بلائیں
ہوا بڑھتی جاتی سر رہگذر ہے
چراغوں کو فانوس بن اب خطر ہے

لیئے فرد بخشی دوراں کھڑا ہے　　ہر اک قوم کا جائزہ لے رہا ہے
جنھیں ماہر اور کرتبی دیکھتا ہے　　انھیں تخت تا تیغ و طبل دلوا ہے
یہ ہیں بے ہنر یک قلم چھٹتے جاتے
رسالوں سے نام ان کے ہیں کٹتے جاتے

بس اب علم وفن کے وہ پھیلاؤ ساماں　　کہ نسلیں تمھاری بنیں جن سے انساں
غریبوں کو راہ ترقی ہو آساں　　امیروں میں ہو نور تعلیم تاباں
کوئی ان میں دنیا کی عزت کو تھامے
کوئی کشتیٔ دین و ملت کو تھامے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنے قوم کھانے کمانے کے قابل ۔ زمانے میں ہو مُنہ دکھانے کے قابل
تمدّن کی مجلس میں آنے کے قابل ۔ خطاب آدمیت کا پانے کے قابل
سمجھنے لگیں اپنے سب نیک و بدوہ
لگیں کرنے آپ اپنی اپنی مدد وہ

کرو قدر ان کی ہنر جن میں پاؤ ۔ ترقی کی اور اُن کو رغبت دلاؤ
دل اور حوصلے ان کے مل کر بڑھاؤ ۔ ستوں اس کھنڈر گھر کے ایسے بناؤ
کوئی قوم کی جن سے خدمت بن آئے
بٹھائیں انھیں سر پہ اپنے پرائے

کروگے اگر ایسے لوگوں کی عزت ۔ تو پاؤگے اپنے میں تم ایک جماعت
بڑھائے گی جو قوم کی شان و شوکت ۔ گھرانوں میں پھیلائے گی خیر و برکت
مدد جس قدر تم سے وہ آج لے گی
عوض تم کو کل اس کا وہ چند دے گی

ترقی کے یوناں کے اسباب کیا تھے ۔ ہُنر پر جہاں پیر و برنا فدا تھے
تمدّن کے میداں میں زور آزما تھے ۔ وطن کی محبت میں یکسر فنا تھے
مقاصد بڑے اور ارادے تھے عالی
نہ تھا اس سے چھوٹا بڑا کوئی خالی

سبب کچھ نہ تھا اس کا بجز قدر دانی ۔ کہ ہوتے تھے جو علم و حکمت کے بانی
ترقی میں کرتے تھے جو جاں فشانی ۔ حیات ان کو ملتی تھی واں جاودانی
وطن جیتے جی اُن پہ قرباں تھا سارا
پس از مرگ پجتے تھے وہ آشکارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی گرُ نے تھا جوش سب کو دلایا	کہ تھا اک جزیرہ نے رتبہ یہ پایا
اسی شوق نے تھا دلوں کو بڑھایا	اسی نے تھا یُونان کو یوناں بنایا
اسی اُمید پر کوششیں تھیں یہ ساری
کہ ہو قوم کے دل میں عظمت ہماری

جنھیں مُلک میں اپنی رکھنی ہو وقعت	جنھیں سلطنت کی ہو مطلوب قربت
جنھیں تھا منی ہو گھرانے کی عزت	جنھیں دین کی ہو نہ منظور ذلت
جنھیں نسل واولاد ہو اپنی پیاری
انھیں فرض ہے قوم کی غمگساری

بہت دل ہیں نرم ان دنوں ہوتے جاتے	کہ حالت یہ ہیں قوم کی اُلٹے ہوتے
تنزل پہ ہیں اس کے آنسو بہاتے	نہیں آپ کچھ کر کے لیکن دکھاتے
خبر بھی ہے دل ان کے جلتے ہیں کس پہ
وہ ہیں آپ ہی ہات ملتے ہیں جس پہ

رئیسوں کی جاگیرداروں کی دولت	فقیہوں کی دانشوروں کی فضیلت
بزرگوں کی اور واعظوں کی نصیحت	ادیبوں کی اور شاعروں کی فصاحت
نہ جچے تب کچھ آنکھوں میں اہل وطن کی
جو کام آئے بہبود میں انجمن کی

جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت	جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت
رہی ہے نہ ہرگز رہے گی سلامت	نہ شخصی بزرگی نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہو گی جڑ اس گلستاں میں جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذخیرہ ہے جب چیونٹا کوئی پاتا	تو بھاگا جماعت میں ہے اپنی آتا
انھیں ساتھ لے کے ہے یاں سے جاتا	فتوح اپنی ایک ایک کو ہے دکھاتا

سدا ان کے ہیں اس طرح کام چلتے
کمائی سے ایک اک کی لاکھوں ہیں پلتے

جب اک چیونٹا جس میں دانش نہ حکمت	بنی نوع کی اپنے بر لائے حاجت
معیشت سے ایک اک کو بخشے فراغت	کرے اُن پہ وقف اپنی ساری غنیمت

تو اس سے زیادہ ہے بے غیرتی کیا
کہ ہو آدمی کو نہ پاس آدمی کا

غضب ہے کہ جو نوع ہو سب سے برتر	گنے آپ کو جو کہ عالم کا سرور
فرشتوں سے جو سمجھے اپنے کو بڑھ کر	خدا کا بنے جو کہ دنیا میں مظہر

نہ ہو آدمی کا نشاں اس میں اتنا
مسلّم ہے مٹی کے کیڑوں میں جتنا

الٰہی! بحقِ رسولِ تہامی	ہر اک فردِ انساں کا تھا جو کہ حامی
جسے دُور و نزدیک تھے سب گرامی	برابر تھے مکّی و زنگی و شامی

شریروں کو ساتھ اپنے جس نے نباہا
بُروں کا ہمیشہ بھلا جس نے چاہا

طفیل اُس کا اور اُس کی عزت کا یارب	بکثرت جلالت اُس کی اُمت کا یارب
اک ابر اس پہ بھیج اپنی رحمت کا یارب	غبار اُس سے جو دھوئے ذلت کا یارب

کہ ملّت کو ہے ننگ ہستی سے اُس کی
ہوا پست اسلام پستی سے اُس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھیں کل کی فکر آج کرنی سکھا دے
ذرا اُن کی آنکھوں سے پردہ اُٹھا دے
کمیں گاہِ بازیٔ دوراں دکھا دے
جو ہونا ہے کل آج ان کو سجھا دے

چھتیں پاٹ لیں تاکہ باراں سے پہلے
سفینہ بنا رکھیں طوفاں سے پہلے

بچا ان کو اس تنگنائے بلا سے
کہ رستہ ہو گم رہ رو و رہنما سے
نہ اُمّید یاری ہو یارِ آشنا سے
نہ چشم اعانت ہو دست و عصا سے

چپ و راس چھائی ہوئی ظلمتیں ہوں
دلوں میں امیدوں کی جا حسرتیں ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ حال

بحضورِ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ اکمل التحیات

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
اُمت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہُوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کہ تھا شرک سے عالم کا نگہباں
اب اُس کا نگہباں اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آکے پڑا ہے

جس دین نے غیروں کے تھے دل آکے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جُدا ہے

جو دین کہ ہمدردِ بنی نوعِ بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیرِ غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جو دین کہ گودوں میں پلا تھا حکما کی
وہ عرصۂ تیغِ جہلا و سفہا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیاں تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ سرا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

یاں راگ ہے دن رات تو واں رنگ شب و روز
یہ مجلسِ اعیاں ہے وہ بزمِ شرفا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں — پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے
دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے — اک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے
ہے دین کی دولت سے بہا علم سے رونق — بے دولت و علم اس میں نہ رونق نہ بہا ہے
شاہد ہے اگر دین تو علم اس کا ہے زیور — زیور ہے اگر علم تو مال اس کی جلا ہے
جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت — اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے
گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی — پر نام تری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر — مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے
جس قصر کا تھا سر بفلک گنبدِ اقبال — ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے
بیڑا تھا نہ جو بادِ مخالف سے خبردار — جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اس کے ہوا ہے
وہ روشنیٔ بام و درِ کشورِ اسلام — یاد آج تلک جس کی زمانے کو ضیا ہے
روشن نظر آتا نہیں واں کوئی چراغ آج — بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے
عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سُو — اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزمِ عزا ہے
چاؤش تھے للکارتے جن رہ گذروں میں — دن رات بلند ان میں فقیروں کی صدا ہے
وہ قوم کہ آفاق میں جو سر بفلک تھی — وہ یاد میں اسلاف کے اب رو بقضا ہے
جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی — اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے
کھوج ان کے کمالات کا لگتا ہے اب اتنا — گم دشت میں اک قافلہ بے طبل و درا ہے
بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی — ہے اس سے یہ ظاہر کہ یہی حکم قضا ہے
تھی آس تو تھا خوف بھی ہمراہ رجا کے — اب خوف ہے آس ہے دلوں میں نہ رجا ہے
جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلا ہے
دیکھے ہیں یہ دن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ برے کام کا انجام برا ہے
کی زیب بدن سب نے ہی پوشاک کتاں کی — اور برف میں ڈوبی ہوئی کشور کی ہوا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درکار ہیں یاں معرکے میں جوشن و خفتاں — اور دوش پہ یاروں کے وہی کہنہ ردا ہے
دریائے پُر آشوب ہے اک راہ میں حائل — اور بیٹھ کے گھڑ ناؤ پہ یاں قصدِ شنا ہے
ملتی نہیں اک بوند بھی پانی کی جہاں مفت — واں قافلہ سب گھر سے تہی دست چلا ہے
یاں نکلے ہیں سودے کو درم لے کے پرانے — اور سکّہ رواں شہر میں مدت سے نیا ہے
فریاد ہے اے کشتیِ امت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے
اے چشمۂ رحمت بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ — دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے
جس قوم نے گھر اور وطن تجھ سے چھڑایا — جب تو نے کیا نیک سلوک ان سے کیا ہے
صدمہ دُرِ دنداں کو ترے جن سے کہ پہنچا — کی ان کے لیے تو نے بھلائی کی دعا ہے
کی تو نے خطا عفو ہے ان کینہ کشوں کی — کھانے میں جنھوں نے کہ تجھے زہر دیا ہے
سو بار ترا دیکھ کے عفو اور ترحم — ہر باغی و سرکش کا سر آخر کو جھکا ہے
جو بے ادبی کرتے تھے اشعار میں تیری — منقول انہی سے تری پھر مدح و ثنا ہے
برتاؤ ترے جب کہ یہ اعدا سے ہیں اپنے — اعدا سے غلاموں کو کچھ امید سوا ہے
کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں — خطروں میں بہت جس کا جہاز آ کے گھرا ہے
امت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن — دلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدہ میں ہمارے — وہ تیری محبت تری عترت کی ولا ہے
ہر چپقلشِ دہرِ مخالف میں ترا نام — ہتھیار جوانوں کا ہے پیروں کا عصا ہے
جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی — وہ خاک ہمارے لئے داروئے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف — اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت — کعبے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا — اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے — نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ تجھ پہ زیادہ ... اخبار میں الطالح لی ہم نے سُنا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی ... ہاں ایک دُعا تیری کہ مقبُول خُدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزّت کے ہیں خواہاں ... پر فکر ترے دین کی عزّت کی سدا ہے

گر دین کو جوکھوں نہیں ذلّت سے ہماری ... اُمت تری ہر حال میں راضی برضا ہے

عزّت کی بہت دیکھ لیں دُنیا میں بہاریں ... اب دیکھ لیں یہ بھی کہ جو ذلّت میں مزا ہے

ہاں حالیؔ گستاخ نہ بڑھ حدِّ ادب سے ... باتوں سے ٹپکتا تری اب صاف گلا ہے

ہے یہ بھی خبر تجھ کو کہ ہے کون مخاطب ... یاں جُنبشِ لب خارج از آہنگِ خطا ہے

ختم شد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکمل فرہنگ مسدس حالی صفحہ وار

الفاظ	معانی
ص ۲۵	
مسدس	وہ نظم جس کا ہر ایک بند چھ مصرعوں کا ہو۔
مدوجزر	اُتار چڑھاؤ۔ جوار بھاٹا۔ اس کتاب میں اسلام کی ترقی و تنزل کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس لیے اس کو مدوجزر اسلام کہا گیا ہے۔
بقراط	مشہور یونانی طبیب جزیرہ کوس میں قریباً سنہ ۴۶۰ ق۔م میں پیدا ہوا۔ اور قریب سنہ ۳۷۷ ق۔م میں وفات پائی۔ علم طب میں ۷۲ کتابیں اس کے نام سے منسوب ہیں۔ عربی طب میں سب سے پہلے اسی کی کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے۔
مُہلک	(اسم فاعل) ہلاک کرنے والا مار ڈالنے والا۔
ہذیان	بکواس۔ بے سر و پا باتیں۔
سبب	باعث۔ وجہ
علامت	نشانی مُراد وہ ظاہری کیفیت جس سے بیماری پہچانی جائے۔
تشخیص	بیماری کی پہچان۔
خطائیں	غلطیاں۔
جی چُرانا	بچنا۔ کوتاہی کرنا۔ جان بچانا۔
رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ۔
مانوس	اُنس کیا ہوا۔ مُراد مشورہ قبول کرنے والا۔
مایوس	نااُمید۔
قوم	ایک نسل کے لوگ مُراد مُسلمان
بھنور	گرداب۔
طوفان	بپا ہونا۔ طوفان اُٹھنا۔
گماں	عیاں۔ گمان۔
کروٹ نہ لینا	بے خبر سونا۔ بے پروا ہونا۔
اہلِ کشتی	کشتی والے مراد مُسلمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص ۲۶

ادبار : بدبختی۔ بدنصیبی۔ تنزل۔

فلاکت : تنگدستی۔ بدقسمتی۔

سماں دکھلانا : رنگ دکھانا۔

نحوست : سعادت کی ضد۔

پس وپیش : آگے پیچھے۔

منڈلانہ : چکر لگانا۔

چپ وراست : دائیں بائیں۔

صدا : آواز۔

کل : گذشتہ زمانہ مُراد ہے۔

آج : موجودہ زمانہ مُراد ہے۔

غفلت : بے توجہی۔

تنزل : زوال۔ گر جانا۔ گراوٹ۔

قناعت : صبر

رعونت : غرور۔ آن بان۔

خوابِ راحت : آرام کی نیند۔ میٹھی نیند

رشک : دوسروں کو اپنی نسبت بہتر حالت میں دیکھ کر خود بھی ویسا بننے کی خواہش کرنا۔

بہائم : جمع بہیمہ چوپائے۔ وحشی جانور

شاداں : خوش و خرم۔

ارمان : آرزو۔

ترساں : ڈرنے والے۔

خواہاں : خواہشمند۔ طلبگار۔

دینِ برحق : سچا مذہب۔ مُراد اسلام ہے۔

اعدا : (جمع عدو) دشمنوں۔

اخوان : (جمع اخ) بھائیوں

وحوش : (جمع وحشی) جنگلی جانور، مراد غیر مہذب اقوام۔

درندوں : خونخوار جانور مُراد وحشی اقوام۔

غمخوارِ دوراں : زمانے کا ہمدرد

گڈریا : چرواہا۔

عالم : جہان۔ دُنیا۔

سلطان : بادشاہ۔

خطّہ : علاقہ۔ ملک۔ مُراد ملکِ عرب۔

گراں کر دیا اس کا عالم سے پلّہ : مُلکِ عرب کی حیثیت ساری دُنیا کے مُلکوں کے مقابلہ میں بڑھا دی۔

اس بند میں قرآن شریف کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (سورۃ آل عمران)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔
خدا نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا
کی اور تم اُس کے فضل سے آپس میں
بھائی بھائی ہو گئے۔
یہ کچھ : اتنا زیادہ۔
جزیرہ نما : خشکی کا وہ خطہ جس کے تین طرف
پانی اور ایک طرف خشکی ہو۔
پیوند جدا ہونا : بے تعلق ہونا۔
کشورستان : (اسم فاعل ترکیبی) ملک پر
قبضہ کرنے والا۔
کشورکشا : (اسم فاعل ترکیبی) ملک فتح کرنے والا
تمدن : تہذیب، شائستگی جسے انگریزی
میں سویلزیشن کہتے ہیں۔

ص ۲۷

روح پرور : فرحت بخشنے والی۔
کہ قابل ہی پیدا ہوں . . . . الخ
جس سے ذہین اور قابل لوگ پیدا ہوں۔
دل کا کنول کھلنا : طبیعت کا شگفتہ ہونا۔
طبیعت میں ولولہ پیدا ہونا۔
صحرا : ریگستان جنگل
آبِ باراں : بارش کا پانی

سنگلاخ : پتھریلی زمین۔
آتش فشاں : آگ برسانے والی، مراد
سخت گرم۔
بادِ صرصر : آندھی، جھکڑ
سراب : صحرا کی چمکتی ہوئی ریت جو دور
سے پانی معلوم ہوتا ہے۔
بیابان : جنگل، صحرا۔
خارِ مغیلاں : کیکر کے کانٹے۔
کھیتہ : وہ زمین دوز جگہ جس میں کسان
اناج جمع رکھتے ہیں۔
کائنات : مراد حیثیت
جلوہ گر تھی : نمایاں تھی۔
فطرت : جبلت، اصل خمیر، طبیعت کی اصلی حالت۔
طبعِ بشر : انسانی طبیعت۔
وہ اپنی فطرت پہ طبعِ بشر تھی : یعنی انسان
جیسے پیدا ہوئے تھے ایسے ہی تھے۔ تہذیب
تمدن نے ان پر رنگ نہ پھیرا تھا۔
سربسر : ایک سرے سے دوسرے سرے
تک۔ تمام کی تمام۔
بن جُتی : (صفت) جس زمین کو جوتا نہ گیا ہو۔
(طبع بشری کو جبکہ وہ تہذیب سے عاری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی بن عیسیٰ سے تشبیہہ دی ہے)

کہیں آگ پجتی تھی . . . الخ۔ عرب میں زمانۂ جاہلیت میں مختلف مذہب کے لوگ تھے۔ صابئین کا فرقہ آگ اور ستاروں کی تعظیم کرتا تھا۔ عیسائی تثلیث کے قائل تھے، اور قریش بُت پرست تھے۔

بے محابا : بیدھڑک۔

کواکب پرستی : (کواکب جمع کوکب) ستاروں کی پرستش۔

تثلیث : عیسائیوں کے نزدیک باپ بیٹا اور روح القدس پر ایمان لانا۔

شیدا : عاشق، مجازاً معتقد

بُتوں کا عمل : بتوں کی حکومت۔ بتوں کا دور دورہ۔

سُو بسُو : ہر طرف۔

جا بجا : ہر جگہ۔

کرشمہ : تعجب خیز کام چمتکار۔

راہب : عیسائیوں کا تارک الدنیا درویش عیسائی پادریوں کا وہ فرقہ جو ساری عمر برہمچاری رہتا ہے۔

صید : شکار۔

طلسم : بھول بھلیاں۔ مجازاً حیرت انگیز کام۔

کاہن : یہودیوں کی ہیکل (بیت المقدس) کا خدمت گار۔ غیبی خبر دینے والا۔ جادوگر۔ فال بین۔

قید تھا : گرفتار تھا۔ مبتلا تھا۔

وہ دُنیا میں گھر سب سے پہلا خُدا کا : اس سے مُراد خانہ کعبہ ہے جو بیت المقدس سے ۹۹۵ برس سے پہلے اور مسیح کی ولادت سے دو ہزار برس پہلے تعمیر ہوا تھا۔

خلیل : حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے۔

بِنا : بنیاد۔ عمارت۔

ازل : زمانہ کا آغاز۔ شروع زمانہ۔

مشیّت : رضائے خدا۔ خدا کی مرضی مراد خُدا۔

تاکنا : انتخاب کرنا۔ چُننا۔

چشمہ ہُدیٰ کا : ہدایت کا چشمہ۔

تیرتھ : زیارت گاہ۔ مقامِ زیارت۔

بُت پرست : مورتی پوجا کرنے والا۔

نامِ حق : نامِ خدا۔ خدا کا نام

جویا : متلاشی۔ تلاش کرنے والا۔

صـ ۲۸

قبیلہ : خاندان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہُبل، صفا، عزیٰ، نائلہ: مختلف بُتوں کے نام ہیں۔ جن کی پُوجا مختلف قبائل کرتے تھے (اسلام سے پہلے کعبہ ایک بُت خانہ تھا)

ابرِ ظُلمت: تاریکی کا بادل۔ مُراد کفر۔

مہرِ انور: روشن سُورج مُراد جلوہ حق۔

فاران کی چوٹیوں پر: فاران۔ مکہ معظمہ کا مشہور پہاڑ۔ اس بند کے آخری حصہ میں اس بشارت کی طرف اشارہ ہے جو بعثت آنحضرت کی بابت توریت میں آیا ہے۔ "وہ خدا کوہِ سینا سے نکلا اور کوہ ساعیر سے چمکا اور کوہِ فاران سے ظاہر ہوا"۔ کوہ سینا کو حضرت موسیٰ، کوہ ساعیر کو حضرت عیسیٰ اور کوہ فاران کو آنحضرت صلعم سے نسبت دی ہے۔

چلن: ڈھنگ طور طریق۔

یگانہ: یکتا۔ بے مثل۔

وحشیانہ: وحشیوں جیسے۔

قانون کا تازیانہ: قانون کا کوڑا یعنی قانونی سزا۔

قتل و غارت: ماردھاڑ۔

بیباک: نڈر۔ بے خوف۔

اُٹھ بیٹھنا: صدکرنا۔

صدہا: جمع صد۔ سینکڑوں۔

بگڑ بیٹھنا: لڑائی پہ آمادہ ہو جانا۔

شرارا: چنگاری۔

بھڑک اُٹھنا: جل اُٹھنا۔

بکر اور تغلب: عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں جن میں صرف ایک اونٹ پر ۴۹۴ء سے ۵۳۴ء تک لڑائی جاری رہی اور اور بڑھتے بڑھتے تمام قبیلوں میں پھیل گئی اور ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ عرب اس لڑائی کو حربِ بسوس کہتے ہیں۔ لڑائی کا سبب یہ تھا کہ بکر خاندان کی ایک عورت بسوی نامی کے ہاں ایک مہمان آیا۔ اس مہمان کی اونٹنی چرتی ہوئی کلیب کی چراگاہ میں جو خاندان بنی تغلب میں سے تھا چلی گئی۔ اور کلیب نے اس کے تھنوں کو اپنے تیر سے زخمی کر دیا۔ یہ بات بنی بکر کو بہت ناگوار معلوم ہوئی اور لڑائی چھڑ گئی۔

صفائی کر دینا: نیست و نابود کر دینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہالت : نادانی ۔ بیوقوفی۔

لبِ جُو : ندی کا کنارہ۔

تکرار : لڑائی جھگڑا۔

کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا : اس بند میں داہس والی جنگ کی طرف اشارہ ہے جو عرب میں ۵۲۸ء سے ۶۳۱ء تک جاری رہی۔ جو اس ایک گھوڑا تھا جو گھوڑ دوڑ میں آگے بڑھنا چاہتا تھا کہ ایک آدمی نے سامنے آکر بدکا دیا۔ بس اتنی سی بات پر لڑائی ہو گئی۔ جس پر قبیلے کے قبیلے کٹ مرے۔ آخر یہ لڑائی اس وقت ختم ہوئی جب بعض قبیلے پیغمبرِ اسلام پر ایمان لائے۔

ص ۲۹

دُختر : لڑکی۔

شماتت : طعنہ۔ کسی کے نقصان سے خوش ہونا کسی کی خستہ حالی پر خوش ہونا۔

بے رحم مادر : ظالم ماں۔

تیور پھرے دیکھنا : بدلی ہوئی نگاہ دیکھنا۔

دل لگی : مشغلہ۔

گھٹی میں پڑا ہونا : لڑکپن سے کسی چیز کا عادی ہونا۔

تعیّش : عیش و عشرت۔ رنگ رلیاں منانا۔

دیوانگی : پاگل پن (حاصل مصدر)

غرض : خلاصۂ کلام یہ ہے۔

یکا یک : اچانک۔ یکدم (حرف مفات)

غیرتِ حق : یعنی خدا کی غیرت جوش میں آئی اور وہ اپنی مخلوق کو گمراہی میں نہ دیکھ سکا۔

بوقبیس : عرب کے ایک پہاڑ کا نام ہے جس کے دامن میں مغرب کی طرف شہر مکہ آباد ہے۔

ابرِ رحمت : رحمت کا بادل۔

بطحاؔ : وہ مقام جہاں سنگریزے کثرت سے ہوں وہ مقام جو مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے مگر عموماً اس لفظ کا اطلاق سرزمین مکہ پر ہوتا ہے۔

خاکِ بطحا : مکہ کی زمین۔

ودیعت : امانت مراد آنحضرت صلعم کا وجودِ مبارک۔

آمنہ : آنحضرت کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ہے جو وہب بن عبد مناف کی دختر فرخندہ اختر تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہویدا : ظاہر۔ آشکارا۔

دُعائے خلیل اور نوید مسیحا : حضرت ابراہیمؑ کی دُعا اور حضرت مسیحؑ کی خوشخبری۔ اس مصرعہ میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اَنَا دُعَاءُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَبِشَارَۃُ اَخِیْ عِیْسٰی " میں اپنے دادا حضرت ابراہیمؑ کی دُعا اور اپنے بھائی حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے جیسا کہ سورۂ بقر کے رکوع ۱۵ میں مذکور ہے کہ الٰہی مکہ والوں میں ایک نبی انہی میں سے بھیج اور حضرت عیسیٰؑ نے جیسا کہ سورہ صف کے پہلے رکوع میں اور انجیل یوحنا کے سولھویں باب میں ہے اپنی قوم کو بشارت دی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ جس کا نام فارقلیط یا احمد ہوگا۔

محو ہونا : مٹ جانا۔ نابود ہونا۔

آثارِ ظلمت : (آثار جمع اثر) تاریکی کے نشانات یعنی کفر کی تاریکی کے نشانات۔

طالع ہونا : طلوع ہونا (سورج چاند کا ظاہر ہونا)

ماہ برجِ سعادت : نیک بختی کے برج کا چاند (آنحضرت صلعم کی ذاتِ مبارک سے مراد ہے۔

چاندنی چھٹکنا : چاند کی روشنی کا پھیلنا۔

ابر : بادل۔

ماہتابِ رسالت : پیغمبری کا چاند مراد آنحضرت صلعم۔

پہ : مگر، لیکن

لطفِ خدا : خدا کی مہربانی۔

چاند کا کھیت کرنا : چاند کا نکلنا۔

غارِ حرا : حرا ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ اس میں ایک غار ہے جس میں آنحضرت نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

مراد بر لانا : آرزو پوری کرنا۔

ملجا : جائے پناہ۔

ماویٰ : ٹھکانہ۔ جائے پناہ۔

مولیٰ : آقا، مالک۔ اس بند میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے " وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ " یعنی اے پیغمبر اسلام ہم نے تم کو دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا (سورۂ انبیاء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صنہ۳

خطا کار: قصوروار۔ گناہگار۔

درگزر کرنا: معاف کرنا۔

بداندیش: (اسم فاعل ترکیبی) بُرا سوچنے والا دشمن

دل میں گھر کرنا: دل میں اثر کرنا۔ فریفتہ کرنا۔ معتقد بنانا۔

مفاسد: (جمع مفسد) خرابیاں۔ بُرائیاں۔

زیر و زبر کرنا: تہ و بالا کرنا نیست و نابود کرنا۔

قبائل: (جمع قبیلہ) قبیلوں

شیر و شکر کرنا: خوب ملانا۔

نسخۂ کیمیا: قرآن پاک سے مراد ہے۔

مسِ خام: کچا تانبا۔

کندن

مس خام کو جس نے کندن بنایا: یعنی جس نے غیر مہذب عرب کو مہذب بنایا

کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا: یعنی اُن کو حق و باطل میں امتیاز کا راستہ بتا دیا۔

قرنوں: صدیوں مراد ایک دراز عرصہ۔

کایا پلیٹ دینا: یکسر حالت بدل دینا۔

موجِ بلا: تباہی انگیز لہر۔ وہ لہر جو بلا کا حکم رکھتی ہو۔

ہوا کا رُخ پھرنا: زمانے کی روش بدل جانا۔

طبیعت: فطرت

جوہر: مُراد خُوبی قابلیت۔

مٹی میں مل کر مٹی ہونا: تباہ و برباد ہو جانا۔

یہ تھا ثبت علم قضا و قدر میں: لیکن اس بات کا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم تھا۔

طلاء: سونا۔ کندن۔

وہ فخرِ عرب زیبِ محراب و منبر: جو عرب کے لیے باعثِ فخر اور محراب و منبر کے لیے باعثِ زینت تھی (آنحضرت کی ذاتِ اقدس مُراد ہے)

حسبِ فرمانِ داور: خدا کے حکم کے مطابق

سُوئے دشت: جنگل کی طرف۔

کوہِ صفا: صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں۔ حج کے درمیان سات بار ان کے درمیان دوڑنے کا حکم ہے۔ جب حضرت سارہ کے کہنے سے حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و دانہ میدان میں چھوڑ دیا اور وہ ان سے جدا ہو کر صفا اور مروہ پہاڑیوں میں پہنچے تو اضطراب کی حالت میں ان پہاڑیوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درمیان کبھی تیزی سے آگے بڑھتے اور کبھی پیچھے ہٹ آتے تھے۔ اس امر کی یاد میں مسلمانوں کو ایامِ حج میں اِن پہاڑیوں کے درمیان دوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سُوئے دشت: جنگل کی طرف۔

آلِ غالب: رسولِ خدا کے دسویں دادا کا نام غالب ہے جو عدنان سے گیارہ پُشت نیچے ہیں۔ قریش کے اکثر قبائل خصوصاً بنی ہاشم اور بنی اُمیّہ آلِ غالب کہلاتے ہیں۔

صادق: سچا (اسم فاعل)

کاذب: جھوٹا (اسم فاعل)

قول: بات

باور کرنا: یقین کرنا۔ سچ جاننا۔

فوجِ گراں: بھاری لشکر۔

پشتِ کوہِ صفا: کوہِ صفا کے پیچھے

گھات: موقعہ۔

صدا ۱۳

امین: امانت دار۔ عرب کے لوگ بعثت سے پہلے آنحضرتؐ کو امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

دل نشین: دل میں بیٹھ جانے والی مؤثر۔ سچی

خلاف: جھوٹ۔

اصلا: ہرگز

صوتِ ہادی: ہدایت کرنے والے کی آواز۔

ہادی: (اسم فاعل) ہدایت کرنے والا رہنما۔

لگن: شوق۔

دشت و جبل: جنگل اور پہاڑ (جبل کی جمع جبال)

شریعت: رستہ۔ طریقہ۔ مجازاً دین اسلام کے اصول و قواعد۔

حقیقت کا گُر: صداقت کا اُصول۔

ازل کا پیمان: ابتدائی وعدہ۔ اس کا اشارہ قرآن پاک کی اس آیت کی طرف ہے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى یعنی جب خدا نے روحوں سے دریافت کیا۔ "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں۔ تو اُنھوں نے کہا۔ "بلٰی" یعنی "ہاں کیوں نہیں"۔

دورِ صہبائے بطلاں: گمراہی کی شراب کا زمانہ۔ یعنی گمراہی کا زمانہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مے حق : خدا کی وحدانیت کی شراب
محرم نہ تھی : واقف نہ تھی۔
اچھوتا : جس کو کسی نے چھوا نہ ہو غیر مستعمل
توحید : خدا کی وحدانیت کا اقرار۔
جام : پیالہ (یعنی جس توحید کی اسلام نے تعلیم دی وہ پہلے مذاہب کے حصہ میں نہیں آئی تھی۔
خم معرفت : معرفت کا مٹکا۔
معرفت : خدا کی پہچان حقیقت کا علم۔
منہ خام تھا : منہ بند تھا یعنی خدا کی معرفت سے ابھی کسی کو علم نہ تھا۔
قضا اور جزا : مراد روزِ قیامت۔
مبدا : شروع ہونے کی جگہ مراد ابتداء۔
منتہا : ختم ہونے کی جگہ مراد انتہا۔
لو لگانا : تعلق پیدا کرنا۔ پریت جوڑنا۔
ماسوا : خدا کے سوا
راعی : چرواہا۔ گڈریا مراد پیغمبر اسلام
للکار کر پکارنا : پرجوش آواز سے پکارنا

صـ ۳۲

ذات واحد : مراد ذات باری
عبادت : پرستش۔

شہادت : گواہی
اطاعت : حکم ماننا۔ فرمانبرداری۔
غضب : قہر
طلب : جستجو۔ تلاش
مبرا : بری۔ خالی۔ پاک
شرکت : شریک ہونا (اُس کی خدائی میں کوئی شریک نہیں۔
خرد : عقل۔
ادراک : سمجھ۔ فہم
رنجور : عاجز۔ بے بس
مہر و مہ : چاند اور سورج
ادنیٰ : سب سے کم درجہ بہت معمولی اس کے مقابلے میں "اعلیٰ" ہے۔
جہاندار : شاہنشاہ۔
مغلوب و مقہور : عاجز اور مطیع (یہ دونوں لفظ گرامر میں اسم مفعول ہیں)
صدیق : نہایت سچا۔ مراد وہ شخص جو انبیاء پر ایمان لائے اور تمام عمر راستبازی میں بسر کرے۔
مجبور : بے بس۔ عاجز۔
پرسش : پوچھ گچھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہبان : جمع راہب۔ عیسائیوں کے درویش۔
احبار : جمع حبر۔ یہودیوں کے علماء دین۔
ابرار : جمع بر۔ نیک بندے۔
احرار : جمع حر۔ آزاد اور بے تعلق۔

تم اوروں کی مانند دھوکا نہ کھانا :

اس میں عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے جو مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں جو ذیل کی حدیث کا مضمون ہے :
لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ۔ یعنی میری زیادہ تعریف نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے ابنِ مریم کی حد سے زیادہ تعریف کی۔ مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول سمجھو۔

بڑھا کر بہت تم نہ مجھ کو گھٹاؤ : یعنی مسیحوں کی طرح تم مجھ کو بڑھا کر الوہیت کے درجے تک نہ پہنچا دینا۔ کیونکہ اس طرح دین کے مخالفوں کو اعتراض کا موقعہ ملتا ہے اور دین کی تحقیر ہوتی ہے پس انبیا کو ان کی حد سے بڑھا دینا۔ گویا ان کے رتبہ کو دنیا کی نظر میں گھٹا دینا ہے۔

سرفگندہ : سر جھکائے ہوئے۔
تربت : قبر۔
صنم : بت۔
سرخم کرنا : سر جھکانا
بیچارگی : عاجزی۔ لاچاری۔ بے بسی
ایلچی : قاصد۔ پیغامبر۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے : قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ یعنی میں بھی تم ہی جیسا انسان ہوں مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

ص ۳۳

قبلۂ کج : باطل قبلہ۔ مراد بت پرستی یا باطل مذہب۔
علاقہ : تعلق۔ لگاؤ۔
گنج دولت : مال و دولت کا خزانہ۔
معیشت : روزی کمانا۔
آداب : جمع ادب۔ مراد اصول و قواعد طور و طریق۔
تمدن : تہذیب۔ شائستگی
باب : کتاب کا ایک حصہ۔
حرص و رغبت : شوق۔ چاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفاقت : ساتھ۔

فرزند و زن : بچے اور بیوی

غنیمت ہے : قدر کے قابل ہے۔

علالت : بیماری۔ مرض

فراغت : فرصت۔ بے فکری۔

مشاغل : جمع مشغلہ۔ شغل۔ کام۔ مصروفیت۔

زحمت : تکلیف

اقامت : ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔

رحلت : کوچ کرنا۔ سفر کرنا۔

مہلت : فرصت۔ چھٹی۔

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے : اس بند میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔

یعنی پانچ چیزیں پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو بیماری سے پہلے تندرستی غریبی سے پہلے امیری، کام سے پہلے فرصت اور موت سے پہلے زندگی۔

یاں : مراد دنیا

واں : مراد آخرت

صد ۴۲

نوعِ انساں : انسانی نسل۔ تمام اولادِ آدمؑ

شب و روز : رات اور دن۔

راحت : آرام۔

بشر : انسان۔ آدمی۔

کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت : اس حدیث کی طرف اشارہ ہے :

اَحْسِنْ اِلٰی جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا یعنی مومن بننا چاہتے ہو پڑوسی کے ساتھ بھلائی کرو اور مسلم بننا چاہتے ہو تو جو کچھ اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ دوسروں کے لیے بھی پسند کرو۔

جگر : جسم کا ایک حصہ کلیجہ۔

سلبے اثر : مجازاً سلبے درد۔

عرشِ بریں : بلند آسمان۔ خدا تعالیٰ کا تخت

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر : اس میں ذیل کی احادیث کی طرف اشارہ ہے :۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسُ یعنی خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو انسانوں پر رحم نہ کرے "اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ" یعنی اہلِ زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا (خدا) تم پر رحم کرے گا

تعصّب : بے جا طرفداری۔

یاور : مددگار

بہرہ : حصّہ

بہرہ : جس کو کانوں سے سنائی نہ دے۔

ڈرایا تعصب سے اُن کو یہ کہہ کر : اس بند میں ذیل کی حدیث کی طرف اشارہ ہے۔

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دُعَا اِلَى عَصَبِيَّةٍ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ حُبُّ الشَّيْءِ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ۔

یعنی جس نے تعصب کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے برادری کا خون کیا۔ اور تعصب کی حالت میں مرا۔ وہ بھی ہم میں سے نہیں۔ تعصب انسان کو اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔

ترکِ معاصی : معاصی جمع معصیت۔ گناہوں کا چھوڑنا۔

تورّع : پرہیزگاری۔ پاکبازی۔

عابد : عبادت کرنے والا۔

اہلِ ورع : پاکباز لوگ۔ پرہیزگار لوگ۔

نیّت : ارادہ۔

ماہِ کامل : پورا چاند۔ چودھویں رات کا چاند۔

غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی : اس بند میں اشارہ اس حدیث کی طرف ہے۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى اَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهٖ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ یعنی جو شخص جائز ذریعے سے روپیہ اس غرض سے کمائے کہ بھیک مانگنے سے بچے اور بال بچوں کے لیے کوشش کرے اور اپنے ہمسایوں پر مہربانی کرے ایسا شخص قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا روشن ہوگا۔

تنبیہہ کرنا : تاکید سے سمجھانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغنیاء : جمع غنی ۔ مالدار لوگ
بنی نوع : تمام اولاد آدمؑ
مشورت : مشورہ ۔ صلاح ۔
گام : قدم ۔

صہ ۳۵

مُردوں : مرے ہوئے لوگ
آسودہ تر : زیادہ باآرام ۔
اہلِ دولت : دولت مند لوگ ۔
اشرار : جمع شریر ۔ شرارت کرنے والے لوگ ۔
خیر و برکت : بھلائی اور زیادتی ۔
اقامت سے بہتر ہے اس وقت رحلت : ایسے وقت میں زندگی سے موت بہتر ہے ۔
مکر : دغا ۔ فریب ۔
ریا : ظاہری نمود و نمائش جس میں خلوص نہ ہو ۔
صدق و صفا : سچائی اور صفائی ۔
کذب و افترا : جھوٹ اور بہتان ۔
اک آشوب میں : اک دُھلائی میں ۔
حفظِ صحت : صحت کی حفاظت ۔
آئین : طریق ۔ اصول ۔
مفاد : جمع فائدہ ۔ فائدے خوبیاں ۔
فرمانروائی : حکومت ۔ بادشاہی

منزل : پڑاؤ ۔ اُترنے کی جگہ (ظرفِ مکاں)
باطل کے شیدا : جھوٹ کے دلدادہ، مُراد بُت پرست عرب ۔
مناقب : جمع منقبت ۔ خوبیاں
مثالب : جمع مثلبت ۔ بُرائیاں
بہرہ ور : حصّہ پانے والے مستفید ۔
قالب : جسم
راج : معمار
جسے راج رد کر چکے تھے وہ پتھر : اس میں اُس پیشین گوئی کی طرف اشارہ ہے جو انجیل متی باب ۲ میں ہے اور جس کو مسلمان بنی اسماعیل کے حق میں سمجھتے ہیں معمار کا پتھر کو رد کرنا : یعنی اس کو بیکار سمجھ کر پھینک دینا ۔
اُمت : ایک مذہب کی پیروی کرنے والے لوگ ۔
رسالت : پیغمبری، مُراد آنحضرت کی ذاتِ مُبارک ۔
بندوں کی حُجت : جب خُدا نے آنحضرت صلعم کی تعلیم کے ذریعہ اپنے بندوں کو دینِ حق سے آگاہ کر دیا اور کسی کو یہ کہنے کا موقعہ نہ رہا کہ خُدا نے ہمارے لیے نبی نہ بھیجا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصدِ رحلت : دُنیا سے تشریف لے جانے کا
ارادہ کیا۔

صـ۳۶

حکم بردار : اطاعت کرنے والے ۔ فرماں پذیر
سرشار : مست ۔ چُور۔
کہانت : غیب کی خبریں دینا ۔
احکام : جمع حکم ۔
سینہ سپر ہونا : ڈٹ کر مقابلہ کرنا ۔
اختلاف : رائے کا نہ ملنا ۔
باہمدگر : آپس میں ۔
مدار : انحصار۔
اخلاص : محبت و دوستی ۔
خلافِ آشتی سے خوش آئندہ تر تھا ۔
یعنی نیک نیتی سے جو وہ آپس میں دین
کی باتوں پر جھگڑتے تھے ۔ وہ اس
صلح سے زیادہ خوشنما اور بہتر تھا۔
جس میں اکثر دل صاف نہیں ہوتے۔
شر : شرارت ۔
آشتی : صلح ۔
خوش آیند تر ۔ زیادہ خوشگوار
باغِ گیتی : دنیا کا باغ (اضافتِ تشبیہی
یعنی دُنیا جو ایک باغ کی مانند ہے)

تکلّف : دکھاوے کے لیے بے ضرورت
تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرنا ۔
کلفت : تکلیف ۔ زحمت ۔
پوشش : لباس ۔ پوشاک ۔
(حاصل مصدر از پوشیدن)
مقصود : غرض ۔ مطلب ۔
زیب و زینت : سجاوٹ ، بناؤ سنگار۔
امیر : سردار
فقیر : مفلس ، نادار
مالی : باغباں مراد آنحضرت صلعم
پودا : مراد مذہب اسلام
نگہبان : محافظ ۔ رکھوالا
چوپان : چرواہا ۔ گڈریا ۔ گلہ بان
ذمّی : وہ غیر مسلم لوگ جو مسلمانوں کی امان
میں رہیں ۔
عبد و حرّ : غلام اور آزاد ۔
تفاوت : فرق ۔
نمایاں : ظاہر ۔
کنیز : خادمہ ۔ لونڈی ۔
بانو : بیگم ۔ مالکہ ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماں جائی بہنیں: حقیقی بہنیں۔

ص ۳۷

رہِ حق: خدا کی راہ۔

لاگ: تعلق خواہ دوستی کی بنا پر ہو یا دشمنی کے باعث۔

شریعت: مذہبی قانون۔

کفایت: احتیاط کے ساتھ خرچ کرنا

سخاوت: بخشش۔ دان پن۔ خیرات

بچی اور تلی: نہ کم نہ زیادہ۔ درمیان۔

لگا حق سے جو، یعنی جو مخالفِ خدا ہو۔

رُبع مسکوں: کرۂ زمین کا وہ چوتھائی حصہ جو خشکی پر مشتمل ہونے کے باعث نوعِ انسان کے آباد ہونے کے قابل ہے مُراد تمام دُنیا۔

تنزّل: زوال۔ گراوٹ۔

نیشن: قوم (یہاں بطورِ جمع استعمال ہُوا ہے)

گردوں: آسمان۔

دُھندلکا: وہ حالت جو روشنی اور تاریکی کے درمیان ہو اور جس میں کوئی چیز اچھی طرح دکھائی نہ دے۔

پنہاں: پوشیدہ۔

دَور دَورہ: عروج۔

عبرانی: یہودی۔

بخت و اقبال: خوش قسمتی مراد عروج و ترقی۔

نصرانی: عیسائی

پراگندہ: تتر بتر۔ منتشر۔ بکھرا ہُوا۔

ساسانی: منسوب بہ ساسان۔ ساسان ایک بڑا ایرانی بادشاہ ہُوا ہے، جس کے باپ کا نام داراب تھا۔

دفتر: مجلد کتاب۔

شیرازہ: کتاب کی وہ سلائی جس سے کتاب کے اجزا باہم رہتے ہیں۔

دفتر پراگندہ ہونا اور شیرازہ پریشان ہونا: مجازاً بدنظمی اور بے قاعدگی کا ہونا۔

جہازِ اہلِ روما کا تھا ڈگمگاتا: اہلِ روم چونکہ تمام بحرِ روم پر حکمران تھے اس لیے ان کی سلطنت کو جہاز سے اور ایرانیوں کی سلطنت کو آتش پرستی کی رعایت سے چراغ کے ساتھ تشبیہہ دی ہے۔

گیان و گن: علم و ہنر۔ فضل و کمال

کیش و کنش: مذہب اور عمل

بھگوان: خدا۔ عجم: مراد ایران توران

گیانی: عالم۔ پنڈت۔ ودوان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزدان پرستی : خدا پرستی۔

یزدانی : مجازاً آتش پرست جو دو خدا کو مانتے ہیں۔ ایک خالقِ خیر اور دوسرا خالقِ شر۔ خالقِ خیر کو "یزدان" اور خالقِ شر کو "اہرمن" کہتے ہیں۔

صث ۳۸

موجزن : لہر مارنے والی۔

جفا : ظلم و ستم۔

عقوبت : سزا۔

نہ پرسش خدا کی : نہ قصور کی پوچھ تھی (ہر طرف ظلم و ستم کا دور دورہ تھا۔

ودیعت : امانت، قرآن کریم میں خدا نے جذبۂ محبت کو اپنی امانت سے تعبیر کیا ہے۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ۔ سورہ احزاب آیت ۷۱ "یعنی ہم نے اپنی امانت (عشقِ خدا) آسمان۔ زمین اور پہاڑوں پر پیش کی۔ سب نے اُسے برداشت کرنے سے انکار کیا اور ڈر گئے لیکن انسان نے اس کو قبول کیا۔

ابرِ ستم : ظلم کا بادل۔

ڈونگڑا : موسلا دھار بارش۔

غمخوار : ہمدرد۔

طینت : طبیعت۔ فطرت۔

ظلم و طغیان : ظلم اور بغاوت۔

گلہ بان : گڈریا مُراد محافظ۔

آدم خور : آدمی کھانے والا مُراد ظالم

بازار گرم ہونا : رواج ہونا۔ قدر ہونا۔ چرچا ہونا۔

گہر بار : موتی برسانے والا۔

ہُن : دکن کا ایک سونے کا سکہ۔

ہُن برسنا : دولت کی فراوانی، آمدنی کی کثرت سمندر کی آئی نہ تھی موج واں تک سمندر سے مُراد علم ہے یعنی اس وقت تک علم کا قدم واں نہیں آیا تھا۔

زینہ : سیڑھی۔

قطع کرنا : طے کرنا

نقشِ پا : پاؤں کا نشان۔

درا : وہ گھنٹی جو اُونٹ کی گردن میں بندھی ہوتی ہے۔ وہ گھنٹہ جو قافلہ میں بجایا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطحا: مُراد مکہ معظمہ کی سرزمین۔

ٹیگس: اسپین میں سب سے بڑی ندی ہے جس کا طول ۵۵۰ میل ہے۔

جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی: اسلام ٹیگس سے گنگا تک یعنی اسپین سے ہندوستان تک پھیل گیا۔

آبی: تری میں رہنے والے۔

خاکی: خشکی کے باشندے۔

خدا کی کھیتی: مخلوقاتِ عالم۔

ص ۳۹

اُمیّوں: (جمع اُمّی) ان پڑھ، ناخواندہ مُراد اہلِ عرب کیونکہ ابتدائے اسلام میں اہلِ عرب کے درمیان تعلیم و تعلّم کا رواج تھا۔

بول بالا: شہرت۔

توحیدِ مطلق: خالص توحید جس میں ذرا بھی شرک کی آمیزش نہ ہو۔

غلغلہ: شور۔ شہرت۔ آوازہ۔

کھلبلی پڑنا: ابتری پیدا ہونا۔

آتشکدہ: وہ مقام جہاں آتش پرست ہر وقت آگ روشن رکھتے ہیں۔

افسردہ ہوئی: یعنی بجھ گئی۔

معبد: عبادت گاہ۔ مقام پرستش۔

جمے ایک جا سارے ڈنگل بکھر کر: یعنی تمام مذاہب کمزور ہو کر مذہب اسلام کی ترقی اور رونق کا باعث ہوئے۔

کسبِ اخلاق کرنا: اچھی باتیں اور اچھے برتاؤ سیکھنا۔

روحانی: وہ لوگ جن کے نزدیک مذہب کا دارومدار صرف روحانی باتوں پر ہے۔

صفاہانیوں } مُراد آتش پرست ایرانی
یزدانیوں }

لبیک: میں حاضر ہوں وہ کلمہ جو حاجی مقامِ عرفات میں بار بار کہتے ہیں۔

ارسطو: یونان کا مشہور فلاسفر سکندرِ اعظم کا اُستاد اور افلاطون کا شاگرد مسیح سے ۳۲۲ برس پہلے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ اسلامی ادبیات میں معلّم اوّل کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

مُردہ فنون: وہ فن جو بے رواجی کے باعث دُنیا سے مٹ چکے تھے۔

جلایا: زندہ کیا۔

افلاطون: مشہور یونانی فلاسفر۔ سقراط کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاگرد اور ارسطو کا اُستاد مسیح سے
۳۴۸ سال پہلے ۸۲ سال کی عمر میں
انتقال کیا ۵۹ کتابوں کا مصنّف مانا
جاتا ہے۔ علم ہندسہ کا بے حد شوقین
اور علم موسیقی میں ماہر تھا۔ ارغنوں اسی
کی کتاب ہے۔

قریہ: گاؤں۔

حکمت: فلسفہ۔

برطرف کیا: الگ کیا۔

خواب گراں: غفلت کی نیند۔

میکدہ: شراب خانہ مُراد علم و حکمت کا خزانہ

ساغر: پیالہ۔

مثلِ پروانہ: پتنگے کی مانند۔

گرہ میں باندھ لینا: احتیاط کے ساتھ کسی بات
کا خیال رکھنا (یعنی وہ ہر موقعہ سے علم و
حکمت حاصل کرتے تھے۔)

کہ حکمت کو اک گمشدہ لال سمجھو: اس میں
ذیل کی حدیث کی طرف اشارہ ہے۔
اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ
وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔ یعنی
حکمت مسلمان کا کھویا ہوا مال ہے۔
وہ اس کو جہاں ہیں پالینے کا مستحق ہے۔

صف۴

جویا: متلاشی۔

بالا ہونا: ترقی کرنا۔ بڑھ جانا۔

فلاحت: کاشتکاری کھیتی باڑی۔

سیاحت: سیر و سفر کرنا۔

مہیّا کرنا: فراہم کرنا۔ موجود کرنا۔

پود لگانا: بنیاد ڈالی۔ ابتدا کرنا۔

یہ ہموار سڑکیں ... الخ اس بند میں شیر شاہ
کی اصلاحات کی طرف اشارہ ہے۔

مُصفّا: صاف ستھری۔

فرسخ: فرسنگ۔ ہزار فٹ کا فاصلہ۔

برپا ہونا: نصب ہونا۔ لگانا۔

چربہ اتارنا: نقل اتارنا۔

مرغوب: پسند۔

برِّ اعظم: خشکی کا وہ بڑا قطعہ جس میں کئی ملک
شامل ہیں۔

چھانا ہوا: طے کیا ہوا۔

بحر و بر: تری اور خشکی

لنکا: ہندوستان کے جنوب میں ایک
جزیرہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بربر: مصری سوڈان کا علاقہ جو افریقہ کے شمالی حصہ میں ہے اور اب بھی اس میں عرب کی نسلیں موجود ہیں۔

دشت و در: جنگل اور درۂ کوہ

ملایا: ہندوستان کے مشرق میں ایک مجمع الجزائر ہے۔

آثار: نشانات۔

ملیبار: ہندوستان کا جنوب مغربی ساحل۔

ہمالہ: ایک مشہور پہاڑ جو ہندوستان کی شمالی حد ہے۔

از بر: حفظ ہیں۔

جبرالٹر: (جبل الطارق) اندلس (سپین) کے جنوب مغرب میں ایک پہاڑ ہے عبدالرحمٰن بن موسیٰ نصیر نے اپنے غلام طارق کو اندلس کے مقام پر بھیجا تھا۔ وہ پہلے اسی پہاڑ پر پہنچا اور اس علاقہ کو فتح کیا۔ اس دن سے اس کا نام جبل الفتح یا جبل الطارق مشہور ہو گیا۔ آج کل یہ مقام انگریزی بحری فوج کا ایک بڑا مرکز ہے۔

ص ۱۴۱

طبق: مراد روئے زمین۔

بناؤں: عمارات۔

معمور: بھرا ہوا۔

کوہ آدم: لنکا میں جو پہاڑوں کا سلسلہ ہے اس میں سب سے اونچی چوٹی قلۂ آدم یا کوہِ آدم۔

کوہِ بیضا: یہ پہاڑ اندلس میں ہے۔ اس کا قدیم سٹیرا ہے چونکہ اس کی چوٹی اکثر برف سے سفید رہتی ہے۔ اس لیے عرب والے اس کو قلہ بیضا کہتے ہیں اندلس والے اس کو سٹیرا نیونڈ کہتے ہیں۔

سنگین محل: پتھر کا محل مراد مضبوط محل۔

کائی: ایک قسم کی روئیدگی جو برسات میں غیر محفوظ اور پرانی دیواروں پر جم جاتی ہے

طلائی: سنہری۔

اندلس: سپین کا یہ نام مسلمانوں نے رکھا ہے۔ یہاں سات سو سال مسلم حکومت رہی۔

دیلم: گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک بحیرۂ کیسپین کے جنوب میں واقع ہے جو پہلے ایران میں شامل تھا اور اب روس میں داخل ہے۔ نیز جس ملک کے باشندوں کے بال اکثر گھونگریالے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی دیلم کہتے ہیں۔

بیت الحمرا: یہ عمارت غرناطہ میں اب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی یادگار رہے - اسپین کے
دوسرے خلیفہ کے عہد میں بنی تھی اور
اٹھارھویں خلیفہ کے زمانے میں مسلمانوں
کے ہاتھ سے نکل گئی -

آلِ عدناں : بنی اُمیّہ جو کئی صدیوں تک
سپین میں حکمران رہے - اُن کے جدِّ اعلیٰ
کا نام عدنان تھا - اسی لیے بنی اُمیّہ
اور ان کے بنی عم یعنی بنی ہاشم سب
آلِ عدناں ہیں -

ہویدا : ظاہر -

شوکت : شان و شوکت -

عیاں : ظاہر - نمودار -

بلنسیہ : ولنسیہ (نام مقام) جنوب مغربی
اندلس میں ہے -

بطلیوس : (اکیڈ) جو مغربی اندلس میں ہے -

اشبیلیہ : (سویل) یہ جنوبی اندلس میں ہے -

قرطبہ : (کارڈوا) یہ شہر مسلمانوں کے زمانے
میں بڑے عروج پر تھا - اس کی فصیل
پتھر کی تھی، یہاں ۶۰۰ مسجدیں ۹۰۰
حمام اور ۵۰ شفا خانے اور ۸۰ کالج
تھے -

حجازی امیروں : مُراد عربی امراء

خلافت : خلیفۂ اسلام کی حکومت یا عہدہ -

زیر و زبر : درہم برہم - تباہ و برباد -

جلال : عظمت - بزرگی -

صـ ۴۲

بلدہ : مراد شہر بغداد ہے جو ۱۳۲ھ سے ۶۵۶ھ
تک عباسیوں کا دارالخلافہ رہا -

فخرِ بلاد : (جمع بلدہ) شہروں کے لیے باعثِ فخر -

رشکِ جناں تھا : بہشت کو بھی مات
کرنے والا تھا -

عبّاسی : آنحضرت صلعم کے چچا حضرت
عباس کی اولاد جنھوں نے ۷۴۹ء سے
۱۲۸۵ء تک حکومت کی -

عراقِ عرب : وہ ملک جو دجلے کے دونوں
کناروں پر خلیج فارس تک پھیلا ہوا ہے
اور جس میں عباسیوں کا دارالخلافہ بغداد
واقع ہے -

اُڑا لے گئی بادِ پندار جس کو : الخ جس کو غرور
کی ہوا (غرور) نے تباہ و برباد کر دیا -
مستعصم باللہ پر خلافت بغداد کا
خاتمہ ہوا - اس کے غرور کا یہ حال تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ قصرِ خلافت کے آستانہ پر ہر ایک پتھر بمنزلہ حجرِ اسود کے پڑا ہوا تھا جس کو امراء وزراء اندر جاتے وقت چومتے تھے۔ اس غفلت و پندار کا نتیجہ یہ ہوا کہ تاتاریوں نے خلافت کا نام و نشاں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ دوسرے مصرعہ میں سیلِ تاتار سے اسی طرف اشارہ ہے۔

سیلِ تاتار: تاتاریوں کی طغیانی۔

گوشِ عبرت: نصیحت کے کان۔

اعلان: اظہار۔

مہرِ اسلام تاباں تھا: اسلام کا سورج روشن تھا یعنی اسلام کا بول بالا تھا۔

زندگی بخشِ دوراں: زمانے کے لئے زندگی بخشنے والی یعنی زمانے کے لیے مفید۔

ایتھنز: یونان کا دارالخلافہ۔ یہاں بڑے بڑے حکما ہوئے ہیں۔ عرب اس کو "مدینۃ الحکما" کہتے ہیں۔

ہوا زندہ پھر نامِ یوناں یہیں سے: یعنی خلفائے عباسیہ نے یونان کے علم و ہنر کو زندہ کیا یعنی اس زمانے کی کتب کے عربی زبان میں ترجمے کرائے۔

لقمان: یونان کا مشہور حکیم۔ حضرت مسیح سے کوئی چھ سو سال پہلے ہوا ہے۔ اس کی مثلیں اور کہانیاں نہایت مقبول اور زبان زدِ عام ہیں۔ مقام ڈلفی میں اس پہ بے دینی کا الزام لگا دیا گیا اور پہاڑ سے گرا دیا گیا۔

سقراط: یونان کا مشہور فلسفی ۴۶۹ء ق م میں پیدا ہوا۔ ۳۹۹ء ق-م میں بت پرستوں نے زہر دے کر اسے ہلاک کیا۔

درِ مکنون: پوشیدہ موتی۔

بقراط ارسطو: فلاطوں صلے دیکھو۔

سولن: یونان کا ایک بہت بڑا مقنن اور سیاستدان شاعر بھی تھا۔ یونان حکمائے سبعہ میں داخل ہے۔ ۶۳۸ء ق م میں پیدا ہوا اور ۵۵۹ء ق-م میں وفات پائی۔

قبرِ کہنہ: پرانی قبر۔

مدفون: دبے ہوئے۔

مہرِ سکوت: خاموشی کی مہر۔

باغِ رعنا: خوبصورت باغ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توجّہ کا عالم: توجّہ کی حالت۔

مجروح: زخمی۔

جویائے مرہم: مرہم کی متلاشی۔

حرم: چار دیواری، مُراد دربار۔

مشرق میں لمعہ اَفگن تھے: مشرق میں روشنی پیدا کرنے والے تھے۔

غروب: مغرب

نوشتوں: جمع نوشتہ۔ تحریروں۔

مزیّن: با رونق۔

کُتب خانہ: لائبریری (ظرف مکان)

صد ۴۳

سنجار: دیار ربیعہ میں دجلہ و فرات کے درمیان ایک شہر ہے جس کو عرب بُریّہ کہتے ہیں ایک مرتبہ یہاں اور ایک مرتبہ کوفہ کے میدان میں مامون الرشید کے حکم سے مشہور مساح (پیمائش کرنے والے) جمع ہوئے اور کرۂ زمین کی پیمائش کی۔ کرہ کا محیط چوبیس ہزار مقرر کیا۔ آجکل تقریباً پچیس ہزار پایا جاتا ہے۔ موسیٰ کے چاروں بیٹے ابو جعفر، محمد، احمد اور حسین جن کی کتاب حیل بن موسیٰ مشہور ہے اس کام میں شریک تھے۔

کُوفہ: عراق عرب کا ایک شہر ہے۔ یہاں کے لوگوں نے امام حسینؓ سے وعدہ کر کے پُورا نہ کیا تھا۔ اس لئے عربی کی ایک ضرب المثل ہے "اَلْکُوْفِیْ لَا یُوْفِیْ" یعنی کوفی اپنا وعدہ پُورا نہیں کرتا۔

مساحِ دوراں: زمانے کی پیمائش کرنے والے

ہُوئی جزو سے قدرِ کُل کی نمایاں: یعنی تھوڑی سی زمین کی پیمائش سے تمام کرۂ زمین کا طُول و عرض معلوم کر لیا۔

نوحہ گر: ماتم کرنے والا۔

سمرقند: ترکستان کا ایک مشہور شہر۔

رصدگاہ: وہ مقام جہاں سے ستاروں کی رفتار اور حالات کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (سمرقند اور اندلس کی رصدگاہوں کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں)

جلوہ گستر: جلوہ پھیلانے والا۔

سوادِ مراغہ: مراغہ کا میدان۔

مراغہ: آذربائیجان میں مروان بن محمد کا آباد کیا ہُوا شہر۔ اس شہر کے باہر ہلاکو خاں نے محقق طوسی وغیرہ کی نگرانی میں ایک رصدگاہ بنوائی تھی۔

قاسیون: دمشق کے شمال میں ایک پہاڑ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا یا مامون رشید نے ۲۱۵ھ میں قاسیون اور بغداد میں خالد بن عبدالملک کے اہتمام سے رصدگاہیں بنوانی شروع کی تھیں جو نامکمل رہ گئیں۔ اس کے بعد شرف الدولہ دیلمی نے بغداد میں ایک رصدگاہ بنوائی۔

منجم : نجومی۔ ستارہ شناس۔ جوتشی

تفحص : تحقیق۔ چھان بین۔

شرارا بھرنا : چوکڑی بھرنا۔

روایت : مراد حدیث۔

درایت : مراد حدیث کا یہ کھنا کہ آیا قرین قیاس بھی ہے یا نہیں۔

گروہ : مراد محدثین اسلام کی جماعت۔

علم نبی : مراد علم حدیث۔

مفتری : مراد جھوٹی حدیث گھڑ لینے والا۔

کذب خفی : پوشیدہ جھوٹ۔ محدثین کی اصطلاح میں راوی کے خلاف اعتراض ثابت کرنا کہ جس سے وہ روایت کر رہا ہے اس کا معاصر ہے یا نہیں۔

قافیہ تنگ کرنا : بے بس اور عاجز کر دینا۔

مدعی : مجازاً جھوٹا دعویٰ کرنے والا۔

جرح : علم حدیث کی اصطلاح میں حدیث بیان کرنے والے کا نقص ظاہر کرنا۔

تعدیل : علم حدیث کی اصطلاح میں حدیث بیان کرنے والے کا نقص ظاہر کرنا۔

باطل کا افسوں : جھوٹ کا جادو۔

صہ ۴۴

خازن علم دین : علم دین کا سرمایہ دار۔ علم دین سے باخبر۔ مراد محدث۔

خبر : محدثین کی اصطلاح میں پہلے لوگوں کے اقوال کو کہتے ہیں۔

اثر : محدثین کی اصطلاح میں صحابہ کے اقوال کا نام ہے۔

حدیث : قول پیغمبر اسلام سے مراد ہے۔

فاش کرنا : ظاہر کرنا۔

راوی : روایت کرنے والا حدیث بیان کرنے والا

مناقب : خوبیاں۔

مثالب : برائیاں۔ عیب۔

مشائخ : جمع شیخ مراد بزرگان دین۔

کج : برائی۔ عیب۔

آئمہ : جمع امام۔ پیشوا۔ مجتہد اہل اسلام میں وہ شخص جو کتاب و حدیث سے مسائل کے استنباط میں اپنا نظر یہ رکھتا ہوا اہل سنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں بارہ اماموں کے علاوہ اُن لوگوں کو بھی جو علمِ دین میں اپنے معاصرین سے فائق ہوں امام کہا گیا ہے مثلاً امامِ اعظم۔ امام شافعی امام بخاری، امام غزالی وغیرہ۔

طلسمِ ورع ہر مقدس کا توڑا: یعنی محدثین اسلام نے راویوں کے حالات کی چھان بین آزادی اور انصاف سے کی۔ مقدس لوگ جن کے عیوب بشری پرہیزگاری کے پردہ میں پوشیدہ تھے ان کو ظاہر کر دیا تاکہ حدیث کے طالب دھوکا نہ کھائیں۔

صوفی: صاحبِ تصوف اہلِ طریقت درویش۔

رجال: (علمِ رجال) جس میں راویانِ حدیث کی شخصیتوں کی تحقیق کی جاتی ہے۔

اسانید: حدیث کی وہ کتابیں جن میں ہر حدیث مع راوی کے نام کے درج ہو۔

دفتر: مراد کتب۔

لبرٹی: آزادی۔

فائق: فوقیت رکھنے والا۔ بڑھا ہوا۔

لبرل: آزاد۔

فصاحت: خوش بیانی۔ خوش کلامی۔

بلاغت: خوش گفتاری۔ تھوڑے الفاظ میں بہت سا مطلب ادا کرنے کا فن۔

دفتر گاؤ خورد ہونا: تباہ و برباد ہو جانا۔

ناسپردہ: طے نہ کیا ہوا۔

شمعِ انشاء: علمِ ادب کی شمع۔

افسردہ: بجھی ہوئی۔

آنکھ کھلی کی کھلی رہ جانا: حیران ہو جانا۔

عرب کی برقِ جہکی: عرب کی برق (بجلی) سے مراد عرب کی زبان آوری اور فصاحت و بلاغت ہے۔

آتش بیانی: جوش انگیز طرزِ تحریر۔

برمحل: موقع کے مطابق۔

شیوا بیانی: مؤثر کلامی۔ جادو کلامی۔

ریشہ دوانی: تاثیر طبیعت میں ہیجان پیدا کرنا۔

خطبہ: وہ وعظ جو نماز جمعہ سے پہلے اور نماز عیدین کے بعد کہا جاتا ہے۔

جادو کے جملے: جادو بھرے جملے۔

فسوں کے فقرے: مؤثر فقرے۔

صـ ۴۵

سلیقہ: طریقہ۔ ڈھنگ۔ ڈھب۔

مدح و ذم: تعریف اور ہجو (برائی)

شرح: مفصل طور پر بیان کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شادی : خوشی۔
تلقین : تعلیم۔
حکم : حکمت۔
نوا سنجیاں : شیریں کلامیاں خوش بیانیاں
نطقِ عرب : عرب کی قوتِ گویائی۔
طب : بیماریوں کے علاج کا علم۔
مسلّم : تسلیم شدہ۔ مانی ہوئی۔
حذاقت : کمال۔ مہارت۔
سلرنو : اٹلی کا مشہور شہر ہے۔ وہاں مسلمانوں کا ایک نامی مدرسہ تھا جس میں طب کی علمی و عملی تعلیم ہوتی تھی اور یورپ کے اکثر لوگ علم طب حاصل کرنے یہاں آتے تھے۔
نامی مطب : مشہور علاج گاہ۔
عطار رشک عرب تھا : یعنی عرب کے علم طب کی اشاعت کرنے والا تھا۔
ابو بکر رازی : رے کا رہنے والا ایک نامی طبیب ۲۱۲ کتابوں کا مصنف جن میں اکثر علم طب پر ہیں۔ رے اور بغداد میں مدتوں مطب کرتا رہا۔ سنہ ۳۲۰ھ میں وفات پائی۔
رازی : منسوب بہ رے یعنی رے کا رہنے والا۔
علی ابن عیسیٰ : ایک بہت بڑا اسلامی طبیب

حکیم : فلسفی علم حکمت جاننے والا۔
حنین : ایک عیسائی عالم۔ آبادان کا رہنے والا چونکہ خلفائے عباسیہ کے زیر اثر تربیت ہوئی تھی اور متوکل باللہ کے عہد میں ادارۂ ترجمہ کا افسر رہا تھا۔ اس لیے حکمائے اسلام میں شمار ہوا ہے۔
قسیس : عیسائیوں کا دینی عالم۔ پادری
ضیا ابن بیطار : اندلس کا رہنے والا۔
عالم نباتات کا عالم : نباتات کی تحقیق میں دور دراز سفر کیے۔ مفردادویات میں اس کی کتابوں سے سند لی جاتی ہے سنہ ۶۰۶ھ میں وفات پائی۔
رئیس الاطباء : طبیبوں کا سردار۔
کھیوا پار ہونا : بیڑا پار ہونا۔
مایۂ دین و دولت : دین و دولت کا سرمایہ۔
حکمت : موجوداتِ خارجی کی حقیقت کو انسانی طاقت کے مطابق جاننا پہچاننا۔
طبیعی : حکمت کی ایک قسم ہے جس میں ان امور سے بحث کی جاتی ہے جو اپنے مادی وجود کی حیثیت سے سمجھ میں آئیں۔
الٰہی : علم الٰہی کے مسائل اور مباحث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریاضی : علمِ ہندسہ۔ نجوم وغیرہ۔

کیمیا : وہ علم جس کی مدد سے مادے کو تحلیل کر کے کامل تر بنایا جائے۔

سیاست : انتظامِ ملک۔

غزل خواں : مدح سرا۔ تعریف کرنیوالا۔

سرتاج : سردار۔

کنونڈی : شرمندۂ احسان۔ احسان مند

ص ۴۶

ارکانِ اسلام : مراد اسلام کے اصول (ارکان جمع رُکن)

برپا : قائم۔

شہدِ صافی : صاف شہد۔

سیمِ خالص : خالص چاندی۔

عَلَم : جھنڈا۔

دُرافشاں : موتی بکھیرنے والا۔

درخشاں : چمکدار۔

شش جہت : چھ طرفیں۔

دینِ ہُدیٰ : دینِ اسلام

ہُما : ایک مُبارک پرندہ ہے۔ کہتے ہیں جس کے سر پر وہ سایہ ڈالے۔ وہ بادشاہ وغیرہ بن جاتا ہے۔

ہُما کا سایہ : مُراد دینِ اسلام کی برکت۔

کہ ہم نے بگاڑ۔۔۔۔الخ اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے : اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

(سورۂ رعد) س

خُدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

بھرا میلا بچھڑنا : رونق ختم ہو جانا۔

لہلہانا : ہرے بھرے درختوں یا ہری کھیتیوں کا ہوا سے ہلنا۔

ثروت : مال و دولت۔

نوبت بہ نوبت : باری باری۔ ایک ایک کر کے۔

دنگل : کُشتی گاہ۔ مُراد تماشا گاہ۔

ص ۴۷

باغِ رضواں : باغِ بہشت۔

سرسبز و خنداں : ہرا بھرا اور پُربہار۔

بے طراوت : خشک۔

برگ و بار : پتے اور پھل۔

ہونہار : وہ لڑکا یا پودا جس میں قابل یا سرسبز ہونے کی علامات پائی جائیں۔

برابر : مُراد ہر وقت یا لگاتار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُکھ : درخت۔ پیڑ۔

ابرِ نیساں : بہار کا بادل۔

تردّد : کوشش دیکھ بھال۔

پیہم : لگاتار مسلسل۔

دینِ حجازی : مذہب اسلام

بیباک : نڈر۔

افضائے عالم : دُنیا کی اطراف۔

مزاحم : روکنے والا۔

عمّان : ایک بحیرہ ہے جو عرب اور بلوچستان کے درمیان واقع ہے۔

قُلزم : سُرخ سمندر۔

پے سپر کرنا : طے کرنا۔

ساتوں سمندر : بحیرہ روم بحیرہ قلزم بحرِ عرب بحرِ ہند بحرِ عمّان۔ بحرِ فارس بحرِ اسود، مراد تمام سمندر

دہانہ : وہ جگہ جہاں دریا سمندر میں گرتا ہے۔

کان دھر کر سُننا : غور سے سُننا۔

اہلِ عبرت : نصیحت قبول کرنے والے۔

پربت : پہاڑ۔

ص ۴

کنارا کرنا : دُوری اختیار کرنا۔ چھوڑ دینا۔

اجارہ : دعویٰ۔ زبردستی۔ زور۔ ٹھیکہ۔

مقتضی ہونا : چاہنا۔ تقاضا کرنا۔

خیر الوریٰ : بہترین عالم (آنحضرت صلعم کا لقب)

دینِ ہُدیٰ : دینِ اسلام۔

کردو ختم بندوں پہ مالک کی حجّت : یعنی اسلامی شریعت کو دُنیا میں اس قدر پھیلا دو کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہم تک خُدا کا پیغام نہیں پہنچا۔

حیف : افسوس۔

جھول : بالائی پوشش مراد ملمع۔

حکومت تھی گویا کہ اک جھول تم پر : یعنی جس طرح جھول (ملمع) کے اُڑ جانے سے وہاں کی اصلیت ظاہر ہو جاتی ہے اسی طرح حکومت کے جاتے رہنے سے تمہارے جوہر یعنی عیب ظاہر ہو گئے۔

تخصیص : مخصوصیّت۔

فرماندہی : حکومت۔

چکور اور شہباز : مُراد کمزور اور طاقتور۔

بے بال و پر : عاجز۔ بے بس۔ تنگ۔

گردوں : آسمان۔

کھونٹ : طرف۔

عَلم بر پا تھا : جھنڈا قائم تھا۔ دَور دَورہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چرچا تھا۔

آفاق: تمام دُنیا۔

محترم: باعزّت۔

لقب: وہ نام جو کسی خاص صفت کے باعث مشہور ہو جائے۔

خیرالامم: بہترین اُمت اس آیت کی طرف اشارہ ہے "کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" (سورہ آلِ عمران آیت ۶-۸)

ص ۴۹

نجابت: شرافت۔

سفلہ پن: (حاصل مصدر) کمینہ پن اوچھاپن کمینگی۔

نامِ آبا: آبا جمع اب (باپ دادا) بزرگوں کے نام۔

گہن: گرہن مُراد دھبّہ۔

ننگِ اہلِ وطن: وطن والوں کے لیے شرم و عار کا باعث۔

توقیر: عزّت۔

وقعت: عزّت۔شان و شوکت۔

ملّت: ملاپ۔میل جول۔

نخوت: غرور گھمنڈ۔

عداوتِ نہاں: دُشمنی پوشیدہ ہے۔

آشکارا: ظاہر

تواضع: عاجزی۔انکساری۔

مدارا: ظاہری اچھا سلوک۔

اہلِ حکومت: حکّام

سرفراز: سربلند۔معزز

شایانِ اعزاز: عزّت کے لائق۔

صنعت وحرفت: دستکاری۔

ممتاز: امتیازی حیثیت رکھنے والے

منزلت: درجہ مرتبہ

گت: حالت۔

نکبت: ذلّت خواری۔

اُبھرنے کی صُورت: دوبارہ ترقی کی صُورت۔

توقّع: اُمید۔

ص ۵۰

گوں: لائق۔قابل

حدِّ بشر: انسانی آبادی کی انتہائی حد۔

ارم: ملک یمن میں (مابین صنعا اور حضر موت) شداد کا بنوایا ہوا باغ جس کا طول وعرض بارہ بارہ فرسنگ تھا۔ جس کو وہ باغِ بہشت کہتا تھا (شداد نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسبیل اور کوثر: بہشت کی نہروں کے نام
بے مول پونجی: انمول دولت۔
شائستہ: مہذب۔
گنج سعادت: نیک بختی کا خزانہ۔
آسودہ: خوشحال۔
راس البضاعت: راس المال۔ اعلیٰ سرمایہ
عبارت: مطلب۔ مفہوم مراد ہے۔
کم و بیش: تھوڑا بہت۔
بار: بوجھ۔ ناگوار۔
لمحہ: پل۔
خست: کنجوسی۔
انفاس: جمع نفس۔ سانس۔

صد ۵۱

حکم بردار: فرمانبردار۔
رکھوال: رکھوالی۔ حفاظت۔
بپھرا ہوا: غصے میں بپھرا ہوا۔
غافل: بے پروا۔
راہِ طلب: راہِ تلاش۔
پوبا ہیں: دوڑنے والی ہیں (متلاشی ہیں)
سیر ہونا: جی بھر جانا۔
بضاعت: سرمایہ۔ پونجی۔

ڈبونا: مراد برباد ہونا۔
جمادات: جمع جماد۔ ٹھوس چیزیں غیر متحرک چیزیں۔ مثلاً پتھر وغیرہ۔
بارِ زمین ہیں: زمین کے لیے بوجھ ہیں۔
فارغ نشین: بے فکر۔ بےچنت۔
گرامی: باعزت۔ معزز۔
اقبال: خوش قسمتی۔
سلامی: مراد فرمانبردار۔ غلام۔
نامی: مشہور۔
حامی: حمایت کرنے والا۔
تربیت: تسلیم۔ پرورش۔ غور و پرداخت۔
تقویت: طاقت پہنچانا۔ مدد دینا۔

صد ۵۲

برسرکار: کام پر مامور (بیکار کی ضد)
اہلکاری: حساب کتاب اور لکھنے پڑھنے کا کام۔
مدار: انحصار۔
گفتار و کردار: بات چیت اور چال چلن۔
حرفہ: پیشہ۔ کاریگری۔ ہنرمندی۔
عار: شرم۔
زد: چوٹ۔
مقتضے: ضرورت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُردارِ دُنیا : مُردار ذلیل اور ادنیٰ درجہ کی چیز۔
اصلاً : مطلقاً۔ ہرگز ہرگز۔
آشتی : صلح۔ رسُوخ۔
چلو تم اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی :
دُرْ مَعَ الدَّهْرِ كَمَا تَدُوْرُ۔ یعنی
زمانے کے مطابق روش اختیار کرو۔

صہ ۵۳

بُلبلِ نغمہ خواں : شیریں کلام بُلبل۔
رحلت : رُخصت۔
مُصیبت کی سحر : مُراد مُصیبت کے ایام
فلاکت : افلاس۔ تنگدستی۔
اُمّ الجرائم : جُرموں کی ماں۔ گُناہوں کی جڑ۔
مُصلّیا : نمازی۔
دلجمع : مطمئن۔
صائم : روزہ دار
گھات : چال۔ طریقہ۔
کارگر : مؤثر۔
دریُوزہ گر : گداگر۔ فقیر
بے نوا : بے سروسامان مُفلس۔
اغنیا : غنی کی جمع۔ مالدار لوگ۔
نیم بسمل : آدھا گھائل۔ مُراد نیم فاقہ کش۔

ذرا کام غیرت کو : الخ۔ یعنی اگر ہم ذرا
غیرت سے کام لیں۔
مُتبذل : ذلیل وخوار۔
گردش : چکّر۔
خاندانی : مُراد شریف لوگ۔
بسکہ : چُونکہ۔
یک قلم : سربسر۔
قدرداں : قدر جاننے والے۔

صہ ۵۴

روشناسی : جان پہچان۔
وام لیتے : قرض لیتے۔
دم دیتا : دھوکا دینا۔ چکمہ دینا۔
نازاں : ناز کرنے والے۔ اترانے والے۔
تازہ آفت زدہ : جس شخص کو غریب ہوئے
زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو۔
حسب : ماں کا خاندان۔
نسب : باپ کا خاندان۔
داستاں : کہانی۔ قصّہ۔
بُہت آگ چلموں کی . . . الخ۔ اس بند
میں اُن خستہ حال لوگوں کی طرف اشارہ
ہے جو شاہانِ سلف کی اولاد میں سے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسلِ ملوک : بادشاہوں کی اولاد۔

پرستار : پجاری مُراد جان نثار۔

اَمن : جائے پناہ۔

مرجع : جائے رجوع مُراد مقامِ پناہ۔

صاحبقرانی : مجازاً اقبال مندی اصطلاح منجمین میں صاحبقران ایسے بادشاہ کو کہتے ہیں جس کو پیدائش کے وقت زُہرہ اور مشتری ایک بُرج میں ہوں۔

صہ ۵۵

حصر : موقوف۔

کنگلا : نادر مفلس بے نوا۔

گداگری : بھیک مانگنا۔گداگری۔

زیرِ ردا : چادر کے نیچے مُراد حقیقت میں یا در پردہ۔

مسجد کے بانی : مسجد کے بنانے والے۔

نوحہ وسوز خوانی : دردانگیز لہجہ میں مرثیہ خوانی کرنا

نوحہ : مرثیہ۔ ماتمی نظم۔

بُہت مدح میں کر کے رنگیں بیانی : اکثر ایسے لوگ ہیں جو مبالغہ آمیز قصائد یا مدحیہ قصائد لکھ کر انعام کے طالب ہوتے ہیں۔

آستانوں کے خدام : مزاروں کے مجاور

فرنگی کے پیسے کو مُراد سمجھیں : یعنی انگریزی حکومت کے ماتحت نوکری کرنا حرام سمجھیں۔

تن آسانی : آرام طلبی عیش وآرام۔

بے حرمتی : بے عزتی۔

قسم کھائیے اُن کی خوش قسمتی کی : اس میں "خوش قسمتی" کا لفظ طنزاً کہا گیا ہے۔ مُراد بد قسمتی ہے یعنی اُن پر بد قسمتی ختم ہے۔

مصاحب : ساتھی۔ ہم جلیس۔

حمیت سے تائب ہو کر : غیرت سے توبہ کر کے یعنی غیرت سے دست بردار ہو کر۔

صہ ۵۶

مسخرہ : ہنسی مخول کرنے والا۔

پھبتی : طعن آمیز بات۔

خمیر : فطرت۔ نیچر۔ طبیعت۔

طینت : طبیعت۔ فطرت۔

سزاوار : جائز۔ مناسب۔

ناسزا، ناروا : ناجائز۔ نامناسب

نکونام : نیک نام۔ مراد بدنام (یہاں نکونام طنزاً کہا گیا ہے۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ندیم : مصاحب ۔ ہم جلیس ۔
کردار : فعل ۔ کام ۔
فرعون : مصر کے قدیم بادشاہوں کا لقب مُراد ہے جابر مغرور ۔
توشہ : زادِ راہ ۔
راہِ عقبیٰ : راہِ آخرت ۔
سلیمان : حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے بنی اسرائیل کے سب سے پہلے بادشاہ اور پیغمبر۔ آپ نے اپنے مذہب کے ۱۰۰۵ مسئلے بیان کیے ملک شام میں بیت المقدس کے نام سے ایک عبادت گاہ بنوائی تھی ۹۳۵ق۔م میں وفات پائی کہتے ہیں کہ ان کے تابع جن اور پریاں تھیں ۔
نوشیرواں : ایران کا ایک بادشاہ جس کا عدل و انصاف ضربُ المثل ہے اسی لیے اس کا آباد کیا ہوا شہر بغداد (باغِ داد یعنی انصاف کا باغ) مشہور ہو گیا ۵۷۸ء کے قریب وفات پائی ۔ بزرجمہر اس کا وزیر تھا ۔
کسریٰ : نوشیرواں ۔
آفاق : دُنیا ۔
حاتم : اس کے باپ کا نام عبداللہ طائی تھا ۔

ملک یمن کا باشندہ ۔ نوفل (شاہِ عرب) کے زمانے میں ہوا ۔ ۵۷۸ء تک زندہ رہا کسی وجہ سے یہ خود مشرف با سلام نہیں ہوا ۔ اس کا بیٹا عدی مسلمان ہوا ۔ حاتم فنونِ جنگ اور فنِ عروض و بلاغت کا ماہر اور سخاوت میں ضربُ المثل ہوا ہے ۔
مشہورِ دوراں : زمانے کا مشہور و معروف ۔
سلیمان نے کی جس کی حق سے تمنا : یہاں حضرت سلیمان کی اس دُعا کی طرف اشارہ ہے جو قرآن مجید میں یوں ہے : وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنۢ بَعْدِي ۔ یعنی اے خدا مجھے ایسی سلطنت عطا کر جس سے بہتر کسی کو میرے بعد نہ ملے ۔
یوسف : ایک بہت بڑے پیغمبر حضرت یعقوب کے بیٹے ۔ خوبصورتی میں ضربُ المثل ۔ ماں باپ کے چہیتے بیٹے تھے ۔ سوتیلے بھائی حسد کرتے تھے ۔ آخر ایک روز انھوں نے ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت کر دیا ۔ سوداگر نے عزیزِ مصر کے ہاں فروخت کر دیا ۔ عزیزِ مصر (بادشاہِ مصر) کی بیوی زلیخا آپ پر عاشق ہو گئی ۔ آپ کی بے التفاتی پر زلیخا نے آپ پر الزام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(بدنظری) لگا دیا اور قید کرا دیا۔ عزیز مصر کے خواب کی تعبیر آپ نے دی تھی وہ صحیح نکلی۔ اس پر آپ رہا ہو کر عزیز مصر ہو گئے آخر ۱۷۹۲ ق۔م میں وفات پائی۔

مسجود: جس کو سجدہ کیا جائے۔

مسجودِ اخوان: یعنی یوسف علیہ السلام کے بھائی حضرت یوسف کے سامنے جھکائے گئے

اصل شقاوت: بدبختی کی جڑ

بادۂ کبر و نخوت: غرور اور گھمنڈ کی شراب

آبِ بقا: زندگی کا پانی۔ آبحیات۔ امرت

سمی دوا: زہریلی دوا۔

ص ۵۷

عمل اُٹھنا: حکومت ختم ہونا۔

ادبار: بدبختی۔ بدقسمتی۔

راس: سازگار۔

بہائم: چوپائے۔

اوباش: بدچلن لوگ۔

اجلاف: کمینے لوگ (جمع جلف)

شیرِ مادر: ماں کا دودھ مراد جائز۔

لہو بازی: کھیل کود۔

یہ کی حضرتِ عشق نے رہنمائی: یعنی اگر

اتفاق سے کسی پر فریفتہ ہو گئے۔

دفتر الٹنا: حالت خراب ہونا۔

مسخ ہونا: صورت بگڑ جانا۔

ہادی: ہدایت کرنے والی۔ رہنما۔

عقبیٰ: آخرت۔

ص ۵۸

مظلوم: جس پر ظلم کیا گیا ہو۔

آہ و زاری: چیخ و پکار۔

مفلوک: مفلس۔ نادار۔

ہوا و ہوس: لالچ اور طمع۔

تعیش: عیش و عشرت۔

دمِ نزع تک: مرتے وقت تک۔

سماں ہے: یعنی روپے پیسے کی کثرت ہے۔

نمائش: دکھاوا۔

گلفشاں ہے: پھول بکھیرنے والا ہے۔ مراد پُر بہار ہے۔

نوع: جنس۔ قسم۔

بندگانِ ذلیل: مراد معمولی درجے کے لوگ۔

قوت: روزی۔ خوراک۔

بےغم قوت و ناں: یعنی ضروریاتِ خورد و نوش سے بے فکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمور : وہ لباس جو برفانی جانوروں کی کھال سے تیار ہوتا ہے۔ مُراد بیش قیمت اور گرم لباس۔

کتان : السی اور ریشم سے بنا ہوا کپڑا مُراد قیمتی کپڑا۔

خُلد : بہشت۔ سورگ۔

رشکِ خلدِ جناں : بہشت سے بھی زیادہ شاندار

بے نغمہ و ساز : گانے بجانے کے بغیر مُراد سامانِ تفریح مثلاً گراموفون۔ ریڈیو وغیرہ

گل و لالہ : مُراد طوائف اور اربابِ نشاط

نفاست : عمدگی۔

نزاکت : نازکی۔

مشک : کستوری۔

ہم جلیس : مُراد ہم صحبت :

صہ ۵۹

کتابِ ہُدیٰ : ہدایت کی کتاب مُراد قرآن شریف

خالقِ دوسرا : دوجہان کا پیدا کرنے والا یعنی خدا

خلائق : محبت۔ دوستی۔

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہُدیٰ کا : اس بند میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس کا مطلب یہ ہے :۔

کہ مخلوق خُدا کا کُنبہ ہے جو اس کے ساتھ نیکی کرتا ہے۔ خُدا اُسے دوست رکھتا ہے۔

کلامِ مبین : معنبوط کلام مُراد کلام پاک

تفوق : فوقیت۔

کہین و مہین : ادنےٰ و اعلےٰ۔

اہلِ عرب : مُراد اقوامِ یورپ۔

غفران : بخشش۔ نجات۔

فردوس و رضوان : بہشت۔ جنّت

حور و غلمان : بہشت کی خوبصورت عورتیں اور غلام۔

پس از مرگ : موت کے بعد۔

حمیم آب و زقوم : گرم پانی اور تھوہر۔

حاجت روا : ضرورت پُورا کرنیوالا۔

اولوا العلم : صاحبِ علم۔ عالم۔

بہبود : بہتری۔ بھلائی۔ فائدہ۔

حبّ الوطن : وطن کی محبت۔

مومنین : مومن کی جمع۔

کہ حُبّ الوطن سے نشاں مومنین کا :

اس حدیث کی طرف اشارہ ہے :

"حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی وطن کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔

ادیب : علمِ ادب (زباندانی) کا ماہر۔

انشا : تحریر۔

فصیح : فصاحت کے ساتھ بولنے یا لکھنے والا۔ خوش بیان۔

شجاع : بہادر۔

صـ ۶۰

عروج : ترقی۔ اقبال۔

کامران : کامیاب۔

مطیع : فرمانبردار۔

برتر از آسماں : آسمان سے بھی اونچا۔

ثمر : پھل۔

اربابِ ہمت : باہمت لوگ۔ مراد دولت مند لوگ۔

مشائخ : بزرگانِ دین۔

عقیدت : اعتقاد۔ یقین۔

بے صرفِ زر : روپیہ پیسہ خرچ کئے بغیر۔

روزِ حساب : روزِ قیامت۔

فردوس : بہشت۔

نیو جمانا : بنیاد قائم کرنا۔

ثانی : دوسرا۔ مراد نظیر۔ بدل۔

چھٹی : وہ رسم جو بچہ کی پیدائش کے چھٹے دن کی جاتی ہے اور جب زچہ زچہ خانہ سے باہر نکلتی ہے۔

دینِ برحق : سچا مذہب مراد اسلام۔

بوسیدہ ایوان : ٹوٹا پھوٹا کمزور محل۔

تزلزل : زلزلہ کی حالت۔

صـ ۶۱

خانقاہیں : مقبرے۔

علمِ باطن : باطنی علم۔

علمِ شریعت کے ماہر : علمِ دین کے ماہر۔

اخبارِ دین کے مبصر : احادیث (حدیثوں) کے پرکھنے والے مراد محدث لوگ۔

اُصولی : علمِ اُصول یعنی علمِ فقہ کا ماہر۔

مناظر : مباحثہ کرنے والے۔

مفسر : قرآن پاک کی تفسیر اور تشریح بیان کرنیوالا۔

مراحل : جمع مرحلہ۔ منازل۔

ارکانِ شرعِ متین : علمائے اسلام

ملجا و ماوی : جائے پناہ وغیرہ۔

قاضی : جج۔ منصف۔

مفتی : فتوے دینے والا۔

علمِ الٰہی : جس علم میں ذاتِ باری تعالیٰ، اور اس ج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مجردات سے بحث ہو۔

بادِ صرصر : تیز اور تُند ہوا۔

نورِ حق : سچائی کی روشنی مراد اسلام۔

صراحی نہ طنبور مطرب نہ ساقی : چونکہ مسلمانوں کے علوم اور کمالات وغیرہ کو بزم سے تشبیہ دی گئی ہے اِس لیے اس کے لوازمات کو سامانِ مجلس یعنی صراحی مطرب وغیرہ سے تعبیر کیا گیا ہے

طنبور : ایک ساز کا نام۔ طنبورہ۔

مُطرب : گویّا۔

ساقی : مجازاً شراب پلانے والا۔

ہوا خواہِ امّت : اُمّت کے خیر خواہ

سفیہوں : کمینوں۔

وارثِ انبیاء : پیغمبر کے وارث۔ اس میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے : اَلعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ " یعنی عالم لوگ پیغمبروں کے وارث ہوتے ہیں۔

صـــ۶۲ـــ

ذاتِ والا : عالی رتبہ ذات۔ یہاں یہ لفظ طنزاً استعمال ہوا ہے۔

اسلاف : جمع سلف۔ بزرگ۔

مقبولِ داور : خُدا کے پسندیدہ۔

جادہ پیمائے راہِ طریقت : طریقت کے راہ پر چلنے والے یعنی صُوفی۔

ماورائے شریعت : شریعت سے پرے (جاہل صوفی طریقت کو شریعت سے بالاتر سمجھتے ہیں)

کشف : دل کی صفائی سے غیب کا حال معلوم کرنا۔

کرامت : اولیاء اللہ کا فوق العادت کام کرنا

مُراد مُرید : صُوفیہ کی اصطلاح میں مُراد وُہ شخص ہے جس نے جاذبۂ الٰہی کے بعد درویشی اور سلوک اختیار کیا ہو۔ اور مُرید وہ ہے جو سلوک بعد جذب کے مرتبہ کو پہنچا ہو۔

جُنید اور بایزید : حضرت جُنید بغدادی اور حضرت بایزید بُسطامی تیسری صدی کے مشہور صُوفی ہوئے ہیں۔

شق ہونا : پھٹنا۔ دو ٹکڑے ہونا۔

تحقیر کرنا : حقیر ٹھہرانا۔

تکفیر کرنا : کافر قرار دینا۔

ہادیوں : رہبروں۔

مسئلہ : مذہب سے تعلق رکھنے والا سوال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارِ گراں : بھاری بوجھ۔
خوک وسگ : خنزیر اور کتا۔
عصا : لاٹھی۔
ستون : رکن۔ کھمبا۔
چشمِ بددور : خدا بری نظر سے محفوظ رکھے (یہاں بطورِ طنزاً کہا گیا ہے)
نمونہ ہیں خلقِ رسول امیں کے : یہ لوگ رسول پاک کے اخلاقِ حسنہ کا نمونہ ہیں (طنزاً)

صد ۶۳

جبیں : پیشانی۔
تشرع : شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا۔
ازار : پاجامہ۔
عقائد : عقیدہ کی جمع۔
ہم داستاں : ہم زبان۔
اصل وفرع : جڑ اور شاخ مراد تمام امور۔
حریف : دشمن۔ مدِ مقابل۔
مدح خواں : تعریف کرنے والا۔
مردودِ دین : دین سے نکلا ہوا۔
گوارا : خوشگوار۔ دل پسند۔
اَلدِّیْنُ یُسْرٌ : یعنی دین آسان ہے۔ یہ حدیث نبوی کے الفاظ ہیں۔

مگر یاں کیا ایسا دشوار... الخ مگر مولویوں نے بیجا قیود لگا کر دین کی پیروی مشکل بنا دی۔ حالانکہ قرآن پاک میں جا بجا دین کی آسانی کے متعلق آیات آئی ہیں مثلاً : (۱) یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵) یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ آسانی منظور ہے نہ کہ دشواری۔
(۲) لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ (سورہ بقر) یعنی خدا کسی کی ذات پر اس کی حیثیت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا۔
باطن : مراد قلب ودل۔
لے بڑھانا : طوالت دینا۔ لمبا کرنا۔
خلقِ نکو : اخلاقِ حسنہ۔ بہترین اخلاق۔
قلتین : نہایت مستعمل اور مشتبہ اور مکروہ پانی یا ایسے پانی کے حوض کو کہتے ہیں۔
اہلِ تحقیق : محقق لوگ۔
خلل : نقصان۔ خرابی۔
فتاوی : فتویٰ کی جمع۔
مدارِ عمل : عمل کا دارومدار
نعم البدل : اچھا بدل۔ اچھا قائم مقام۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب اور سنت: قرآن اور حدیث نبوی

صہ ۶۴

روایات: جمع روایت۔ حدیثیں۔
مقدّم: برتر۔ قابل ترجیح۔
کواکب: ستارے (جمع کوکب)
غیر: یعنی غیر مسلم۔
اماموں: اہل سنت کے نزدیک چار اماموں (امام احمد حنبلؒ۔ امام ابو حنیفہؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ) مراد ہیں اور اہل تشیع کے نزدیک بارہ امام (حضرت علیؓ۔ امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ زین العابدینؒ۔ محمد باقرؒ۔ جعفر صادقؒ۔ موسیٰ کاظمؒ۔ موسیٰ رضاؒ۔ علی نقیؒ۔ محمد نقیؒ۔ حسن عسکریؒ۔ مہدیؒ) مراد ہیں لیکن یہاں مندرجہ بالا چار اماموں سے مراد ہے
جلوہ گر ہونا: ظاہر ہونا۔
شرک: خدا کی ذات میں دوسرے کو شریک کرنا۔ ایک سے زیادہ خداؤں کا قائل ہونا۔
نمرود: اس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت ابراہیم کی موجودگی میں جب اس کی خدائی کا چراغ نہ جل سکا تو وہ آپ کا دشمن ہو گیا اور ایک خاص اہتمام کے ساتھ آپ کو جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ لیکن وہ آگ خدا کی رحمت سے گلزار بن گئی اور آپ صحیح سلامت نکل آئے۔
فرعون: قدیم مصر کا بادشاہ یہ بھی خدائی کا دعوے دار تھا۔ دریائے نیل میں ڈوب کر اس کا خاتمہ ہوا۔ حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے مشہور ہیں۔ چنانچہ "ہر فرعونے را موسیٰ" ضرب المثل بن گئی۔
نذر طوفان کرنا: طوفان کے سپرد کرنا۔ تباہی میں ڈال دینا۔
ابو لہب: ابو لہب بن عبد المطلب آنحضرت صلعم کا چچا اور اہل مکہ کا با اثر سردار۔ حضرت صلعم کا شدید مخالف تھا۔ قرآن میں اس کی مذمت میں ایک سورۂ نازل ہوئی ہے۔
ابو جہل: ولید بن مغیرہ رئیس مکہ کا بھتیجا اور اپنے قبیلہ کا سردار آنحضرت صلعم کا شدید مخالف تھا۔ جنگ بدر ۲ھ ۶۲۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں قتل ہوا۔

صـ ۶۵

آبِ بقا : آبِ حیات۔

راہِ راست : سیدھی راہ۔

مسخ ہونا : اعلیٰ سے ادنیٰ صورت میں آنا۔

بہائم : حیوانات۔ چوپائے۔

اوضاع : جمع وضع۔ طور طریق لا چلن مراد لباس و پوشش۔

برملا : کھلم کھلا۔

صـ ۶۶

مضرت : ضرر۔ نقصان۔

تمہارے گناہ اوراوروں کی طاعت : یعنی اگر تم گناہ بھی کرو تو دوسری قوم کی عبادت کے برابر سمجھے جائیں گے۔

طرح دینا : چشم پوشی کرنا۔

تبرّا کرنا : بیزاری کا اظہار کرنا۔ مجازاً لعن طعن کرنا۔ گالیاں دینا۔

جعفری : شیعی

نعمانی یا حنفی : امام ابو حنیفہ کا پیرو۔

شافعی : امام شافعی محمد بن ادریس کا پیرو۔

وہابی : شیخ عبدالوہاب نجدی حنبلی کا پیرو۔ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حدیث پر چلتا ہے

اور صوفیہ کا طرف مقابل سمجھا جاتا ہے۔

مقلّد : تقلید کرنے والا۔

اہلِ قبلہ : مراد اہلِ اسلام۔

استفادہ : فائدہ یا فیض حاصل کرنا۔

جادہ : راستہ۔

اجانب : جمع اجنبی۔ پرائے بیگانے۔

موالی : محافظ۔ مددگار۔ اپنے

ترک : تاتاری قوم۔

تاجیک : عربی نسل کے وہ لوگ جو عجم (غیر عرب) میں پیدا ہوئے ہوں۔ غلام اور رذیل قوم کے لوگ یعنی اسلام نے شریف اور رذیل اقوام کا فرق مٹا دیا اور ایک عام برادری اور اخوت قائم کر دی۔

صـ ۶۷

بُغض : عناد۔ دشمنی

خاروخس : کوڑا کرکٹ۔

مکدّر : گدلا۔

نفاق : دشمنی۔

دل فگار : مجازاً غمگین۔

خیر الامم : تمام امتوں سے بہتر امت۔

قصرِ شاہنشہی : شاہی محل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکدّر: رنجیدہ۔

نشاذ: کمیاب۔

کہ اسلام پر جن سے قائم ہو بُرہان: یعنی جن کے چال چلن دیکھ کر اسلام کی حقیقت اور سچائی کا یقین ہو (بُرہان نبوت)

ص ۶۸

مجالس: جمع مجلس۔

غیبت: کسی کی غیر حاضری میں اُس کی بُرائی کرنا۔

اگر نشہ مے ہو غیبت میں پنہاں: اگر غیبت میں بھی شراب کا سا نشہ ہو تو تمام مسلمان مست و مدہوش پائے جائیں کیونکہ غیبت سے بچا ہوا کوئی نظر نہیں آتا۔

آلودہ: لتھڑا ہوا۔

درگزر کرنا: معاف کرنا۔

حذر: پرہیز۔

مقدر: طاقت۔

ایامِ دوراں: زمانے کے دن مراد زمانہ۔

شاداں: خوش (جو لوگ حاسد ہیں وہ کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتے)

چُور: مست۔

رنجور: بیمار۔

مرجع خلق: خلقت کا مقام رجوع۔ یعنی خلقت کا عزیز۔

عظمت: بڑائی۔عزت۔

آنکھوں میں کانٹا سا کھٹکنا: لوگوں کو ناگوار معلوم ہونا۔ بُرا لگنا۔

بے پر: بے بس۔عاجز۔

بہتان: جھوٹا۔الزام۔

خود مطلبی: خودغرضی۔

ص ۶۹

کھنڈت ڈالنا: خرابی پیدا کرنا۔

تہمت تراشنا: جھوٹا الزام لگانا۔

مُنہ کالا ہونا: رسوائی اور بدنامی ہونا۔

بول بالا ہونا: عزت ہونا۔شہرت ہونا۔

طرح ڈالنا: بنیاد ڈالنا۔

تمنا بر آنا: مراد پوری ہونا۔

مرغوب: پسندیدہ۔

تغلب: زبردستی کسی کا مال چھین لینا۔ غبن۔فریب۔

سعایت: مخبری کرنا۔بدگوئی کرنا۔جھوٹا الزام لگانا۔چغلی۔

افترا: تہمت۔بہتان۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیگانہ و آشنا : پرایا اور اپنا۔
بڑھے پھر نہ کیوں : الخ (طنزاً کہا ہے) یعنی پھر ہماری وجہ سے اسلام کی رُسوائی کیوں نہ ہو یا اسلام بڑھنے کیوں نہ لگے۔
خوشامد : چاپلوسی۔
مائل : راغب مُراد خوش۔
اسامی بنانا : کسی دولتمند کو جکڑ دے کر ٹھگنا
کسی کو اُتارا کسی کو چڑھایا : اُتارنا یعنی رتبے سے گرانا اور چڑھانا حد سے زیادہ بڑھا دینا یعنی جیسا موقع ہوتا ہے ویسی باتیں کر کے لوگوں کو دام میں پھنساتے ہیں۔
روایات : واقعات۔
حاشیہ چڑھانا : بہت بڑھا کر بیان کرنا۔
مذمت : بُرائی کرنا۔ ہجو کرنا۔
روزمرہ : آئے دن ہر روز۔
عنوان : مجازاً دستور۔ طریقہ

صفحہ ۷

ناصح : نصیحت کرنے والا (اسم فاعل)
اَن بن : لڑائی۔ بگاڑ۔ دشمنی۔
رہزن : لٹیرا۔ ڈاکو۔
عہد ہمایوں : مُبارک زمانہ۔

خیر القرون : سب زمانوں سے بہتر زمانہ۔
اس حدیث کی طرف اشارہ ہے :۔
خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۔ یعنی سب سے اچھا زمانہ میرا ہے پھر اس کے بعد کا۔
رہنموں : راہ نما۔ راستہ دکھلانے والا۔
فزوں : زیادہ۔
عدالت : انصاف۔
مزین : آراستہ۔
احمد کا گلشن : مُراد باغ اسلام۔
نہ کرتے تھے خود قول حق سے خموشی : نہ خود سچی بات کہنے سے رُکتے تھے۔ اس بند میں ذیل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں عام جلسے میں لوگوں سے پُوچھا کہ اگر میں خلافت کے کام میں سُستی کروں تو تم مجھ سے کس طرح پیش آؤ گے۔ بشیر بن سعد نے جواب دیا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم تکلے کی طرح تمہارے بل نکال دیں گے۔ حضرت عمرؓ خوش ہوئے اور اُس کی جرأت کی داد دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ سے لڑتی تھی ایک ایک بڑھیا؛
اس میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے
ایک مرتبہ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہو کر
بڑے بڑے مہر باندھنے کی ممانعت
کر رہے تھے۔ ایک بڑھیا نے بھرے جلسے
میں اعتراض کیا اور یہ آیت پڑھی:
اِنْ اٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا
فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔
(اگر تم نے ان میں سے (اپنی بیویوں میں سے)
کسی کو سونے کا ڈھیر (خزانہ) بھی دے دیا
تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو (سورۂ نساء
آیت ۲۴) اور کہا کہ خلیفہ ہو کر قرآن
کو نہیں سمجھتا۔ حضرت عمرؓ نے کہا "عمرؓ سے
سب کا علم زیادہ ہے یہاں تک کہ
بڑھیوں کا بھی" اور پھر کبھی بڑا مہر باندھنے
کی ممانعت نہ کی؛

جنہیں خلد کی مل چکی تھی بشارت:
جن کو بہشت کی خوشخبری مل چکی تھی یہاں
خوشخبری کا اشارہ خلفائے راشدین اور
خاص کر حضرت عمرؓ کی طرف ہے کیونکہ
آپ اکثر بھیس بدل کر رعیت کی خبر گیری
کے لیے رات کو گشت کرتے تھے۔ ایک مرتبہ
رات کی گشت میں حضرت عمرؓ نے ایک
بچے کے رونے کی آواز سنی۔ خیمہ کے پاس
جا کر سبب معلوم کیا۔ بچے کی ماں نے
جواب دیا کہ بچہ اس لیے رو رہا ہے کہ میں
اس کا دودھ چھڑانا چاہتی ہوں کیونکہ
ہمارا خلیفہ عمرؓ دودھ چھٹنے سے پہلے
وظیفہ مقرر نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ شرمندہ
ہوئے۔ چنانچہ اعلان کر دیا کہ اب مسلمان
بچوں کی پیدائش سے وظیفہ ملا کرے گا۔
نبی کریمؐ نے زندگی میں ہی دس صحابہ کو
جنت کی بشارت دی تھی جن کو عشرہ
مبشرہ کہتے ہیں مثلاً حضرت ابو بکرؓ۔
حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ
اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ۔ معاذ بن جبلؓ
وغیرہ۔

مفتخر: باعثِ فخر۔
دام و دد: چرندے اور پرندے۔
مضمر: پوشیدہ۔
اقران و امثال: ہم زمانہ و ہم عمر لوگ۔
موقر: عزت یافتہ۔ باوقار۔ باعزت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجداد و اسلاف: (اجداد و سلف کی جمع) بزرگان

صہ ۱

مبعوث ہونا : بھیجا جانا۔
مذکور ہے : ذکر ہے۔
ضلالت : گمراہی۔
علوم و کمالات : علوم و فنون۔
چلن و اطوار : چال چلن۔
مذموم : بُرے۔خراب۔
تقویم پارینہ: پُرانی جنتری جو کسی کام کی نہ رہے
دھوکے کی ٹٹی : دھوکے کی چیز۔فریب کا جال
وحی : آسمانی کتاب مثلاً انجیل۔زبور
توریت۔قرآن وغیرہ۔
بالاجماع: سب کی سب۔تمام کی تمام۔
قابل نسخ و نسیان : منسوخ اور فراموش
کر دینے کے لائق۔
نسخ و تبدیل : ردّ و بدل۔تغیّر و تبدّل
امکان : ممکن ہونا۔
آثارِ دُنیا : دُنیا کے نشانات۔
شوشہ : حرف کا سرا۔
نتائج : (جمع نتیجہ) نتیجے۔

صہ ۲

شفا : بوعلی سینا کی کتاب کا نام ہے جو
تمام فنون حکمت کی جامع ہے اور
اس کی اٹھارہ جلدیں ہیں۔
مجسطی : حکیم بطلیموس کی کتاب ریاضی میں ہے
جس کا ترجمہ محقق طوسی نے عربی میں کیا ہے
اقتدا کرنا : پیروی یا تقلید کرنا۔
جودت : فہم کی تیزی۔
میاں مٹھو بنانا : طوطے کی طرح پڑھانا۔
بین الاماثل : برابر والوں میں
مجذوب : مُراد دیوانہ۔

صہ ۳

حجت : دلیل۔
نہیں چلتی تو یوں ہیں تلوارا ان کی : یعنی
جن لوگوں نے موجودہ مغربی علوم و فنون
کی تعلیم پائی ہے۔ان کے مقابلہ میں
پُرانے تعلیم یافتہ لوگ لب نہیں کھول سکتے
بٹیا : چھوٹا راستہ۔پگڈنڈی۔
کشمکش : کھینچ تان مُراد کوشش۔
ملامت کرنا : بُرا بھلا کہنا۔
زعمِ باطل : غلط خیال۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کِدّ : ضد - کوشش -

ص ۷۴

نہ جھاڑیں گے گردِ توہم سے دامن : یعنی وہم نہ چھوڑیں گے -

گردِ توہم : وہم کی گرد - مراد وہم -

لمعہ افگن : روشنی ڈالنے والی -

غش ہیں : فریفتہ ہیں -

بیاضِ مسیحا : مراد تیر بہدف اور مجرب نسخوں کی کتاب -

بُخل : کنجوس -

اخفا : پوشیدہ کرنا -

سفینہ : کشتی مراد کتاب -

سینہ بسینہ چلے آئے : یعنی جن کا علم پُشت در پُشت ہوتا رہا ہے اور غیر اُن سے قطعاً ناواقف ہیں -

نباتات : کان سے نکلنے والی چیزوں کا علم

تشریح : جسمِ انسانی کی رگوں، ہڈیوں اور پٹھوں کا علم -

علمِ طبعی : علمِ سائنس -

کیمسٹری : علمِ کیمیا -

قانون : بوعلی سینا کی حکمت کی کتاب کا نام ہے

مخزن : حکیم میر حسین کی طب کی کتاب کا نام ہے - جو محمد شاہ رنگیلے کے عہد میں تصنیف ہوئی -

سدیدی نفیسی : طب کی کتابوں کے نام ہیں

صحیفہ : مجازاً آسمانی کتاب -

قصائد : جمع قصیدہ - وہ نظم جس میں کسی کی تعریف کی گئی ہو -

عفونت : بدبو - سرانڈ -

سنڈاس : ٹٹی - پاخانہ - موری -

ملک : فرشتہ یہاں بطورِ جمع استعمال ہوا ہے

تاراج : برباد - غارت -

ص ۷۵

نفر : مجازاً - نوکر -

تپِ دق : مراد شاعری کا خبط -

سقر : بہشتی - ماشکی -

ہے دم پہ : دم پر بن جائے یعنی مصیبت میں پھنس جائیں -

مہتر : بھنگی -

ہجرت کرنا : وطن چھوڑ کر چلا جانا -

خس کم جہاں پاک : یہ الفاظ ایسے مقام پہ کہے جاتے ہیں - جب کوئی بُرا شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مر جاتا ہے یا کہیں چلا جاتا ہے۔

عزیزوں: مُراد مسلمانوں ۔

جِلا: رونق ۔

سنان: برچھی کی انی۔

لسان: زبان

کوچے: برچھی کے وار یا برچھی کے زخم۔ طعنے

صیقل ہونا: چمکنا۔ صاف کرنا۔

ص ۷۶

خلف: لائق اولاد۔ یہاں طنزاً نالائق۔ اولاد کے لیے استعمال ہوا ہے۔

جادو بیان: مؤثر کلام۔

اس گوں سے: اس طرح سے۔

طوائف: مجازاً کنجری۔ رنڈی۔ گانے والی بازاری عورت۔

ازبر: زبانی یاد۔

دیوان: مجموعہ اشعار۔ شاعروں کی اشعار کی کتاب۔

تکیوں: (جمع تکیہ) فقیروں قلندروں کا مقام

ثناخواں: تعریف کرنے والے۔

ابلیس: شیطان۔

فارغ البال: بے فکر۔

کت: دھت۔ بُری عادت۔

مدک: نشہ ہے جو افیون اور بھنگ سے بنتا ہے۔

چنڈو: نشہ ہے جو افیون سے بنتا ہے۔

رسیا: شوقین۔

انفار: جمع نفر۔ نوکر چاکر۔

رند: آزاد منش۔ شراب نوش۔

اوباش: بدمعاش۔

ملت: مراد دوستی۔

مدارس: جمع مدرسہ۔

جرگہ: گروہ۔

معلّم: تعلیم دینے والا۔

ص ۷۷

پاک شہدا: بدمعاش۔ گنڈا۔ بے شرم۔

خانہ برباد: گھر بگاڑ۔

پاسبانی: نگرانی۔ دیکھ بھال۔

رمنا: سیرگاہ۔

صف موج مژگان: پلکوں کی فوج کی قطار

محصور: گھرا ہوا۔

شش جہت: چھ طرف مراد دنیا۔

نادیدہ: بغیر دیکھے۔

وحشت: دیوانگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روداد : کہانی ۔

قیس : مجنوں ۔ لیلیٰ کا عاشق ۔

فرہاد : شیریں کا عاشق ۔

اپاہج : جس کے ہاتھ پاؤں کام نہ دیتے ہوں ۔

ماسوا : یعنی دلربا کے ماسوا (بغیر)

صـ ۷۸

دُشنام : گالی گلوچ ۔

پیزار : جُوتی ۔

بیچین : بے حیائی ۔ شُہدپن ۔

گریزاں ہونا : بھاگنا ۔ کنارہ کرنا ۔

ہمسائیگی : پڑوس ۔

سپوت : لائق بیٹا لیکن طنزاً لائق بیٹے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔

پیوند : رشتہ ناطہ مُراد نکاح ۔

بدراہ : بدچلن ۔

یہی جھینکنا کُو بہ کُو گھر بہ گھر ہے : یعنی یہی ابتر حالت ہر جگہ ہے ۔

جھینکنا : رونا دھونا ۔

کُو بہ کُو : گلی گلی ۔

مطلب نگاری : مضمون نگاری ۔

سلیقہ : طریقہ ۔ ڈھنگ ۔

مد : مجازاً نوکری کا صیغہ ۔

مرگِ پدر : باپ کی موت ۔

اعیان : عین کی جمع ۔ بڑے آدمی ۔

اشراف : شریف کی جمع ۔ معزز لوگ ۔

چشمِ بہی : بہتری کی اُمید ۔

بقا : ہمیشگی مُراد زندگی ۔

بارِغ کُہن : پُرانا باغ مُراد اسلام ۔

صـ ۷۹

مُبارک : برکت والی یہاں طنزاً منحوس کے معنوں میں ۔

استواری : مضبوطی ۔

غمگساری : غمخواری ۔ ہمدردی ۔

سلف : باپ دادا ۔

خلف : اولاد ۔

الحق : سچ تو یہ ہے ۔

فاتحہ خواں : فاتحہ پڑھنے والے مُراد وارث ۔ جانشین ۔

عزیزاں : باعزت لوگ ۔

خنداں : ہنسنے والے ۔

خاک اڑانا : بدنام کرنا ۔

نام دھرنا : اعتراض کرنا ۔ طعن کرنا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھبتی : ہنسی۔ مذاق۔
شماتت : کسی کو بُرے حال میں دیکھ کر خوش ہونا

صہ ۸۰

جوکھوں میں پڑنا : خطرہ میں پڑنا۔
مست خواب گراں ہونا : غافل ہو کر سونا
خندہ زن ہونا : ہنسنا۔
بیڑا : یعنی اسلام کا بیڑا۔
ہوش والو : مراد غافلو (طنزاً کہا گیا ہے)
آوے کا آوا بگڑ جانا : کسی خاندان یا جماعت کے تمام افراد کا بگڑ جانا۔
فقیہہ : عالم دین۔
تاسف : افسوس۔
احوال : جمع حال کی مگر اُردو فارسی میں بطور واحد بھی استعمال ہوتا ہے۔
اہم : اہمیت رکھنے والا۔ نہایت ضروری۔
باعثِ افتخارِ بشر ہے : انسان کے فخر کا باعث ہے۔
دَر : دروازہ۔
ننگ بشر : وہ شخص جس کی ذات نوعِ انسان کے لیے شرم کا باعث ہو۔
مبادا : ایسا نہ ہو۔
ننگ عالم : دُنیا کے لیے باعثِ شرم۔

صہ ۸۱

حمیّت : غیرت۔
راست آنا : صادق آنا۔ پُورا اُترنا۔
بھیڑ چال : دوسروں کی دیکھا دیکھی با بے سمجھے سوچے کوئی کام کرنا۔
ر ہے گی نئی پود پامال کب تک : یعنی کب تک اولاد کو اپنے تعصبات سے زمانہ کے لائق نہ بننے دو گے۔
تسلّط : غلبہ۔ دور دورہ۔
بدخواہ : دُشمن۔
ناقص : مخالف دشمن۔
دھڑلے سے : بے کھٹکے سے۔
غنیم : دُشمن جو چڑھائی کر کے آئے۔
قزاق : ڈاکو۔ لٹیرا۔

صہ ۸۲

ایمنی : امن وامان۔ حفاظت۔
سقر : دوزخ۔
ظفر : کامیابی۔ فتح۔
آئینہ ہونا : روشن ہونا۔ ظاہر ہونا۔
ہر اک راہرو . . . الخ یعنی جو شخص منزل ترقی کا راہ رو (مسافر) ہوتا ہے خود زمانہ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مددگار ہے۔ کیونکہ حکومت کی طرف سے اُسے کسی قسم کی روک ٹوک نہیں۔

پیہم : لگاتار مسلسل۔

جل جلاؤ : کوچ۔

منزل کھوٹی ہونا : منزل پر دیر سے بے رغبت پہنچنا۔

صـــ ۳۰۷

بوسیدہ گھر : یعنی اسلام کا بوسیدہ گھر۔

مرکزِ ثقل : جماؤ کی جگہ۔

شمّہ : تھوڑا سا حصّہ۔

غایت : حد۔ انتہا۔

باغ چھانٹنا : باغ کو آراستہ کرنے کی خاطر خشک شاخیں وغیرہ کاٹنا۔

اہرامِ مصر : مصر کے مثلث نما مینار جو دریائے نیل سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور عجائباتِ عالم میں شمار ہوتے ہیں۔

بانی : بنانے والے۔

گردانِ زابلستانی : زابلستان کے پہلوان یہاں خاندانِ رستم سے مراد ہے۔

پیشدادی : ایران کے اُن گیارہ بادشاہوں کا لقب جو ہوشنگ کی نسل سے ہے۔

کیانی : منسوب بہ کیان۔ ایران کے ان بادشاہوں سے مراد ہے۔ جن سے پہلے لفظ "کے" آتا ہے مثلاً کیکاؤس۔ کیخسرو وغیرہ۔

کلدانی : بابل کے بادشاہوں کا لقب۔

ذہی : مراد ذاتِ خدا۔

دائم لبقا ہے : جو ہمیشہ کے لیے زندہ ہے

رفتنی : جانے والے۔ مرجانے والے۔

صـــ ۸۴

ضمیمہ

ڈھارس : تسلّی۔ استقلال۔

فسردہ دل : غمگین دل۔

سفینہ : کشتی (طوفان میں حضرت نوح کو ڈھارس دینے والی تو ہی تھی)

سکون بخش : راحت بخشنے والی (یعنی حضرت یعقوبؑ کو کنعان میں تو ہی راحت بخشنے والی تھی)

ہجراں : جُدائی۔

دل آرامِ یوسف : حضرت یوسفؑ کے لیے جیل میں تو ہی تسکین دینے والی تھی۔

زنداں : جیل۔

مصائب : مصیبتوں کی جمع۔

پستوں کو بالا کیا ہے : کم درجہ لوگوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باعزت بنایا ہے۔
ڈھارس بندھنا: ہمت بندھنا۔
خورد وکلاں: چھوٹے بڑے۔
نظمِ جہاں: دُنیا کے انتظام۔
تگاپو: دوڑ دھوپ۔ کوشش۔
روا رو: بھاگ دوڑ۔

ص ۸۵

کلّر: بنجر زمین۔
جہاز کھوانا: جہاز چلوانا۔
سکندر کو دارا پہ ۔۔ الخ: یعنی سکندر جو دارا کے مقابلہ میں بہت کم طاقت تھا۔ اس کو دارا جیسے زبردست بادشاہ پر چڑھائی کرنے کا حوصلہ اسی اُمید کے سہارے پر ہوا تھا۔
چلے سب جدھر تو نے ۔۔۔ الخ: یعنی جدھر تُو نے اپنی باگ موڑ دی۔ سب اُدھر ہی چل پڑے اور قافلے والوں کی نظر نیری سیٹی پر رہے۔
نوازنا: سرفراز کرنا۔
بے نوا: مفلس۔
دسترس: طاقت۔
نارسا: کم طاقت۔ کمزور۔

ناخدا: ملّاح مُراد معمولی آدمی۔
شان کئی: کیانی بادشاہوں کی شان۔
نئی دُنیا: مراد امریکہ جس کو کولمبس نے معلوم کیا ہے
خورروزاد: مُراد سامانِ خورد نوش۔
محرم: بھیدی۔
جوتنا: جوتنے والا۔ کسان۔

ص ۸۶

زبوں: ناگفتہ بہ۔ ردّی
جاہ وحشمت: شان وشوکت۔
ثروت: امیری۔
مروّت: ہمدردی۔ انسانیت جوانمردی۔
بنیادِ ہستی: زندگی کا گھر۔
گلیمِ قناعت: صبر کی گودڑی۔
پست: کم درجہ۔
بالا: اونچی۔ بلند۔
ضعف: کمزوری۔
مشابہ: مانند۔
اجل: موت۔
آثار عیاں ہیں: نشانات ظاہر ہیں۔
مزمن: دیرینہ

ذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ص ۸۷

حواس بجا ہیں : حواس قائم ہیں۔

میلِ خورد و نوش : کھانے پینے کی خواہش۔

ہزالِ بدن : لاغری بدن۔

زوالِ قوٰی : طاقتوں میں زوال ہے۔

سفالِ خزف : ٹھیکری۔ مُراد نالائق و ناقابل انسان۔

جواہر کے ٹکڑے : موتی کے ٹکڑے، مُراد لائق و قابل لوگ۔

ریزۂ زر : سونے کا ٹکڑا۔

بے مہر : دُشمن۔

خرابات : شراب خانہ۔

کایا پلٹ دینا : حالت بدل دینا۔

زورق : چھوٹی کشتی۔

ص ۸۸

دردِ تعصّب : تعصّب کا درد۔

درماں : علاج۔

دست و گریباں رہنا : لڑتے جھگڑتے رہنا۔

ہمسر : برابر۔

یاور : مددگار۔

ستائش گر : تعریف کرنے والا۔

نقشِ حُب : محبّت کا نقش۔

تموّج : موجزن ہونا۔

انقلاب : تبدیلی۔

حوادث : حادثوں (جمع حادثہ)

کلبلانا : تڑپنا۔ کروٹیں لینا۔

ص ۸۹

تعلّی : شیخی۔ گھمنڈ۔ ڈینگ۔

تفاخر : فخر کرنا۔

گو : اگرچہ

ناک بھوں چڑھانا : ناراض ہونا۔ تیوری چڑھانا۔

آنکھیں چُرانا : بے توجہی کرنا۔

نشّے : یعنی غرور، گھمنڈ یا غفلت کے نشے۔

بہبودیِ قوم : قوم کی بہتری۔

کام : مُراد تعلّق۔

رِقت : دل بھر آنا۔

خصومت : دُشمنی۔

نزاعوں کے باہم سے : آپس کے جھگڑوں سے

خستہ جاں : رنجیدہ۔

ص ۹۰

فرائض : جمع فرض۔

قاصر ہیں : کوتاہی کرنے والے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاہی : لہو لعب ۔

ذرا پھر کے پیچھے وہ جب دیکھتے ہیں : یعنی زمانہ گذشتہ میں اپنے بزرگوں کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں ۔

سرفرازی جد و آب : باپ دادا کی سربلندی یہ قدر و منزلت ۔

ندامت : شرمندگی ۔

شگونِ سعادت : نیک بختی کی فال ۔

بوئے حمیت : غیرت کی بو ۔

اسیری : قید ۔

قفس : پنجرہ ۔

فضائیں : بہاریں ۔

ص ۹۱

افزوں : زیادہ ۔ بیش ۔

محقر : حقیر ۔

مکرم : باعزت ۔

مقدم : پہلے ۔

مؤخر : پیچھے ۔

عبا دشال : کمبلی ۔ سوتی قیمتی چادر پشمینہ کی چادر ۔

تلف کرنا : ضائع کرنا ۔

عظمت : بزرگی ۔ بڑائی ۔

کھیوا : کشتی ۔ بیڑا ۔

منجدھار : سمندر یا دریا کے بیچ کی دھار ۔

الپ ارسلان : سلجوقیوں کے سلسلہ کا دوسرا بادشاہ ۔ اس کے باپ کا نام جغر بیگ اور چچا کا نام طغرل بیگ تھا ۔ طغرل بیگ نے اپنی زندگی میں اس کو ولی عہد مقرر کیا تھا چنانچہ طغرل کے بعد اس کا جانشین ہوا ۔

طغرل : سلجوقیوں کے سلسلہ کا پہلا بادشاہ جو ۴۵۴ھ میں تخت نشین ہوا ۔

سرخرو : کامیاب ۔

ظفر ہم عناں ہو : کامیابی ساتھ ہو ۔

مِس : تانبا ۔

مَس کرنا : چھوتا ۔

طلا : سونا ۔

ولی عہد : جانشین ۔

فرزانۂ دوربین : دوراندیش دانا مراد طغرل ۔

گو : اگرچہ ۔

جانِ عم : چچا کی جان ۔

دل نشین : دل میں بیٹھنے والی ۔

حوادث : حادثے ۔ مصائب ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صـــ ۹۲

بہم ہے کبھی گاہ برہم ہے محفل: کبھی محفل درہم برہم اور کبھی آراستہ پیراستہ ہے۔

مدبّر: بدقسمت۔ بدنصیب۔

مقبل: خوش قسمت۔ اقبال مند۔

یکہ تاز: وہ سوار جو گھوڑا دوڑانے میں بے مثل ہو۔

سُود و زیاں: فائدہ۔ نقصان۔

بہ خاکدان: بہ سرزمین۔

سقر، جناں: دوزخ، بہشت۔

ارمنی: آرمینیا کا باشندہ۔

چکھاتا ہے دُردِ قدح سب کو ساقی: دُردِ قدح سے مُراد مصائب اور ساقی سے مُراد زمانہ ہے۔

دُرد: تلچھٹ شراب کی میل، مُراد مصائب

قدح: پیالہ۔

رمق: بقیہ جان۔ مجازاً قدرِ قلیل۔

گھر کر: پھنس کر۔

نیرنگِ گردوں: آسمان کے عجائبات مُراد انقلابِ روزگار۔

افسردہ: رنجیدہ۔ غمگین۔

سوا: زیادہ۔ بڑھ کر۔

پژمردہ: حیران و پریشان۔

بھبکنا: بڑھنا۔ بھڑکنا

صـــ ۹۳

سُبک یا گراں: ہلکے یا بھاری۔

تابِ پرواز: اُڑنے کی طاقت۔

افتاں خیزاں: گرتے پڑتے۔

ٹھنڈک: مُراد آرام و آسائش۔

دھوپ کھا کھا کے: یعنی تکالیف برداشت کر کر کے

کرتے کی سب بار پایا ہے: یعنی محنت سے ہی ہر ایک علم و ہنر حاصل ہوتا ہے۔

وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں زک اُٹھاتے: خرگوش اور کچھوے کی مشہور کہانی ہے کہ کچھوے اور خرگوش نے ایک حد تک دوڑنے کی شرط باندھی تھی لیکن خرگوش سو گیا اور کچھوا برابر چلنے میں سرگرم رہا۔ آخر وہ اس حد تک پہنچ گیا اور خرگوش کی اس وقت آنکھ کھلی۔ جب وقت ہاتھ سے جاتا رہا۔

زک اُٹھانا: شکست کھانا۔ شرمندہ ہونا۔

صـــ ۹۴

کلیدِ درِ فضلِ باری: خدا تعالیٰ کی مہربانی کے دروازے کی چابی۔

کمیرون: کام کرنے والے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضع ہونا : قائم ہونا ۔

رُبع مسکوں : مُراد تمام دُنیا ۔

نہ اخلاق کی وضع ہوتی نہ از و : یعنی اگر علماً

کوشش نہ کرتے اور علم اخلاق رائج نہ ہوتا

تو اچھے اور بُرے اخلاق کی کچھ تمیز نہ ہوتی۔

حقائق : جمع حقیقت ۔

اسرار : جمع سِرّ ۔ بھید ۔

مکتوم : پوشیدہ ۔

تاباں : چمکنے والا ۔

ص ۹۵

تفاوت : فرق ۔

راحت طلب : آرام طلب ۔

نہ محنت پہ قائل نہ قدرت کے قائل : یعنی

نہ محنت کرتے ہیں اور نہ اس بات کے

قائل ہیں کہ کوشش سے اللہ تعالیٰ انسان

کو مقاصد میں کامیاب کرسکتا ہے ۔

(قائل ۔ ماننے والے)

حائل : رکاوٹ ۔

اپاہج : لولے لنگڑے

تعیش : عیش وعشرت ۔

تن آسانیوں : آرام طلبیوں ۔

تہی دست : خالی ہاتھ مُراد مفلس ۔

جی چُرانا : جان بچانا ۔ کوتاہی کرنا ۔

گلا : شکایت ۔

قانع : صابر ۔

عاری : عاجز ۔ قاصر ۔

معطّل ہونا : بیکار ہونا ۔

عبرت : کسی کی ابتر حالت کو دیکھ کر نصیحت

حاصل کرنا ۔

ص ۹۶

جانفشانی : سخت محنت ۔

کاخ وایوان : محلّات ۔

بار رنج وتعب : دُکھ تکلیف کا بوجھ ۔

سبقت طلب : سبقت کے طلبگار ۔

بھولے یہ سب ہیں : یعنی دُنیا کی نمائش

پہ یہ سب دھوکا کھاگئے ۔

لہنا : فائدہ ۔ منافع ۔

نفریں : لعنت ۔ پھٹکار ۔

خود بین : مغرور ۔

تلقین : تعلیم ۔

سِرِّ تکوین : پیدائش کا راز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صہ ۹۷

نخوت : غرور۔

باطل : رائگاں۔

مفسدِ ملک و ملت : ملک اور قوم کو بگاڑنے والی۔

صور : بحرِ شام کے کنارے پر شام کا ایک نہایت قدیم شہر ہے۔ کہتے ہیں کہ یونان کے اکثر حکماء اسی شہر کے تھے مسلمانوں نے یہ اور عکا ت ۶۶۰ھ میں فتح کیا تھا اور اب مدت سے ویران ہے۔

صیدا : دمشق سے ۹۶ میل بحرِ شام کے کنارے پر ایک مضبوط اور مستحکم شہر تھا۔ جس میں متعدد قلعے تھے۔

دمشق : شام کا قدیم مشہور شہر ہے۔

نکبت : ذلت۔ خواری۔

اصل البلیات : مصائب کی جڑ۔

بہتات : کثرت۔ زیادتی۔

صہ ۹۸

زہرِ ہلاہل، سمِ قاتل : ہلاک کرنے والا زہر

محسوب : حساب میں آگئی۔

دام و دد : چوپائے اور درندے۔

نکبت کی زد : ذلت کے صدمے۔

شوم : منحوس۔

ڈرو ایسے جُب جاپ بغمانیوں سے : بغماں لوٹ اور بغمائی لٹیرا۔ کاہل اور نکمے آدمی اگرچہ بظاہر ملک کو نہیں لوٹتے مگر چونکہ ان کا اثر سوسائٹی پر بُرا پڑتا ہے۔ اس لیے ان کو "چُپ جاپ بغمائی" کہا ہے کیونکہ وہ چپکے چپکے ملک کو لوٹ رہے ہیں۔

کاخ و ایوان : مکانات۔ محلات۔

عُریاں : ننگے۔

جو چھانٹیں نہ وہ تو ہوں جنگل گلستاں : اگر وہ باغات کو نہ تراشیں تو باغات جنگل بن جائیں۔

کل سے بیٹھیں : آرام سے بیٹھیں۔

بیکل : بے چین۔

صہ ۹۹

جسم و رواں : جسم اور روح۔

شہادت : شہید ہونا۔

بِھڑ : بھنڈ ک۔

جی چھڑانا : ہمت توڑنا۔

احباب : (جمع حبیب) دوست

کد : آہٹ۔ اصرار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صد ۱۰۰

تگ و دو : بھاگ دوڑ۔
شاد و خرم : خوش و خرم۔
ذکرِ جمیل : اچھا ذکر۔
جمہور : عوام۔
ریا : دکھاوا۔ نمائش۔
ریاضت : عبادت۔
مفتون : فریفتہ۔
ہوا خواہِ ملت : قوم کے خیر خواہ۔
برانارِ بُش کشور : ملک کے ہمدرد۔
شدائد : مصائب۔
شناور : تیراک۔
پُرآشوب : فتنہ و فساد سے لبریز۔
ہست و بود : یعنی بقا۔

صد ۱۰۱

صعوبت : تکلیف۔ سختی۔
رنج و کلفت : دکھ اور تکلیف۔
آماج : نشانہ۔
راہ گیر : مسافر۔
حشر تک : قیامت تک۔
غیروں کی آگ : یعنی اوروں کی مصیبت۔

اُمنڈتا ہے رُکنے سے اور ان کا دریا : یعنی لوگوں کی جس قدر مزاحمت ہوتی ہے اسی قدر اُن کا جوش زیادہ ہوتا ہے۔
فہم سر کرنا : فہم نسخ کرنا۔
پایاب : اتنا پانی جس میں کشتی کے بغیر جا سکیں مراد معمولی پانی۔

صد ۱۰۲

پھبتی ہے : موزوں ہے۔ زیب ہے۔
روحانیوں : فرشتوں (بابا آدم کی طرف اشارہ ہے کہ فرشتوں نے اس کو سجدہ کیا تھا)
نجابت : شرافت۔
کہ عزت کا ہے بھید ذلت میں نہاں : یعنی عزت محنت کرنے سے حاصل ہوتی ہے

صد ۱۰۳

فرمانروائی : حکومت۔
نہال اس گلستاں . . . الخ : یعنی اس باغِ دنیا میں جن لوگوں نے ترقی کی ہے ہمیشہ انھوں نے درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔
حکومت ملی ان کو صفار تھے جو : الخ خراسان میں صفاریوں کی حکومت تیس برس رہی یعقوب بن لیث ان کا پہلا بادشاہ ہے صفار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھٹیرے کو کہتے ہیں یعقوب اوّل بھی کام کرتا تھا۔ پھر حاکم سیستان کے ہاں نوکر ہوگیا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ خراسان، نیمروز، کرمان اور فارس وغیرہ ممالک ایران پر قابض ہوگیا۔ قصّار دھوبی۔ نجّار بڑھئی، سرّاج زین ساز اور حلّاج دھنیے کو کہتے ہیں۔ بڑے بڑے آئمہ دین اور علماء یہ تمام پیشے کرتے تھے۔

ابوالفضل ابوالوقت: مراد بندگانِ دین و عرفائے عظّام۔

بونصر: جو ابونصر فارابی اور معلّم ثانی کے لقب سے مشہور ہے۔ حکماء اسلام میں بہت بڑا حکیم فاراب کا باشندہ تھا۔ جو ماوراء النہر کا ایک شہر ہے۔ مقتدر باللہ کے زمانے میں عراق عرب میں جاکر سکونت اختیار کی اور وہیں علم حاصل کیا۔ پھر سیف الدولہ حاکم حلب کے پاس چلا گیا اور وہیں ۳۳۹ھ میں وفات پائی اس کی تصانیف علم حکمت میں ساٹھ کے قریب ہے۔

مرجعِ خلق: لوگوں کے مقامِ رجوع۔

بوعلی: بوعلی سینا۔ آپ کو شیخ الرئیس بھی کہتے ہیں۔ بہت بڑے حکیم اور اعلیٰ درجہ کے فلاسفر، ۷ا کتابوں کے مصنف ہوئے ہیں۔ پیدائش ۳۷۰ھ اور وفات ۴۲۸ھ میں ہوئی۔

قطب زماں: زمانے بھر کے قطب (قطب مسلمانوں کے نزدیک اول درجے کا ولی)

دست بردار ہونا: ہاتھ اٹھا لینا۔ کسی چیز سے علیحدگی اختیار کرنا۔

ص ۱۰۴

جوہر: مراد خوبی۔ لطافت۔ ہنر۔

مخفی: پوشیدہ۔

مبادا: ایسا نہ ہو۔

تلف ہونا: ضائع ہونا۔

ننگِ آبا و اجداد: بزرگوں کے لیے باعثِ شرم۔

رذائل: جمع رذیل۔ کمینوں۔

فضائل: جمع فضیلت۔

ناقصوں: مراد نالائقوں۔

مائلِ لہو بازی: کھیل کود کی طرف راغب۔

طوسی: طوس مشہد مقدس کا قدیم نام ہے۔ اور یہاں مراد خواجہ نصیر الدین محقق طوسی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو ساتویں صدی ہجری کا اسلامی حکیم (فلاسفر) اور ہلاکو خاں کا مشیرِ خاص تھا اس کی تصانیف اکثر علوم و فنون میں ابو نصر اور بو علی کی تصنیفات کے بعد سمجھی جاتی ہیں (طوسی میں یائے نسبتی ہے)

رازی: رے کا باشندہ۔ رے عراق عجم کا قدیمی شہر ہے۔ یہاں رازی سے مراد امام فخر الدین رازی ہے جن کی ولادت ۵۴۳ھ میں ہوئی مسلمانوں میں ایک جلیل القدر عالم گزرا ہے۔ اس کی تصانیف مختلف علوم و فنون اور مذہب میں پچاس کے لگ بھگ ہیں۔ جن میں سے قرآن کی تفسیر ۱۲ جلدوں میں ہے۔

ناکسی: نالائق۔

ترکہ: ورثہ۔ متوفی کی جائداد۔

سلف: مراد بزرگوں۔

صہ ۱۰۵

حجّت: دلیل۔ ثبوت۔

زورِ دستِ الٰہی: خدائی ہاتھ کی طاقت

مسمار کرنا: نیست و نابود کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔

دوّار: گھومنے والا۔ گردش کرنے والا۔

ثوابت: وہ ستارے جو ایک جگہ کھڑے ہیں بخلاف سیاروں کے۔

سکت: طاقت۔ زور۔

نامہ بر: پیغام لے جانے والا۔

روباہ: لومڑی۔

صہ ۱۰۶

یمانی: ملک یمن کے باشندے۔

دیوانِ مازندرانی: ولایت مازندران ویلم اور گیلان کے مشرق میں ہے۔ اس نواح کے اکثر باشندے اب روس کے ماتحت ہیں۔ جن کو فردوسی نے شاہنامہ میں مازندران کے دیو کہا ہے مگر اب یورپ کے فنونِ جنگ نے ان کو بھی مغلوب کر دیا ہے۔

رام ہونا: مطیع ہونا۔ مغلوب ہونا۔

زابلی: قدیم زمانہ میں زابل کے نام سے وہ ملک مشہور تھا جس کے مشرق میں بابل، مغرب میں سیستان جنوب میں سندھ اور شمال میں کوہستان ہزارہ ہے قندھار، غزنین، میمند وغیرہ اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور شہر تھے۔ کیانیوں کے زمانہ میں

یہ ملک رستم کے باشندوں کو زابلی

اور زابلستانی کہتے ہیں۔

بجرکس: سرکیشیا کے باشندے۔

دیلم: گیلان کے پاس ایک پہاڑی ملک

بحیرہ کیسپین کے جنوب میں واقع ہے

جو پہلے ایران میں شامل تھا اور اب

روس میں داخل ہے اس ملک کے باشندوں

کو بھی دیلم کہتے ہیں۔ جن کے بال اکثر

گھنگھریالے ہوتے ہیں۔

زک: شکست۔

حصاروں: قلعوں۔

زرہ: لوہے کا بنا ہوا کوٹ جو لڑائی کے

وقت پہنا جاتا ہے۔ جلیبہ

بکتر: ایک قسم کی زرہ۔

معجز نما: معجزہ دکھانے والا۔

یکتا: بے نظیر۔

ہمسر: برابر کا۔ مقابل کا۔

ہمتا: مانند۔ مثل۔

صنائع: صنعتیں جمع صنعت

صہ ۱۰۷

خاور و باختر: مشرق و مغرب

خارکش: لکڑہارا

لہو پسینہ ایک ہونا: مراد نہایت کوشش

اور جانفشانی کرنا۔

صید: شکار۔

زور آزما ہے: یعنی مدِمقابل ہے۔

زور کا ہے: یعنی ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا ہے۔

شدائد: تکالیف۔ مصائب۔

غریبی: مسافری

صہ ۱۰۸

طلاب: طالب علمان

نظامیہ نوریہ مستنصریہ الخ: اس بند میں اگلے

زمانے کے چند مدارس اسلامیہ کا تذکرہ ہے

از اں جملہ نظامیہ کے نام سے پانچ مدرسے

ہرات۔ نیشاپور۔ اصفہان۔ بصرہ اور بغداد

میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان

سلجوقی کے بنوائے ہوئے تھے۔ نوریہ

نورالدین ارسلان شاہ موصل میں مستنصریہ

خلیفہ مستنصر باللہ عباسی کا بغداد میں

شبیہ یعنی مدرسہ ست الشام خاتون بن

ایوب خواہر صلاح الدین کا بنایا ہوا

دمشق میں صاحبیہ وزیر صفی الدین کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاہرہ میں رواجیہ، رواحہ کے پوتے زکی
ابوالقاسم ہبۃ اللہ کا دمشق میں۔ ناصریہ
ملک الناصر صلاح الدین کا قرص میں
نفیسیہ، عزیزیہ۔ زینیہ۔ عربیہ اور قاہریہ
وغیرہ جن کے بانیوں کے نام معلوم نہیں
بیت المقدس۔ موصل۔ بغداد۔ دمشق
اور اسکندریہ میں کھلے ہوئے تھے۔

اڑے وقت : آڑے وقت۔

خوان : تھال۔ سینی جس میں کھانا رکھا کرتے ہیں۔

بے اشتہا : بغیر رغبت۔ بغیر بھوک۔

بہت خوان بے اشتہا الخ اس بند میں بے اشتہا خوان کھانے بندہ بندہ کے بوجھ اٹھانے اور ساز کے سہارے پر راگ لگانے اور عارضی جلوے دکھانے سے یہ مراد ہے کہ اب تک جس قدر انگریزی تعلیم تم نے حاصل کی وہ گورنمنٹ کی ترغیب سے حاصل کی۔ اپنی تعلیم کا آپ فکر نہیں کیا۔

زورِ قضا : قدرت کا زور۔

مثل ہے : کہاوت ہے۔

ہمت کا حامی خدا ہے : یعنی ہمت کرنے والوں کی پشت پر خدا ہوتا ہے۔

صہ ۱۰۹

فیض گستر : فیض پھیلانے والی۔

غسّال : مُردے کو نہلانے والا۔

اعانت : مدد

نفوس اور اصول : یعنی جان اور مال۔

توڑا : کمی۔ قحط۔

کارفرما : حاکم۔ حکمران۔

نپٹ : نہایت۔ بجد۔ محض۔

اندازِ فرمانروائی : حکومت کرنے کا طریقہ۔

مشکل کشائی : مشکل حل کرنا۔

اڑواڑ : وہ لکڑی جو پرانی چھت وغیرہ کے نیچے گر پڑنے کے اندیشے سے لگاتے ہیں۔

شُدر : شودر۔

بانا : لباس۔

برہمن کا بیٹا اگر شدر بانا : ہندوؤں کے ہاں منو شاستر میں چار ذاتیں مقرر ہیں اور ہر ایک ذات کے لیے خاص خاص کام مخصوص کیے ہیں اور شودر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو سب سے ارذل قرار دیا ہے۔ یہاں تک
کہ اگر شودر برہمن کا بانا (لباس) پہن
لیتا تھا تو وہ مستوجب سزا ہوتا تھا۔
یہاں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس زمانہ میں
وہ حال نہیں ہے بلکہ قانون میں حاکم و
محکوم میں کچھ فرق نہیں رکھا گیا۔
تازیانہ : کوڑا۔ مُراد سزا۔
نشیب و فراز : اُونچ نیچ۔

صہ ۱۱۰

حکمِ ناطق : قطعی حکم۔
کرّہ و مہ : چھوٹا بڑا۔
ری پبلک : سلطنت جمہوری جس میں
تمام رعایا کو وضعِ قوانین میں مداخلت
کا حق ہو۔
فلاحت : بیج بونے اور درخت لگانے
کی صنعت۔
منزلت : قدر۔ مرتبہ۔
فلاح : ماہرِ علمِ فلاحت

صہ ۱۱۱

مسلّط : قابض۔
ملوک اور سلاطین : بادشاہوں۔

باطل ہوئے : جھوٹے ہوئے۔
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا : دکان نہ چلنے
کے سبب بیکار بیٹھنا۔
ادیبوں : انشا پرداذوں۔
مناظر : بحث اور مناظرہ کرنے والا۔
ناظم : نظم لکھنے والا۔ شاعر۔
ناثر : نثر لکھنے والا۔
مکینکس : کلوں کا علم۔ مشینوں کا علم۔

صہ ۱۱۲

کنول : پھول۔
اثاثہ : سامان۔
عاریت : مانگنے کی چیز۔
مغرب : یورپ۔
عافیت : آرام۔
رہگذر : راستہ۔
بخشی : فوجی افسر۔ فوج کی موجودات
لینے والا۔
جائزہ لینا : جانچ پڑتال۔

بخشئ دوراں : زمانے کا بخشی۔ مراد
خود زمانہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبل: ڈھول۔ نقارہ۔

لوا: جھنڈا۔ عَلَم

کرنیلی: سپاہ گری کے فن کا ماہر۔

تاباں: چمکنے والا۔

صـ ۱۱۳

اس کھنڈر گھر: یعنی علم وفن کا گھر جو کھنڈر بن گیا ہے۔

دہ چند: دس گنا۔

پیر و برنا: بوڑھا اور جوان۔

یکسر: بالکل۔

حیاتِ جاودانی: ہمیشہ کی زندگی۔

پس از مرگ پُجتے تھے وہ آشکارا: قدیم یونانیوں کا دستور تھا جو شخص اہلِ کمال مرجاتا تا اُس کو دیوتا قرار دے کر اس کی پرستش کیا کرتے تھے

آشکارا: کھلم کھلا

صـ ۱۱۴

مطلوب: مقصود۔ خواہش۔

قربت: قریبی۔

غمگساری: ہمدردی۔ غمخواری۔

ہاتھ ملنا: افسوس کرنا

فقیہوں: عالموں۔

بہبود: بھلائی۔ بہتری۔

انجمن: سوسائٹی۔ سبھا۔

صـ ۱۱۵

فتوح: جمع فتح۔ کامیابی۔

دانش: عقل۔

حکمت: دانائی۔

معیشت: روزی۔

فراغت: فرصت۔

پاس: لحاظ۔ خیال۔

سرور: سردار۔

تہامی: تہامہ کا رہنے والا۔ جس سرزمین میں مدینہ منورہ ہے اس کا نام تہامہ ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلعم کو تہامی کہا ہے۔

حامی: حمایت کرنے والا۔ مددگار۔

عترت: اولاد۔

ہاتھ پکڑنا: مددگار۔

صـ ۱۱۶

کمین گاہ: گھات کی جگہ۔

بازیٔ دوراں: زمانے کے کھیل۔

چھینٹیں پاٹ لیں: یعنی چھینٹوں کو درست کرلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفینہ: کشتی۔
تنگنائے بلا: مصیبت کے تنگ کوچے۔
چشمِ اعانت: مدد کی امید۔
چپ و راست: دائیں بائیں۔
ظلمتیں: تاریکیاں۔

ص ۱۱۷

اے خاصۂ خاصانِ رُسل: اے پیغمبروں کے خاص الخاص پیغمبر یعنی اے پیغمبرِ اسلام۔
غریب الغربا: بہت غریب یعنی بہت پستی کی حالت میں۔
فقر و غنا: فقیری۔ امیری۔
سُفہا: جمع سفیہ۔ کمینے۔
عُرضہ: ہمت۔ حیلہ۔ بہانہ۔ حجت اور معنی ڈھال کے بھی مستعمل ہے۔
اَدیان: جمع دین۔
ہرزہ سرا: بیہودہ گو۔
آب: چمک۔
صفا: یعنی صفائی دل۔
مجلسِ اعیان: سرداروں کی محفل۔ مجلسِ اُمراء۔

ص ۱۱۸

بے برگ و نوا: بے بہار۔ سامان۔
شاہد: محبوب۔
پانی پہ بنا ہے: پانی پر بنیاد ہے۔
قصر: محل۔
سر بفلک: یعنی بہت اونچا۔
ادبار: بدبختی۔
اقبال: خوش نصیبی۔
بادِ مخالف: مخالف ہوا۔
بام: چھت۔ بالاخانہ
چراغ: مراد عالم۔
بزمِ عزا: ماتمی مجلس۔
جاؤس: پہرہ دار۔ چوکیدار۔
قفا: سر کے پیچھے کا حصہ۔ گدی۔
وہ یاد میں اسلاف کے اب رُو بقضا ہے یعنی وہ بزرگوں کی یاد میں آہیں بھر رہی ہے۔
حکم: حکمت کی جمع۔
دشت: جنگل۔
درا: ڈھول۔
رجا: امید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتان : السی یا سن کا باریک کپڑا۔

ص ۱۱۹

جوشن و خفتان : زرہ بکتر۔ جلتہ

کہنہ ردا : پرانی چادر۔

دوش : کندھا۔

دریائے پُر آشوب : پُرخطر دریا۔

گھوڑ ناؤ : ایک قسم کی ناؤ۔

قصدِ شنا : تیرنے کا ارادہ

اے چشمہ رحمت بابی انت و امی :

یعنی اے پیغمبر اسلام آپ پر میرے

ماں باپ قربان جائیں۔

کینہ کیش : دشمن۔

سوا : بڑھ کر۔ زیادہ۔

عترت : اولاد۔

پیچفلش : تکرار۔ لڑائی۔ جھگڑا۔

جاروب : جھاڑو۔

ص ۱۲۰

آہنگِ خطا : غلطی کا ارادہ۔

جاہ : عزت۔ مرتبہ۔

سدا : ہمیشہ۔

تمت بالخیر

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

دیگر مطبوعات

مقدمہ شعر و شاعری	از الطاف حسین حالی
یادگارِ غالب	" " " "
مسدس حالی	" " "
دیوانِ حالی	" " " "
توبۃ النصوح	از ڈپٹی نذیر احمد
ابن الوقت	" " " "
فسانۂ مبتلا	" " " "
بنات النعش	" " " "
مراۃ العروس	" " " "
واردات	از منشی پریم چند
زادِ راہ	" " " "
فردوسِ بریں	از عبدالحلیم شرر
باغ و بہار	از میر امن دہلوی
امراؤ جان ادا	از مرزا رسوا
خیالستان	از سجاد حیدر